تاریخِ حجرِ اسود

www.KitaboSunnat.com

و تصنیف: علی شبیر

٢٨٥
ي - ت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تاریخِ حجرِ اسود

تحقیق و تصنیف
علی شبیر

www.KitaboSunnat.com

الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب
غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

297.35 Ali Shabbir
Tareekh-e-Hijr-e-Aswad / Ali Shabbir. -
Lahore: Al-Faisal Nashran , 2005.
96p.

1.Hajr-e-Aswad I. Title card

ISBN 969-503-271-0

28561
علوم اسلامی

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 15946

اپریل 2005ء

محمد فیصل نے

تعریف پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔

قیمت: -/80 روپے

AI-FAISAL NASHRAN
Ghazni Street,Urdu Bazar,Lahore.Pakistan
Phone : 042-7230777 Fax : 09242-7231387
http : www.alfaisalpublishers.com
e.mail : alfaisal_pk@hotmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری

کے صدر میاں مسعود احمد کے نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

285.1

ع ل ر یا ـ ت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

حرف آغاز	7
دیباچہ اول	13
دیباچہ ثانی	15
باب اول .... حجر اسود کی شکل	
(۱) حجر اسود کیا ہے؟	17
(۲) حجر اسود کی اصلیت و رنگ و خاصیت	18
ا) حجر اسود کی اصلیت و رنگ وغیرہ کی نسبت اسلامی روایات	18
ب) حجر اسود کی اصلیت و رنگ کے متعلق عیسائیوں کے بیانات	20
ج) حجر اسود کی اصلیت و رنگ وغیرہ کے متعلق میرا مشاہدہ و رائے	26
(۳) حجر اسود کا نام کب سے حجر اسود ہوا	29
(۴) حجر اسود کی شکل و پیائش و سطح	31
(۵) حجر اسود کے ٹکڑے	34
(۶) حجر اسود کی زمین سے بلندی	36
(۷) حجر اسود کا حلقہ	37
ا) عبداللہ بن زبیر کا نقرئی حلقہ	37
ب) ہارون الرشید کے زمانہ میں حلقے کی ترمیم	37
ج) سلطان محمد رشاد خاں کا حلقہ	38
باب دوم .... حجر اسود کے واقعات و حادثات	
(۱) کعبۂ آدم و حجر اسود	39
(۲) کعبہ ابراہیم و حجر اسود	40
(۳) قبیلہ جرہم و عمالقہ وغیرہ کی تعمیر کعبہ و حجر اسود	40
(۴) قریش کی تعمیر کعبہ و حجر اسود	41
(۵) عبداللہ بن زبیر کی تعمیر کعبہ و حجر اسود	45

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) عبدالملک کا حسد اور حجر اسود کا جواب 46
(۷) امامت کے متعلق حجر اسود کی گواہی 48
(۸) قرامطہ کا حجر اسود کو لے جانا اور واپس کرنا 50
(۹) کیا حجر اسود کا کوئی ٹکڑا خلیفہ عباسی کے آستانہ پر تھا؟ 56
(۱۰) ایک رومی کا حجر اسود کو کدال مارنا 57
(۱۱) ایک مصری کا حجر اسود پر لوہے کے لٹھ سے ضربات لگانا 57
(۱۲) ایک عجمی کا حجر اسود پر لٹھ مارنا 60
(۱۳) حجر اسود کے ساتھ ایک اور بے ادبی 60
(۱۴) حجر اسود کے بارے میں عجمیوں پر اتہام 61
(۱۵) شریف مکہ کی شرارت 61
(۱۶) سلطان مراد خاں کی تعمیر کعبہ و حجر اسود 65
(۱۷) ایک افغانی کا حجر اسود کو توڑ کر ٹکڑا چرانا 68

باب سوم .... حجر اسود کی تعظیم

(۱) حجر اسود کی تعظیم زمانہ جاہلیت میں 71
(۲) حجر اسود کی فضیلت میں احادیث 72
(۳) حجر اسود کی نسبت آنحضرتؐ و صحابہ کا عقیدہ 73
(۴) حجر اسود کا بوسہ تعظیمی 74
(۵) حجر اسود کی تعظیم حجر اسود کی پرستش نہیں ہے 75
(۶) مسلمان بدویوں کی عقیدت حجر اسود سے 83
(۷) حجر اسود اور عورتیں 85
(۸) حجر اسود کی تعظیم میں بے عنوانی 86
(۹) حجر اسود کی تعظیم پر عیسائیوں کا اعتراض 87
(۱۰) عیسائیوں میں پتھروں کی تعظیم 93
(۱۱) حق پرستی و بت پرستی 94

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آغاز

پچھلے ماہ اگست کی بات ہے یا شاید جولائی کی، اتفاق سے دو چھٹیاں متصل آ گئیں۔ فیصل صاحب کو چند روز سے یہ فکر لاحق تھی اور بار بار اس کا ذکر بھی کرتے تھے کہ اکٹھی دو چھٹیاں کیسے گزاری جائیں۔ ایک چھٹی ہی بوریت پیدا کر دیتی ہے۔ ہر وقت کاروبار کے جھنجھٹ میں گھرا ہوا آدمی اس بے ہنگم فضولیات کا اس قدر عادی ہو جاتا ہے کہ جب قدرت پیارے پیارے بچوں سے کھیلنے اور ان کو کھلانے کا سنہری موقع دیتا ہے تو یہ عادت بد اس قدر نعمت سے بہرہ یاب نہیں ہونے دیتی۔ زیادہ کیا کہوں، میرا اپنا بھی یہی حال ہے۔ اور جانتے بوجھتے، اس عادت سے جلد مغلوب ہو جاتا ہوں۔ چھٹی سے ایک روز پہلے فیصل صاحب نے کہا۔ ''جھنڈیر چلتے ہیں۔ پروگرام بنتا ہے تو بنالو''

ہمارا ''سیرت انسائیکلو پیڈیا'' الحمد للہ خاتمے کے قریب تھا اور ہم مزید ھل من مزید کی جستجو میں رہتے تھے کہ شاید کوئی اچھی چیز ہماری نظروں سے اوجھل رہ گئی ہو۔ اور ہمیں معلوم تھا اور ہم اس سے بھی پہلے کئی بار جھنڈیر میں دیکھ آئے تھے کہ وہاں ایک خزانہ مخفی ہے۔ چنانچہ فوراً پروگرام بن گیا کہ آج ہی رات کو گیارہ بجے کی بس سے چلتے ہیں، صبح فجر کے وقت جھنڈیر کے درختوں کی آکسیجن کے پیالے کے پیالے پییں گے۔ میں پونے گیارہ بجے بس اڈے پر پہنچا تو دیکھتا کیا ہوں کہ تینوں ایک طرف بیٹھے قہقہوں پر قہقہے لگا رہے ہیں۔ مسعود احمد ہیں، ہمارے ممتاز دانشور و مورخ پروفیسر محمد سرور مرحوم (بانی ایڈیٹر امروز) کے صاحبزادے، جنہوں نے اپنے ذریعہ ابلاغ کے لئے اپنا پر ادا تبسم بخشتے رکھا ہے توصیف ہیں، وہ بات بعد میں کرتے ہیں، قہقہہ پہلے چھوڑ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں، اس لئے سننے والے ان کی بات نہیں سنتے، قہقہہ سنتے ہیں، اس لئے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ انہوں نے کہا کیا ہے۔ فیصل صاحب ہیں، پبلشر کی گدی پر بیٹھیں گے تو ایسا منہ پھلا کر کہ معلوم ہوگا سنجیدگی کا بت بیٹھا ہوا ہے۔ کام کی بات کریں گے تو مختصر سے مختصر سے لفظوں میں۔ فالتو بات کرتے ہیں نہ فالتو بات سنتے ہیں۔ لیکن جب کاروبار کی گدی سے باہر آجاتے ہیں تو الامان والحفیظ۔ دنیا جہاں کے لطیفے، عہد حاضر کے ہر ادیب، شاعر اور مصنف کے کچے چٹھے، سیاست دانوں اور فوج کے اندرونی راز اور اس داستان غم میں حسن وعشق کی ہلکی پھلکی سی چاشنی اور نمک مرچ والا سلاد اور تیکھی میٹھی چٹنی...... پھر دوستوں کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ حقیقت میں زمین پر ہیں نہ آسمان پر، بلکہ درمیان میں لٹکا دیئے گئے ہیں۔

دوسرے دن صبح سورج کی پہلی کرن کے ساتھ ہم میلسی کے اڈے پر بس سے اترے۔ جھنڈیر والوں کی موٹر کار تیار کھڑی تھی۔ ہم ایک قدم بھی میلسی کی سرزمین پر ٹکائے بغیر، بس سے نکل کر سیدھے کار میں اترے اور پندرہ بیس منٹ کے بعد جھنڈیر۔

اس گاؤں کا نام ہے سردار پور جھنڈیر۔ یہ گاؤں نہیں ہے۔ وہ جو ایک جنت ہے جو ہماری نظروں سے غائب رکھی گئی ہے اور جس میں جانے کا وعدہ سبز باغ دکھا دکھا کر آدمیوں کو متقی اور نیکوکار بننے کی ترغیب دی گئی ہے، اس جنت کا ایک ماڈل یہاں بنا دیا گیا ہے۔ گویا جو ایک دفعہ یہاں آ گیا، وہ جال میں پھنس گیا۔ فوراً ہی نیکوکار بن جاتا ہے اور بڑی جنت کا خواب دیکھنے لگتا ہے، جس کا یہ ٹکڑا یہاں نہر کے کنارے بنا دیا گیا ہے۔ بڑی جنت میں حور وغلماں کا ذکر ہے، کتابوں کا ذکر نہیں ہے۔ اس چھوٹی جنت میں حور و غلماں کی تو پرچھائیں تک نہیں ہے، البتہ ایک بڑا کتب خانہ بنا دیا گیا ہے جس میں اتنی کتابیں ہیں کہ تین چار لائبریرین کئی برس سے کتاب شماری پر مامور ہیں۔ اب تک وہ یہ دریافت نہیں کر سکے کہ کتابوں کی اصل تعداد کتنی ہے۔ یہ تعداد ہمہ وقت بڑھتی رہتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ صبح کچھ، شام کچھ۔ ہر موضوع کی کتابیں، قرآن و حدیث، سنت، فقہ، تصوف کی کتابیں۔ معاشرتی علوم، سائنسی علوم، ادبیات، فلسفہ، رسائل، جرائد قدیم و جدید، قرآن کے نایاب نسخے، ایک ایک نسخہ لاکھوں میں ایک۔ دیکھنے ہی سے آنکھیں روشن اور ضمیر مجلّا ہو جائے۔

کہا پہلے ناشتہ کر لیا جائے، پھر لائبریری چلتے ہیں۔ پیاسوں نے کہا، پہلے لائبریری چلتے ہیں، پھر ناشتہ کریں گے۔ لائبریری کا دروازہ کھلا۔ رات بھر کی کتابوں کی گیس ناک میں آئی۔ کوئی جاہل، احمق، بے وقوف ہوتا تو بے ہوش ہو کر گر پڑتا۔ لیکن ہم لوگ کتابوں کے بوسیدہ اوراق کی بوسیدہ گیس کو عطریات و خوشبویات سے بھی زیادہ اپنے مشام جان کے لئے عزیز جان لینے کے عادی، اس لئے ہماری زبان سے نکلا ''سبحان اللہ'' ہم دیوانہ وار اپنے بازو والہانہ کھول کر اپنے محبوب کی طرف بڑھے۔ مسعود لٹریچر کی الماریوں کی طرف لپکے۔ تو سیف تاریخ کی راہوں میں نکل گیا۔ میں حسب معمول سوچتا رہ گیا۔ پہچانتا نہیں ہوں ابھی رہبر کو میں۔ فیصل صاحب سیرتِ نبوی کے کمرے میں داخل ہوئے۔ پہلی کتاب اٹھائی اور مجھے اشارے سے بلایا۔ دو سو صفحات کی ایک پرانی دھرانی، کرم خوردہ، بوسیدہ سی کتاب تھی۔ ''تاریخ حجر اسود۔'' ہم دونوں کی وہ حالت ہو گئی کہ جیسے کوئی بڑا قیمتی ہیرا مل چکا ہو۔ ہم دونوں باہر نکل آئے اور کہا۔ ''میاں صاحب، ناشتہ پہلے ہو جائے۔''

حجر اسود کے بارے میں ہم نے پڑھ رکھا تھا۔ ممتاز مفتی صاحب نے اپنی ''لبیک'' میں اسے کالا پتھر کہا ہے۔ یہ کالا پتھر خانہ کعبہ میں لگا ہوا مقدس پتھر جسے حاجی دوران طواف بوسہ دیتے تھے۔ یہ خانہ کعبہ کی جنوب مشرقی دیوار میں قدم آدم کے برابر نصب ہے۔ پتھر کا عرض تقریباً سات انچ ہے۔ قریب سے دیکھیں تو زیادہ سے زیادہ ٹکڑوں میں منقسم نظر آتا ہے، جنہیں کسی مسالے سے جوڑا گیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف اتنا معلوم ہے کہ حجاج کے بوسوں سے اس کی سطح عجیب سی ہو چکی ہے اور رنگ بھی مٹیالا سا ہو چکا ہے۔ اس کے گرد چاندی کا گول چکر بنا ہوا ہے، جس میں سونے کی آمیزش کی گئی ہے۔

صرف اتنا معلوم ہے کہ خانہ کعبہ کی تعمیر اول ہی کے وقت سے یہ پتھر اس میں موجود تھا۔

صرف اتنا معلوم ہے کہ 606ء میں جب آنحضرتؐ کی عمر ابھی پچیس برس تھی، سیلاب سے کعبے کی عمارت کو نقصان پہنچا اور قریش نے اس کی دوبارہ تعمیر کی۔ جب دیواریں قد آدم کو پہنچ گئیں تو حجر اسود رکھنے کا مسئلہ آیا تو قبائل میں جھگڑا ہو گیا۔ ہر قبیلے کی خواہش تھی کہ یہ سعادت اسے ہی نصیب ہو۔ رسول اللہ نے اس قضیے کو طے کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا کہ حجر اسود کو ایک چادر میں رکھا اور تمام سرداران قبائل سے کہا کہ وہ چادر کے کونے پکڑ کر اٹھائیں۔ چنانچہ سب نے مل کر چادر کو اٹھایا اور چادر اس مقام پر پہنچی، جہاں اسے رکھا جانا تھا تو آپؐ نے اسے اپنے مبارک ہاتھوں سے دیوار کعبہ میں نصب کر دیا۔

ہمیں تو صرف اتنا معلوم تھا، لیکن جب یہ کتاب ''تاریخ حجر اسود'' دیکھی تو فیصل کے چہرے پر ایک ایسی مسکراہٹ چھا گئی جو کسی بڑے سے بڑے تیمور یا بابر یا نپولین جیسے فاتح کے چہرے پر کوئی بڑی فتح حاصل کرنے پر آئی ہو گی۔ ہم دونوں لائبریری سے باہر نکل کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر اس سوچ میں پڑ گئے کہ کیا یہ کتاب ''سیرتؐ انسائیکلو پیڈیا'' میں جوں کا توں شامل کر دی جائے یا الگ سے کتابی صورت میں شائع کی جائے۔ اس کا فیصلہ بھی اسی وقت ہو گیا، یہ کہ الگ سے کتابی صورت میں چھاپی جائے۔ چنانچہ ''تاریخ حجر اسود'' جھنڈیر والوں کے تعاون اور شکر گزاری کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش ہیں۔ یہ جھنڈیر والے کون ہیں؟ یہ عہد حاضر کے اصحاب کہف ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب دوسو سال کی نیند کے بعد جاگے ہیں اور یہ تینوں ’’میاں برادران‘‘ یعنی میاں مسعود احمد، میاں محمود احمد، میاں غلام احمد آپس میں جھگڑتے رہتے ہیں کہ ہم اتنا عرصہ غفلت کی نیند کیوں سوئے رہے۔ ہمیں پہلے عقل کیوں نہ آئی، ہمیں پہلے کتاب کا عشق کیوں نہ ہوا، اب کیوں ہوا۔ یہ جو پوری دنیا سے ریسرچ سکالر روزانہ صبح وشام اس جنگل میں کپاس کے پھول چٹخنے کی آوازوں سے زیادہ کتابوں کے ورق الٹنے پلٹنے کی آوازیں سنتے آتے ہیں، ان کی پذیرائی کی سعادت کا خیال ہمیں پہلے کیوں نہ آیا۔

سو قارئین محترم! ’’تاریخ حجر اسود‘‘ جونہی ہاتھوں میں آئی۔ ہم نے وہاں سے بھاگنے کی کی۔ توصیف اور مسعود تو کہتے رہ گئے کہ ہم تو لاہور سے دو روز کا آرام کرنے اور ستانے کا پروگرام بنا کر آئے تھے۔ اب فوراً ہی واپسی کا کیا مطلب۔ لیکن ہم تو آرام کے خیال سے آئے تھے۔ ہم تو ہیرے موتی کی تلاش میں آئے تھے۔ ہمیں ہیرا مل گیا تھا۔ اگر ایک رات ٹھہر جاتے اور ایک اور ہیرا بھی ہماری جستجو میں ہوتا تو ممکن ہے کہ میاں برادران کا موڈ بدل جاتا اور وہ کہتے کہ ان دونوں میں سے ایک لے جاؤ اور وہ بھی صرف تین دن کے لئے۔ اس معاملے میں بڑے کنجوس مکھی چوس ہیں۔ ہونا بھی چاہئے۔ کروڑوں روپے کپاس سے کما کر کتابیں اگائی ہیں۔ خواہ مخواہ کے دیوانے ہیں، پاگل ہیں، مجذوب ہیں۔ بھلا کیا دنیا میں یہی پنپنے کے انداز ہوتے ہیں۔

خیر ہم کتاب بغل میں داب کر بھاگے۔ آتے ہی کمپوز کرائی۔ سرورق بنوایا اور اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس موضوع پر یقیناً اردو کی یہ پہلی کتاب ہے جو پہلی بار ایک مضمون کی صورت میں اکتوبر 1924ء میں چھپی، جبکہ مصنف نے اس وقت تک حجر اسود اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا تھا۔ چودہ برس بعد 1938ء میں مصنف نے حجر اسود دیکھنے، چھونے اور چومنے کی سعادت حاصل کی اور پھر اپنے پرانے مضمون کو کتاب کی صورت میں دوبارہ تحریر کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کا ایک کرم کردہ نسخہ ہمیں مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری میں نظر آیا۔ جہاں جہاں سے صفحات کو دیمک نے کھا رکھا تھا، ان کا ملبہ شیشوں سے بغور معائنہ اور مطالعہ کیا گیا۔ بزرگ لوگوں کے مشورے سے سلسلہ کلام جہاں سے منقطع کیا تھا، اسے جوڑا گیا۔ مصنف علی شبیر صاحب نے، جو اب تک زندہ نہیں ہوں گے تو مرحوم و مغفور ہو چکے ہوں گے، ان کا تحریر کردہ دیباچہ اول اور دیباچہ ثانی بھی آپ کے ملاحظے کے لئے، جوں کا توں حاضر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ حجر اسود

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے پتھروں کی پرستش کو سنگین جرم قرار دیا۔

دیباچہ اول[1]

سال گذشتہ نومبر 1923ء میں اس گنہگار نے اپنے مضمون غلاف کعبہ[2] میں تواریخ مکہ معظمہ کی قلت و عدم موجودگی کا ذکر کرتے ہوئے یہ تحریر کیا تھا کہ خانہ کعبہ کی ایک ایک اینٹ کے سوانح و واقعات پر اگر کتابیں لکھی جاتیں تو مسلمانوں کے اشتیاق نامتناہی کی تسکین ہوتی۔ اس تحریر نے میرے دل میں ایک چینک پیدا کر دی تھی اور اسی وقت سے میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ خانہ کعبہ کے سب سے زیادہ قدیم تاریخی پتھر یعنی حجر اسود کے حالات و واقعات جمع کرنے چاہئیں تاکہ مسلمانوں کے واسطے باعث تفریح ہوں یا کم سے کم میرے ہی خبط کی تکمیل ہو جائے۔

---

[1] تاریخ حجر اسود اولاً ایک مضمون کی صورت میں حیدر آباد دکن کے مشہور ادبی رسالے ''لسان الملک'' کی جلد (۳) نمبر (۲) بابت ماہ اگست ۱۹۲۴ اور جلد (۳) بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی تھی جس کو اب (۱۴) سال ہوئے۔ وقت اشاعت بھی اہل علم نے اس کو پسندیدہ نظروں سے دیکھا تھا اور اب بھی اہل ذوق اس کی داد دیتے رہتے ہیں۔ حال میں مولوی محمد عبدالرحمن خان صاحب سابق پرنسپل عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد نے حجر اسود کے متعلق انگریزی میں ایک محققانہ مضمون لکھا تھا جو رسالہ پاپولر اسٹرانامی کی جلد (۴۶) نمبر (۷) بابتہ ماہ اگست و ستمبر ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں بھی پرنسپل صاحب ممدوح نے نیازمند کی تاریخ حجر اسود کے متعلق تعریفی ریمارک فرمایا ہے۔

[2] تاریخ غلاف کعبہ ایک مضمون کی صورت میں اولاً حیدر آباد کے ادبی و تاریخی رسالے ''لسان الملک'' میں نومبر ۱۹۲۳ء و جنوری، فروری، مارچ، اپریل ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد ۱۳۴۹ھ ۱۹۳۰ء میں ایک کتابی صورت میں نصابی مضامین کے اضافے کے ساتھ باتصویر شائع ہوئی۔ جس کا حجم پونے دو سو صفحے ہے۔ یہ غلاف کعبہ کی جامع و مکمل اپ ٹو ڈیٹ تاریخ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب میں ''غلاف کعبہ'' سے فارغ ہوا تو حجر اسود کے حالات لکھنے شروع کئے اور اپنی ذاتی معلومات فراہم کرنے اور فارسی، عربی، انگریزی اردو کی بہت سی کتابیں دیکھنے کے بعد فی الجملہ مجھ کو اپنے ارادے میں کامیابی ہوگئی اور اس متبرک پتھر کے متعلق مذہبی روایات تاریخی واقعات و حادثات وغیرہ جملہ ضروری امور قلمبند کر لئے گئے۔ جن کتابوں سے اس تالیف میں مدد لی گئی ہے۔ ان کے حوالے درج کر دیئے گئے ہیں۔ اس مضمون کا سب سے زیادہ اہم وہ حصہ ہے جس میں حجر اسود کی تعظیم میں ہر غیر مذہب والوں کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ موقع بموقع مخالفین کے خیالات کی اصلاح ان کے شکوک رفع کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔

اگر در خانہ کس است یک حرف بس است

خادم کعبہ شبیر (شوال ۱۳۴۳ھ، مارچ ۱۹۲۴ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ ثانی

اب سے (چودہ) سال قبل ۱۹۲۴ء میں جب میں نے تاریخ حجر اسود لکھی تھی، اگرچہ اس وقت تک میں نے اپنی آنکھوں سے حجر اسود نہیں دیکھا تھا۔ پھر بھی یہ تالیف اپنی نوعیت کی پہلی تالیف اور جامع و مکمل تالیف سمجھی گئی تھی۔ اس کے بعد مجھ کو دو مرتبہ مکہ معظمہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ایک دفعہ ۱۳۴۵ھ میں دوسری مرتبہ ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۸ء میں اور دونوں مرتبہ حجر اسود کو دیکھنے، چھونے اور چومنے سے متمتع ہوا۔ پچھلی مرتبہ قطع نظر مشاہدات کے بعض تاریخیں بھی مکہ معظمہ میں ایسی دیکھنے میں آئیں جن سے حجر اسود کے متعلق میری معلومات میں اضافہ ہوا۔ اور بیت اللہ کے متعلق میری نہ بجھنے والی پیاس کی تسکین کا سامان ہوگیا۔ اس طرح میں نے کو اپنی سابقہ تالیف کی ترتیب بھی بدل دی اور اب یہ کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں حجر اسود کی شکل و وضع کی تفصیل ہے اور بنظر توضیح حجر اسود کی عکسی تصویر بھی شریک کتاب کردی ہے۔ دوسرے باب میں حجر اسود کے متعلق واقعات و حادثات کا ذکر ہے۔ تیسرے باب میں حجر اسود کی تعظیم پر مباحث ہیں۔

خادم کعبہ علی شبیر۔ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ/ جنوری ۱۹۳۸

قارئین کرام، خادم کعبہ، علی شبیر صاحب کی گم شدہ اور نایاب کتاب جھنڈیر لائبریری سے نکل کر آپ تک پہنچ رہی ہے۔ مطالعہ کیجئے اور میاں برادران کے ساتھ ساتھ محمد فیصل صاحب کو دعائیں دیجئے کہ ان کے باہمی اور مخلصانہ تعاون سے یہ اچھی کتاب آپ تک پہنچی۔

سید قاسم محمود

شعبان ۱۴۲۴ھ۔ اکتوبر ۲۰۰۳ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول

حجر اسود کی شکل

(۱) حجر اسود کیا ہے

حجر اسود کے معنی سیاہ پتھر کے ہیں۔ یہ سرخی و سیاہی مائل زرد رنگ کا ایک بیضوی پتھر ہے جس کا قطر تقریباً ۱۲ انچ ہے۔ یہ پتھر کعبہ کے دروازے[۱] کے قریب جنوبی دیوار کے مشرقی گوشہ میں باہر کی طرف زمین سے کوئی ۵ فٹ کی بلندی پر نصب ہے۔ یہ آغازِ طواف کی علامت ہے۔ طواف شروع کرتے وقت اس کو چومتے ہیں، اس جگہ غلافِ کعبہ کترا ہوا رہتا ہے جس سے حجر اسود کا پورا حلقہ صاف نظر آتا ہے۔ حجر اسود کو سنگ اسود، رکن اسود (سیاہ گوشہ) حجر (پتھر) اور رکن (گوشہ) بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ پتھر ہے:

(۱) جو ہمارے سامنے ہزاروں برس کی تاریخ پیش کرتا ہے۔

(۲) جس کو دنیا کے مشہور بت شکن حضرت ابراہیم اور کعبے کے سب سے پہلے متولی حضرت اسماعیل نے اپنے مبارک ہاتھوں سے نصب کیا تھا۔

(۳) جس کو سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرف تقبیل و استلام بخشا۔

---

[۱] خانہ کعبہ کا دروازہ مشرق کی طرف سے قد آدم سے کسی قدر زیادہ بلندی پر لگا ہوا ہے۔ اس کے کواڑ سال کی لکڑی کے ہیں جن پر سونے کا ملمع کئے ہوئے چاندی کے پترے جڑے ہیں اور آیاتِ قرآنی منقش ہیں۔ داخلے کے وقت دروازے سے راستہ ہے۔ عورتوں اور مردوں کے لئے داخلے کے واسطے علیحدہ علیحدہ دن مقرر ہیں۔ کبھی خاص انتظام کے ساتھ سب مل کر زیارت کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) جس کو بہت سے اماموں، شہیدوں اور کروڑوں بندگانِ خدا نے چھوا اور چوما ہے۔

(۵) جو تمام تبرکات و آثار متبرکہ سے زیادہ متبرک تصور کیا جا سکتا ہے۔

(٦) جو مخالفوں کی آنکھ میں ایک کنکر نہیں بلکہ ایک پہاڑ بن کر کھٹکتا ہے۔

(۷) جس کو اغیار بت سمجھتے ہیں۔

(۸) جس کی تعظیم پر مسلمانوں کو بت پرست کہا جاتا ہے۔

(۲) حجر اسود کی اصلیت و رنگ و خاصیت

الف۔ حجر اسود کی اصلیت و رنگ وغیرہ کی نسبت اسلامی روایات

اسلامی روایات میں ہے کہ حجر اسود کو جنت سے جبرئیل لائے تھے۔ نیز اس کو جنت کا جوہر، جنت کا یاقوت اور جنت کا پتھر بھی کہا گیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ جنت سے ہے یعنی جنت کا ایک جزو ہے۔ (تاریخ ازرقی عربی مطبوعہ مکہ صفحہ ۲۱۸۔۲۲۲)

حجر اسود کی ابتدائی رنگت اور اس کی چمک دمک کے متعلق جو روایات ہیں ان سے واضح ہے کہ جس وقت یہ جنت سے اترا تھا تو چاندی سے زیادہ سفید تھا۔ موتی کے مثل چمکتا تھا اور اس کے نور سے اطراف حرم روشن ہو جاتے تھے۔ اس کی موجودہ سیاہی زمانہ جاہلیت کی نجاست اور بنی آدم کے گناہوں کی وجہ سے ہے۔

(ازرقی مطبوعہ جرمنی صفحہ ۳۲)

یعنی جاہل مشرک عربوں نے اپنے میلے کچیلے ہاتھ لگا لگا کر، زبان سے چاٹ چاٹ کر، دانتوں سے کاٹ کر اور اسی طرح کے افعال سے اس کو مدھم کر دیا۔

حجر اسود کے سیاہ پڑ جانے کی ایک کھلی ہوئی وجہ بھی ملاحظہ ہو۔ ازرقی کہتا ہے کہ حجر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسود کعبے کی آتشزدگی[1] سے قبل ایسا چمکتا تھا کہ اس میں انسان کی صورت نظر آتی تھی۔
(تاریخ ازرقی مطبوعہ جرمنی صفحہ ۳۲)

ابن ظہیرہ کہتے ہیں کہ اس کی سیاہی دو مرتبہ کی آتشزدگی کی وجہ سے ہے۔ ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں کعبہ کو آگ لگی تھی اور دوسری مرتبہ اسلام میں۔

قطب الدین مکی کہتے ہیں کہ قرامطہ[2] نے بائیس سال بعد حجر اسود مکے والوں کو واپس کیا تو اس محمد بن خزاعی نے بچشم خود دیکھا کہ اس کا اوپر کا حصہ سیاہ تھا اور باقی تمام سفید تھا۔ (الاعلام مطبوعہ مصر صفحہ ۷۷)

حسین بن عبداللہ باسلامہ بحوالہ ابن اعلان تحریر فرماتے ہیں کہ حجر اسود کا رنگ زیتونی ہے یعنی تیلیا زرد بعض کہتے ہیں کہ کھلا ہوا زرد ہے اور جو حصہ اس کا کعبے کی دیوار کے اندر ہے اس کا رنگ سفید اور بقول بعض گلابی ہے۔

(تاریخ کعبہ مطبوعہ مکہ صفحہ ۸۲ و صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۰)

ابن جبیر اپنے سفرنامے میں فرماتے ہیں:۔

> چاندی کی سفیدی حجر اسود کی سیاہی کی چمک میں ایسی بھلی معلوم ہوتی ہے کہ نگاہ کو نظارہ سے سیری نہیں ہوتی۔ بوسہ دیتے وقت کچھ اس لطف کی ملائمت و رطوبت لبوں کو محسوس ہوتی ہے کہ اس سے منہ علیحدہ کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ حجر اسود کے سالم ٹکڑے پر جو اس کے مقابلے کھڑے ہونے والے کے داہنی طرف ہوتا ہے، ایک سفید چمکتا ہوا نقطہ ہے۔ گویا وہ اس صفحہ رخ کا خال ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ اس نقطے کو چومنے کی کوشش کرے۔ (سفرنامہ)

---

[1] کعبے میں دو مرتبہ آتشزدگی ہو چکی ہے۔ جس کی تفصیل علیحدہ علیحدہ مقام پر درج کی گئی ہے۔
[2] قرامطہ کے خروج کا واقعہ تفصیل سے کتاب ہذا میں لکھا گیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ظہیرہ کہتے ہیں:-

حجر اسود میں تین سفید نقطے ہیں۔ایک بیچ میں جوار کے بڑے دانہ کی برابر۔ایک سیدھی جانب اس سے چھوٹا اور دوسری جانب اس سے بھی چھوٹا۔

(جامع اللطیف عربی مطبوعہ مصر صفحہ ۳۴)

ابن ظہیرہ حجر اسود کی خاصیت کی نسبت یہ بھی فرماتے ہیں:-

وہ پانی میں نہیں ڈوبتا، آگ سے نہیں جلتا بلکہ ٹھنڈا رہتا ہے۔جب وہ اس کی جگہ سے ہٹا دیا جاتا ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے۔

(جامع اللطیف عربی مطبوعہ مصر صفحہ ۳۷)

(ب) حجر اسود کی اصلیت ورنگ کے متعلق عیسائیوں کے بیانات

حجر اسود عیسائی سیاحوں اور مورخوں میں سے بعض کی رائے میں ''لاوا''[1] ہے اور بعض کے خیال میں ''شہاب ثاقب''[2] سیاحوں نے جو رائے ظاہر کی ہے وہ ان کے عینی

---

[1] آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کے وقت ایک سیال آتشیں مادہ اس میں سے نکلتا ہے، وہ لاوا کہلاتا ہے اور ٹھنڈا ہو کر وہ پتھر کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

[2] شہاب ثاقب ان تمام حجری وفلزی اجسام کو کہتے ہیں جو فی الحقیقت آسمان سے زمین پر گرتے ہیں۔ان کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ایک وہ جو بالکل لوہے کے ہوتے ہیں۔دوسرے وہ جو محض پتھر ہوتے ہیں۔تیسرے وہ جن میں لوہا اور پتھر ملا ہوتا ہے۔اس قسم کے اجسام کے آسمان سے زمین پر گرنے کے واقعات دنیا میں بہت مرتبہ پیش آ چکے ہیں۔صرف لندن کے عجائب خانے میں تین سو سے زیادہ نمونے شہاب ثاقب کے موجود ہیں۔ان میں سے تقریباً دو سو ایسے ہیں جو گرتے ہوئے دیکھے گئے تھے۔
۱۶۲۰ء میں شہر جالندھر واقع پنجاب میں ایک شہاب ثاقب گرا تھا۔اس کے لوہے کی تلوار شہنشاہ جہانگیر نے بنوائی تھی۔۲۶ اپریل ۱۸۰۳ء کو انگلستان کے صوبہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشاہدہ پر مبنی ہے اور مورخین نے جو قیاس کیا ہے وہ سیاحوں اور عرب مورخوں کی تحریرات کی بناء پر ہے چونکہ ماہرانِ علم طبعیات انیسویں صدی کے دس سال تک اس بات سے واقف نہ تھے کہ آسمان سے پتھر بھی برسا کرتے ہیں اسلئے حجر اسود کو متقدمین فرنگیوں نے لاوا اور متاخرین نے شہاب ثاقب تشخیص کیا ہے۔ اس جگہ ہم اولاً چند ایسے اشخاص کا بیان لکھتے ہیں جو اس کو لاوا تصور کرتے ہیں، اس کے بعد ان لوگوں کی رائے تحریر کریں گے جو اس کے شہاب ثاقب ہونے کے قائل ہیں۔

(۱) علی بے[1] حجر اسود کو علم معدنیات کی رو سے آتش پہاڑ کا تیلیا پتھر کہتا ہے اور لکھتا ہے کہ:-

---

(پچھلے صفحہ سے بقیہ) نارمنڈی میں قصبہ لیگل کے متصل ایک بجے دن کے آگ کی ایک بڑی گیند تیزی کے ساتھ ہوا میں جاتی ہوئی دکھائی دی اور اس کے ساتھ زور کا دھماکہ بھی ہوا جو ایک چھوٹے سے بادل سے نکلتا ہوا معلوم ہوا تھا۔ اس کے پیچھے ہزارہا پتھر برسے جن میں ایک چار سیر کا بھی تھا۔

۲۰ اپریل ۱۸۷۶ء کو بمقام اوٹن شروپ شائر واقع انگلستان لوہے کا ایک ٹکڑا جس کا وزن ۷ پونڈ سے زیادہ تھا، دھماکے سے گرا تھا۔

اگست ۱۸۷۲ء میں کیلی فورنیا میں ۱۳ پونڈ کا ایک شہاب ثاقب گرا تھا جو زمین کو توڑ کر آٹھ فٹ اندر گھس گیا تھا۔ جب اس کو کھود کر نکالا تو اس قدر گرم تھا کہ ہاتھ نہیں لگایا جا رہا تھا۔

۱۸۶۰ء میں دھرم سالہ واقعہ پنجاب میں پتھروں کی بارش ہوئی تھی۔

بیسویں صدی عیسوی میں بھی بعض مقامات پر کئی کئی من کے پتھر گرنے کی خبریں سننے میں آئی تھیں۔

عربی میں شہاب ثاقب کے گرنے کو رجم الشیاطین کہتے ہیں یعنی جب شیطان آسمان پر چڑھنے کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے اس کو ستاروں سے مارتے ہیں اور وہ ستارے بکھر کر زمین پر گر جاتے ہیں اور پتھر بن جاتے ہیں۔ شہاب ثاقب کا معنی گرا ہوا ستارہ۔ (انسائیکلوپیڈیا آف انڈیا و دیگر کتب)

[1] ڈامنگو بیڈیا لیلیج ساکن اسپین ۱۸۰۷ء میں مسلمانوں کا بھیس بنا کر علی بے العباسی کے نام سے مکے گیا تھا۔ اس کا سفرنامہ ۱۸۱۶ء میں بزبان انگریزی شائع ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے محیط میں بلوری ذرے بھرے ہوئے ہیں اور بجز ایک ابھرے
ہوئے حصے کے جو سرخی مائل ہے باقی تمام پتھر پر سفالی سرخ رنگ کی
چوکھونٹی لوزیں مخمل کے مثل نرم سیاہ زمین پر نمودار ہیں[1]۔

(سفر نامہ برٹن انگریزی جلد ۲ صفحہ ۱۶۹)

علی بے کو غالباً یہ معلوم نہ تھا کہ اس کا رنگ آگ سے کالا پڑ گیا ہے اور ٹوٹ کر اس کے کئی ٹکڑے بھی ہو چکے ہیں۔ برکھارٹ[2] جس نے ۱۸۱۴ء میں ابراہیم نام رکھ کر مسلمانوں کے بھیس میں حج کیا تھا، لکھتا ہے:۔

اس کی سطح ناہموار ہے۔ اس پتھر کی موجودہ حالت جو لاکھوں مسلمانوں کے چھونے اور چومنے سے پیدا ہو گئی ہے، اس کی وجہ سے اس کی نوعیت کو پوری طرح پہچاننا بہت دشوار ہے۔ مجھ کو لاوا معلوم ہوتا ہے جس میں زردی وسفیدی مائل جوہر کے باریک باریک بیرونی ذرے شامل ہو گئے ہیں اور اب اس کا رنگ گہرا سرخی مائل زرد ہے جو سیاہی تک پہنچتا ہے۔

(سفر نامہ برکھارٹ انگریزی، جلد ۱ صفحہ ۱۸۲)

اسپرنگر صاحب جن کا بیان برکھارٹ کے بیان کی تقریباً نقل ہے اپنی کتاب سوانح محمدؐ میں لکھتے ہیں۔

"وہ لاوا کا ایک ٹکڑا ہے جس میں سفید وزرد ذرات شامل ہیں۔

(سوانح محمدؐ جلد دوم صفحہ ۳۴۱)

---

1. علی بے نے حجر اسود کے حالات کسی قدر تفصیل سے لکھے ہیں اور اس کی انگریزی ہوئی تصویر بھی اپنے سفرنامے میں دی ہے جس کی نقل سر ولیم میور نے اپنی کتاب لائف آف محمدؐ میں، جنرل ابراہیم رفعت پاشا نے مراۃ الحرمین میں اور مولوی محمد عبدالرحمٰن خان صاحب سابقہ پرنسپل جامعہ عثمانیہ نے اپنے مضمون میں دی ہے۔ ہم نے بھی توضیحاً اسی کا عکس اس کتاب میں شریک کیا ہے۔
2. برکھارٹ حجازی سیاحوں کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ اس کے سفرنامہ حجاز کا ترجمہ خاکسار شبیر نے کیا ہے جس کی ایک جلد مطبع تاج حیدر آباد سے طبع ہو کر شائع ہوئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب لائف آف محمدؐ کے صفحہ ۲۷ میں لکھتے ہیں۔

اس کا رنگ سرخی مائل سیاہ ہے اور باوجودیکہ لاکھوں آدمیوں کے چومنے سے اس پر پالش ہوگئی ہے مگر آج تک ناہموار سطح رکھتا ہے جو اس کے لاوا ہونے کی علامت ہے۔

ولیم میور صاحب نے چونکہ حجر اسود کو خود دیکھا نہیں ہے، اس لئے وہ سمجھے نہیں کہ اس کی وہ کون سی سطح ہے جو ناہموار ہے۔

جن صاحبوں کی رائے حجر اسود کے شہاب ثاقب ہونے کے متعلق ہے، اب ان کی رائیں تحریر کی جاتی ہیں۔

(۱) کپتان برٹن[1] صاحب جو ۱۸۵۳ء میں مسلمانوں کا بھیس بنا کر حکیم عبداللہ خان کے نام سے مکہ ومدینہ گئے تھے، ایک جگہ اپنے سفرنامہ میں لکھتے ہیں۔

میں حجر اسود کے پاس پہنچ کر کوئی دس منٹ تک اسے دیکھتا بھالتا رہا۔ اس کو چومنے چھونے اور پیشانی کو اس پر ملتے وقت میں نے اچھی طرح اس کو دیکھا اور یہ رائے قائم کر کے واپس ہوا کہ وہ شہاب ثاقب ہے۔ حیرت ہے کہ تقریباً تمام سیاح اس ایک امر پر متفق ہیں کہ وہ لاوا ہے۔

سفرنامہ برٹن انگریزی جلد ۲ صفحہ ۱۶۹

ایک دوسرے مقام پر برٹن صاحب لکھتے ہیں۔

حجر اسود کا رنگ سیاہ اور دھاتی تھا۔ وہ مجھے معمولی شہاب ثاقب معلوم ہوتا ہے اور اس پر رال کے مثل کسی چمکدار مادے کی میلی موٹی تہہ چڑھی ہوئی ہے۔ حجر گھس گیا ہے اور اس پر جلا ہوگئی ہے۔

---

[1] کپتان برٹن کے تفصیلی حالات اور ان کے سفرنامے پر تبصرہ نیاز مند کے مضمون "حجاز کے فرنگی سیاح" کے زیر عنوان رسالہ "ترجمان" حیدر آباد اور نیاز مند کی مولفہ کتاب "مزارات حرمین" میں شائع ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر ولسن ساکن بمبئی نے مجھے شہابِ ثاقب کا ایک نمونہ دکھایا تھا جو اوپری سطح پر مجھے سیاہ رنگ کا دھات کا میل معلوم ہوا اور گہرائی میں وہ اس قسم کی دھات نظر آیا جو لوہے اور نکل کے ملا دینے سے بن جاتی ہے۔ اس وقت ماہرین علوم مشرقی نے حجر اسود کے متعلق بھی یہ رائے قائم کی تھی کہ روایتی طور پر اس کا رنگ تبدیل ہونا، گرج کے بعد اس کا زمین پر نمودار ہونا، اوپر سے سیاہی اندر سے سفیدی کا جھلکنا ایسی باتیں ہیں جن کی وجہ سے اس کو آسمان کا ایک جزوی مادہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ بعض فلاسفہ یونان یقین رکھتے تھے کہ آسمان پتھروں یعنی شہابِ ثاقب سے مرکب ہے۔ (سفر نامہ برٹن انگریزی جلد ۲ ضمیمہ ۲ صفحہ ۳۰۰ (۳۰) نوٹ نمبر ۳)

سلورسٹر ساسی لکھتا ہے:۔

یہ بات لگتی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ حجر اسود شہابِ ثاقب ہے۔ ایسی صورت میں کسی شخص نے اس کو آسمان سے گرتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ اب وہ چاہ زمزم کے متصل نصب ہے اور کعبہ زمزم و حجر اسود دونوں کے اوپر بنا ہوا ہے۔ (اقتباس از مضمون مولوی عبدالرحمٰن خاں صاحب)

ساسی کا مذکورہ بالا بیان سخت لاعلمی پر مبنی ہے کہ کعبہ زمزم و حجر اسود دونوں کے اوپر بنا ہوا ہے۔ زمزم کعبہ سے کوئی بیس گز کے فاصلے پر ہے اور سنگ اسود کعبے کی جنوبی دیوار کے مشرقی گوشہ میں باہر کی طرف نصب ہے۔

(۳) لیفٹیننٹ کرنل ڈبلیو کیمپ بیل اسمتھ جو آج کل برٹش میوزیم کے محافظ معدنیات ہیں اپنے رسالہ "منرل میگزین" بابتہ مارچ ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۴۷ میں زیر عنوان "سواحل عرب کا ایک نیا شہاب ثاقب" تحریر کرتے ہیں۔

عرب کے دوسرے ٹوٹے ہوئے ستاروں میں ایک مشہور سنگ اسود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو بمقام مکہ کعبے کی دیوار میں نصب ہے جس کی تاریخ گذشتہ ساتویں صدی عیسوی تک پہنچتی ہے۔

ایک وہ شہابی لوہا ہے جس کے دو بڑے ٹکڑے ۱۸۶۴ء میں وادی بنی خالد واقع نجد میں پائے گئے تھے۔ تیسرا وہ بھورا چپٹی پتھر ہے جو ۱۹۱۰ء کے موسم بہار میں طلحی واقع حجاز میں گرا تھا۔

(اقتباس مضمون مولوی محمد عبدالرحمٰن خان صاحب)

کرنیل صاحب موصوف نے حجر اسود کی ہسٹری ساتویں صدی عیسوی قرار دینے میں سخت غلطی کی ہے۔ گویا ان کی دانست میں آنحضرت ﷺ کی بعثت یا وفات کے بعد حجر اسود نمودار ہوا۔ کرنیل صاحب کو یہ نہیں معلوم کہ سنگ اسود حضرت ابراہیم کا نصب کیا ہوا پتھر ہے جن کا زمانہ آنحضرت ﷺ کی ولادت سے تخمیناً ڈیڑھ ہزار سال قبل ہے۔ آنحضرت ﷺ کی نبوت سے قبل حجر اسود موجود تھا اور آنحضرت ﷺ نے اپنی جوانی میں وقت تعمیر کعبہ قریش اس کی تنصیب کے بارے میں فیصلہ کیا تھا۔

ڈبلیو ایف ڈیننگ زیر عنوان فالنگ اسٹارز (گرنے والے ستارے) لکھتے ہیں۔

ساتویں صدی عیسوی میں ایک پتھر گرا تھا جو کعبے کے شمالی و مشرقی گوشے میں نصب کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد مسلمان اس کی پرستش کرنے لگے۔

(اقتباس مضمون مولوی محمد عبدالرحمٰن خاں صاحب بحوالہ کتاب اسپلنڈر آف ہیونز (عظمت افلاک) صفحہ ۴۲۸)

جو غلطی کرنیل اسمتھ صاحب نے کی تھی، اسی کا اعادہ ڈیننگ صاحب نے کیا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ نہ جاہلیت کے عرب اس کی پرستش کرتے تھے اور نہ مسلمان پرستش کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر ایچ ایچ نی ننگر نے اپنی تصنیف ''آور استون پیلٹڈ پلیٹ'' (پتھر کی طرح گرے ہوئے ہمارے ستارے) کے صفحہ ۲۲۶ میں سنگ اسود کے گرنے کے تاریخ ۱۷۷۲ء تحریر کی ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے تقریباً گیارہ سو برس بعد حجر اسود آسمان سے گرا اور مسلمانوں نے اسے کعبے میں نصب کر دیا۔ گویا بارہویں صدی ہجری میں حجر اسود وجود میں آیا ہے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ پروفیسر صاحب نے سنگ اسود کی یہ تاریخ کہاں سے نکالی اور جبکہ دوسری صدی ہجری کی کتب احادیث وفقہ میں اور تیسری چوتھی پانچویں صدی ہجری اور اس کے بعد کی کتب تواریخ میں حجر اسود کا تذکرہ موجود ہے، تو پروفیسر صاحب کا یہ بھٹکا قیاس کون قبول کرے گا کہ حجر اسود بارہویں صدی ہجری (۱۷۷۲ء) میں ظاہر ہوا ہے۔ حیرت ہے کہ ایسے بڑے بڑے ذی علم اتنی بڑی بڑی غلطیاں کر جاتے ہیں۔

(ج)۔ حجر اسود کی اصلیت و رنگ وغیرہ کے متعلق میرا مشاہدہ و رائے

مجھے بحمد اللہ ۱۳۴۵ھ و ۱۳۵۶ھ میں کئی مرتبہ حجر اسود کو چھونے اور چومنے کا موقع ملا ہے۔ میری یہ قطعی رائے ہے کہ یہ آسمان سے گرا ہوا یا جنت سے آیا ہوا پتھر ہے اور اس کو آسمان کا ایک جزو یا جنت کا یاقوت کہا جا سکتا ہے جیسا کہ اسلامی روایتوں میں ہے اور جس سے ڈاکٹر ولسن صاحب کو بھی اتفاق ہے۔ بالفاظِ دیگر اس کو شہاب ثاقب یعنی آسمان سے گرا ہوا ستارہ بھی کہہ سکتے ہیں[1]۔ اب رہا یہ امر کہ اس کو جبرئیل لائے تھے یہ بھی کوئی

[1] مولوی عبد الرحمٰن خان صاحب سابق پرنسپل جامعہ عثمانیہ حیدر آباد نے بھی اپنے اس مضمون میں جو انہوں نے حجر اسود کے متعلق رسالہ پاپولر اسٹرانامی کی جلد ۳۶ نمبر ۷ بابتہ اگست ۱۹۲۸ء میں شائع کر دیا ہے، حجر اسود کو شہاب ثاقب یعنی آسمان سے گرا ہوا پتھر قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی بات نہیں جو سمجھ میں نہ آ سکے، واقعہ یہ ہے کہ حضرت اسماعیل کعبے کے سامنے والے پہاڑ ابوقبیس پر ایسا پتھر تلاش کر رہے تھے جو کعبہ میں آغازِ طواف کی علامت کے طور پر نصب کیا جا سکے کہ اتنے میں کسی نامعلوم شخص نے حجرِ اسود کی نشاندہی کر دی یا خود لا کر دے دیا۔ اس شخص کو جبرئیل فرشتے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ اس آدمی کا نام ہی جبرئیل ہو۔ آسمانی کتب پر ایمان رکھنے والے فرشتوں کے وجود سے بھی انکار نہیں کر سکتے۔ جو لوگ جبرئیل کے نام سے کان کھڑے کرتے ہیں ان کو سمجھانے کے لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی قصص و روایات میں یہ بات آج تک چلی آ رہی ہے کہ جب کوئی نامعلوم شخص کسی بھٹکے ہوئے آدمی کو راستہ بتا دیتا ہے تو اس کو خضر سے تعبیر کرتے ہیں یا کسی ڈوبنے والے کو اگر کوئی ایسا شخص بچا دے جس کا نام و نشان ڈوبنے کو پہلے سے معلوم نہ ہو تو اس نجات دہندہ کو الیاس تصور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے موقعوں پر بھی مدد کرنے والا شخص فرشتہ غیبی سمجھا جاتا ہے پس جس نامعلوم شخص نے اسماعیل کو حجرِ اسود دیا اس کو جبرئیل فرض کرنے میں کون امر مانع ہے۔ اسے بھی جانے دیجئے۔ جس قوت نے خواہ وہ بادل کی گرج ہو یا بجلی کی کڑک ہو یا کشش ارضی ہو، حجرِ اسود کو آسمان سے زمین تک پہنچا دیا، اس کا نام جبرئیل رکھ لیا جائے تو اسلامی روایات کی مطابقت فرنگی محققوں کے بیانات سے کامل طور پر ہو جاتی ہے۔

اس موقع پر یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ جتنا جتنا علم بڑھتا جا رہا ہے، اسلام و بانی اسلام اور روایاتِ اسلام کی سچائی ثابت ہوتی جا رہی ہے۔ ماہرانِ علم طبیعیات کو انیسویں صدی عیسوی کے دس سال بعد تک یہ خبر نہ تھی کہ آسمان سے پتھر بھی برسا کرتے ہیں مگر عرب کے ایک امی کو ان حضرات سے بارہ سو برس پیشتر اس کا علم تھا کہ آسمان سے پتھر گرا کرتے ہیں اور حجرِ اسود آسمان سے گرا ہوا یا جنت سے جو آسمان کی مترادف ہے، آیا ہوا پتھر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہابِ ثاقب کی ایک یہ خاصیت بھی بیان کی جاتی ہے کہ اس کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔ حجر اسود کا رنگ بھی تبدیل ہو چکا ہے۔ اس کی چمک جاتی رہی ہے اور وہ مدھم پڑ گیا ہے۔ اس کے مدھم اور سیاہ ہو جانے کا باعث جو ابتدائے اسلام میں تصور کیا گیا، اب بھی عام طور سے وہی تصور کیا جا رہا ہے اور وہی روایت ابھی تک چلی جا رہی ہے جس کی بناء پر اس کی سفیدی اور چمک کا زائل ہو جانا مشرکوں اور گنہگاروں کی حرکات کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔ میری رائے میں اس کے تغیر رنگ کے چار اسباب ہیں:۔

الف۔ امتدادِ زمانہ

ب۔ آتش زدگی

ج۔ مشرکین کی حرکات

د۔ مسلمانوں کا چھونا اور چومنا

اس کی آب و تاب کے گھٹانے میں اگر امتدادِ زمانہ، آگ اور مشرکین کا دخل تھا تو اس کی سیاہی مٹا دینے میں مسلمانوں نے بھی بہت کچھ حصہ لیا ہے۔ اگر آگ اور مشرکین نے اس کو دھندلا اور کالا کر دیا تھا تو کروڑوں مسلمانوں نے چھو کر اور چوم کر اس کی سیاہی کو زائل کر دیا ہے اور اب اس میں اس قدر سیاہی باقی نہیں رہی ہے جس کی بناء پر اس کو حجر اسود کہا جا سکے۔ اس وقت وہ سرخی مائل زرد رنگ کا شفاف پتھر ہے جس میں سیاہی بھی جھلکتی ہے۔ کہیں کہیں وہ ہلکا زرد بھی ہے اور غور سے دیکھنے پر بعض جگہ اس میں سرخ چکھونٹے نقطے اور سرخ دھاریاں نظر آتی ہیں۔

حجر اسود کا یہ موجودہ رنگ کم سے کم تین سو برس سے ہے یعنی ۱۰۴۰ ہجری میں جب بزمانہ سلطان مراد خاں کعبہ کی تعمیر و حجر اسود کی تنصیب ہوئی تھی تو اس وقت بھی حجر اسود کا رنگ سیاہ نہ تھا بلکہ سرخی و سیاہی مائل زرد تھا جسے زیتونی کہتے ہیں۔

مجھے حجر اسود کے اوپر ایک قسم کی وارنش یا روغن لگا ہوا معلوم ہوا جو پتھر ہی کا ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رنگ ہے۔ مکہ معظمہ کے بعض معتبر لوگوں سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ ۱۳۵۱ھ میں کسی افغانی نے جو حجر اسود کا ٹکڑا ہتھوڑی سے توڑ کر چرالیا تھا، اس کو جوڑنے کے بعد حجر اسود پر کوئی وارنش لگادی گئی تھی تا کہ مسالا جس سے ٹکڑا جوڑا گیا تھا، نظر نہ آئے۔ ۱۰۴۰ھ میں بھی اسی قسم کا روغن حجر اسود پر ملا گیا تھا جس کی تفصیل میں نے علیحدہ بیان کی ہے۔

۳۔ حجر اسود کا نام کب سے حجر اسود ہوا

ابتدا میں جب حجر اسود چاندی کے مثل سفید تھا تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کا نام حجر اسود کیوں ہوا اور کب سے ہوا۔ ابن ظہیرہ نے جامع اللطیف میں بھی یہی سوال کیا ہے مگر اس کا جواب وہ اطمینان بخش نہیں دے سکے۔ یہ تو وہ کہتے ہیں کہ غالباً آگ کے بعد جب یہ پتھر کالا ہو گیا تھا اس وقت سے اس کو حجر اسود کہنے لگے مگر اس امر پر انہوں نے کوئی روشنی نہیں ڈالی کہ آگ سے قبل اس کا نام کیا تھا۔ احادیث و روایات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سیاہ ہونے سے قبل اس کو "رکن" (گوشہ) یا "حجر" پتھر کہا کرتے تھے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) الرکن و المقام من الجنه رکن اسود و مقام ابراہیم جنت سے ہیں۔ ارزقی صفحہ ۲۱۸۔

(۲) الرکن حجر من حجار الجنه رکن جنت کے پتھروں میں سے ایک پتھر ہے۔ ارزقی صفحہ ۲۱۹۔

(۳) الرکن یمین الله رکن خدا کا سیدھا ہاتھ ہے ارزقی صفحہ ۲۱۹۔

(۴) الرکن و المقام یاقوتتان من یواقیت الجنه رکن اور مقام جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ ارزقی صفحہ ۲۲۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) انزل الرکن و المقام معه آدم رکن ومقام آدم کے ساتھ زمین پر آئے۔ ارزقی صفحہ ۲۲۱۔

(٦) الحجر و المقام یاقوتتان من یواقیت الجنه حجر اور مقام جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ ارزقی صفحہ ۲۲۲۔

احادیث مذکورۂ بالا سے ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں حجر اسود کا نام رکن یا حجر تھا۔ کعبہ کی پہلی آتشزدگی میں جبکہ آنحضرت ﷺ کی عمر ۳۵ سال تھی حجر اسود پر آگ کا شدید اثر نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ اسی وقت ٹوٹا نہ تھا بلکہ آنحضرت ﷺ نے اس کو ثابت کا ثابت اپنی چادر میں اٹھا کر اس جگہ رکھا تھا۔ قیاس ہوتا ہے کہ وہ اس وقت کالا بھی نہیں پڑا تھا۔ پس یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں اس کا نام رکن یا حجر ہی رہا جیسا کہ مذکورہ احادیث سے ظاہر ہے۔ البتہ ٦۴ھ میں جبکہ عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں آتشزدگی ہوئی تھی اس وقت حجر اسود جل کر تین ٹکڑے ہو گیا تھا جس سے آگ کی شدت اور اس کا اثر ظاہر ہے۔ پس بقیاس غالب ٦۴ ہجری کے بعد ہی سے اس کو حجر اسود یا رکن اسود کہنے لگے اور گو کہ اس کا رنگ کم سے کم تین سو ساڑھے تین سو برس سے زرد ہے مگر اب بھی اس کو حجر اسود (کالا پتھر) ہی کہے چلے آ رہے ہیں۔

ہمارے زمانے کے سیاح عموماً اس کے رنگ وروپ کے متعلق خامہ فرسائی نہیں کرتے۔ سب ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اس کو کالا ہی کہتے ہیں اور کالا ہی سمجھتے ہیں حالانکہ سیاہی اس میں اس قدر نمایاں نہیں ہے کہ اس کو کالا پتھر یا حجر اسود کہیں بلکہ اس کی موجودہ رنگت کے اعتبار سے اگر اس کا قدیمی نام حجر یا رکن استعمال کریں تو بے جا نہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حجر اسود کی شکل و پیمائش و سطح

حجر اسود کی پیمائش کے بارے میں مورخین و سیاح مختلف ہیں۔ مورخ عموماً ازرقی کے متبع ہیں۔ ازرقی کا زمانہ اب سے کوئی گیارہ سو برس قبل کا ہے۔ ابن زبیر نے جس طرح حجر اسود نصب کیا تھا وہ ازرقی کے زمانہ میں بجنسہٖ موجود تھا۔ اس میں کوئی ترمیم و اصلاح کی نوبت نہیں آئی تھی۔ البتہ ابن زبیر کا بنوایا ہوا چاندی کا حلقہ اس وقت موجود نہ تھا بلکہ ہارون رشید کا بنوایا ہوا تھا۔ ارزقی نے حجر اسود کی پیمائش کی نسبت یہ لکھا ہے۔

> حجر اسود کا جو حصہ دیوار کے اندر داخل ہے اس کی لمبائی دو ہاتھ ہے اور اس کا پچھلا حصہ انسان کی ڈاڑھ کی شکل کا ہے جس میں تین نوکیں ہیں۔
> (ارزقی مطبوعہ مکہ صفحہ ۱۳۶)

> حجر اسود کے جس قدر حصے کے گرد چاندی کا حلقہ ہے اس کی پیمائش ایک ہاتھ چار انگل ہے۔ چاندی کا حلقہ دیوار میں پیوست ہے۔ چاندی حجر اسود کے گرا گرد منڈی ہوئی ہے اور حجر اسود اوپر کی جانب ڈھائی ڈھائی انگل دیوار میں داخل ہے۔ (ارزقی صفحہ ۲۳۵)

ارزقی کے بعد سے اب تک کم از کم دو مرتبہ حجر اسود کو از سرنو نصب کرنے کی ضرورت واقع ہو چکی ہے۔ ایک تو قرامطہ کے واپس کر دینے کے بعد، دوسری مرتبہ سلطان مراد خان کے زمانہ میں۔ (ان دونوں واقعات کی تفصیل علیحدہ لکھی جا چکی ہے)
علاوہ ازیں ان گیارہ سو برس میں کوئی آٹھ نو مرتبہ اس کا حلقہ بھی بدلا جا چکا ہے۔ اس طرح ارزقی کے زمانہ میں اس کی جو پیمائش تھی اس میں فرق آ جانے کا امکان ہے۔ ایسی صورت میں جن مورخوں نے ارزقی کی تحریر کردہ پیمائش کی نقل کی ہے۔ وہ ہمارے زمانے میں لائق اعتماد نہیں ہے۔ اس وقت ہماری سمجھ میں بھی یہ نہیں آتا کہ ارزقی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس طریقہ سے حجر اسود کو ناپا تھا۔ کہ اس کی لمبائی چوڑائی ایک ہاتھ چار انگل ٹھہری تھی جو زمانہ مابعد کے سیاحوں کی پیمائش سے تقریباً ایک بالشت زیادہ ہے۔

اکثر سیاحانِ حجاز نے حجر اسود کی جو پیمائش لکھی ہے وہ بھی قیاس و اندازہ ہی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان بیت اللہ میں ایسی جزویات کی جانب بہت کم توجہ کرتے ہیں اور جو وقت ان کا عبادت میں صرف ہو سکتا ہے، وہ اس قسم کی ناپا تولی میں ضائع نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں حاجیوں کے ہجوم میں ناپنے کا موقع ملنا بھی دشوار ہوتا ہے۔ بہر حال ہم اولاً نمونتہً چند سیاحوں کی جن میں دو فرنگی بھی ہیں، تجویز کردہ پیمائش درج کرتے ہیں اس کے بعد اپنے ذاتی مشاہدہ سے جو کچھ اس کی لمبائی چوڑائی معلوم ہوئی، وہ تحریر کریں گے۔

نمبر	نام سیاح	لمبائی	چوڑائی	کیفیت
۱	ناصر خسرو	ایک ہاتھ چار انگل	۱۸ انگل	
۲	ابن جبیر	ایک بالشت ایک بند انگشت	دو ثلث بالشت	
۳	ابن بطوطہ	ایک بالشت ایک بند انگشت	تین بالشت	
۴	برکھارٹ	۷ا انچ	۷ا انچ	حجر اسود کی شکل بیضوی لکھتا ہے
۵	برٹن	ایک بالشت تین انگل	--	یہ حجر اسود کا قطر تحریر کیا ہے
۶	مراۃ العرب مولفہ نادر علی	۱۶ انچ	۱۶ انچ	
۷	سیاحت حرمین مولفہ عبدالرحیم	۱۸ انچ	۷ا انچ	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے خیال میں حجر اسود تقریباً مدور ہے اور میرے حساب سے اس کی لمبائی ایک بالشت چار انگل اور چوڑائی ایک بالشت تین انگل ہے۔ اس طرح حجر اسود کا قطر کم وبیش ایک فٹ ہے جس کے اطراف بیضوی شکل کا نقرئی حلقہ چار انچ چوڑا پہلو دار نصب ہے۔

حجر اسود کا پچھلا حصہ جو دیوار میں ہے اور اس جس کی لمبائی ازرقی نے دو ہاتھ بیان کی ہے وہ مطلق نظر نہیں آتا۔ حجر اسود کعبے کی دیوار میں اس طرح نصب ہے کہ اس کی بیرونی شکل ایک بڑے پیالے کی سی معلوم ہوتی ہے جس کا جوف یا گہرائی کوئی ایک بالشت ہے۔ اس کی یہ شکل نقرئی حلقے کی وجہ سے ہوگئی ہے جو دیوار کے باہر حجر اسود کے گرداگرد ہے۔ عمامہ باندھا ہوا شخص بھی بلا تکلیف عمامے کو سر کائے بغیر حلقے کے جوف میں پورا چہرہ داخل کر کے حجر اسود کو چوم سکتا ہے۔ حجر اسود کی سطح صاف اور چکنی ہے۔ اس کا وہ حصہ جو چاندی کے حلقے کے نیچے ہے اور جس تک لب نہیں پہنچ سکتے وہ بیچ کے حصے کے مقابلے میں کسی قدر اونچا ہے اور بیچ کا حصہ مسلسل چھونے اور چومنے سے گھس کر کچھ نیچا ہو گیا ہے۔ یہ کیفیت حجر اسود پر ہاتھ پھیرنے سے محسوس ہوتی ہے۔

حجر اسود پر مختلف عضلات یا گانٹھیں ہیں اور بیچ میں ایک جوف ہے جس کی وجہ سے بعض لوگوں نے اس کی سطح کو ناہموار کہا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کی سطح کی مثال انسان کی ایسی ہتھیلی سے دی جا سکتی ہے جس پر آبلے ہوں یا ایسے پاپڑ سے اس کو مشابہ کہا جاسکتا ہے جس پر تلنے میں پھپھولے آجاتے ہیں۔ حجر اسود کی ان گانٹھوں یا آبلوں کی تعداد پندرہ ہے جو صاف نظر آتے ہیں اور چھونے میں اچھی طرح محسوس ہوتے ہیں۔ بڑی سے بڑی گانٹھ کوئی چھ انگل لمبی، ڈھائی انگل چوڑی اور کوئی ایک انگل موٹی ہوگی۔ یہ گانٹھ حجر اسود کے مقابل کھڑے ہونے والے کے بائیں جانب ہے۔ یہ ٹوٹی ہوئی ہے اور اس کا جوڑ بال کی طرح نظر آتا ہے۔ اوسط درجے کی پانچ گانٹھیں جو کوئی تین تین انگل لمبی چوڑی ہوں گی سیدھی جانب ہیں۔ اسی قدر بڑی دو گانٹھیں اوپر کے طرف ہیں اور مختلف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکل کی انگلی کی پوری برابر چھوٹی چھوٹی سات گانٹھیں نیچے کے رخ ہیں۔ بعض لوگوں نے ان گانٹھوں کو حجر اسود کے ٹکڑے تصور کیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ ٹکڑے علیحدہ ہیں جن کی تعداد ۱۴ ہے اور سوائے تین چار ٹکڑوں کے سب ٹکڑے نظر بھی نہیں آتے۔ ٹکڑوں کی تفصیل ہم نے علیحدہ لکھی ہے۔

۵۔ حجر اسود کے ٹکڑے

عبداللہ بن زبیر کے زمانے میں ۳ ربیع الاول ۶۴ھ کو کعبے کی آتش زدگی کے وقت حجر اسود جل کر تین ٹکڑے ہو گیا تھا۔ ان میں سے ایک ٹکڑا آگ کے بہت دن بعد تک بنی شیبہ[1] کے پاس رہا۔ یہ ٹکڑا اوپر کی طرف کا تھا۔ ابن زبیر نے بجز اس ٹکڑے کے باقی ٹکڑوں کو جوڑ کر چاندی کے حلقے میں نصب کرا دیا تھا۔ اس واقعہ کی تفصیل "حلقہ نقرئی" کے زیر عنوان لکھی گئی ہے۔ (ازرقی و جامع اللطیف)

۳۱۷ھ میں قرامطہ حجر اسود کو اکھاڑ کر اپنے دارالسلطنت ہجر کو لے گئے تھے۔ اس اکھاڑنے سے بھی غالباً اس کو کچھ صدمہ پہنچا تھا جیسا کہ قطب الدین مکی کہتے ہیں کہ جب حجر اسود واپس آیا تو اس کی یہ حالت تھی کہ اکھاڑنے میں جو درزیں اس میں پڑ گئی تھیں، ان کو سنبھالنے کے لئے طول و عرض میں چاندی کی کیلیں جڑی ہوئی تھیں۔ (الاعلام صفحہ ۷۷)

۳۶۳ ہجری میں ایک آدمی نے حجر اسود کو کدال ماری تھی جس سے بظاہر خفیف صدمہ پہنچا تھا۔

۴۱۴ ہجری میں ایک مصری نے اس پر لوہے کا لٹھ مارا تھا۔ اس سے بظاہر انسانی

---

[1] بنی شیبہ۔ اولاد شیبہ بن عثمان۔ کلید برداران کعبہ۔ آج تک کعبے کی کنجی انہیں کی اولاد میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناخون کے برابر اس کے تین ریزے ہو گئے تھے۔

۹۱۹ ہجری میں بھی کسی عجمی نے اس پر لوہے کا لٹھ مارا تھا۔ ان واقعات کی تفصیل علیحدہ لکھی گئی ہے۔

مذکورہ بالا موقعوں پر جو ضربات حجر اسود کو پہنچیں، ان سے گو بظاہر اس کے ٹکڑے علیحدہ علیحدہ نہیں ہوئے مگر یقیناً وہ کئی حصوں میں ٹوٹ گیا تھا جو نقرئی حلقے کی وجہ سے جدا نہ ہو سکے تھے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ۱۰۳۹ ہجری میں بزمانہ سلطان مراد خاں جب کثرتِ بارش سے کعبے کو نقصان پہنچا تھا اور حجر اسود کو دیوار سے نکال کر باہر رکھا گیا، جس کی تفصیل علیحدہ بیان کی گئی ہے) تو اس وقت یہ دیکھا گیا تھا کہ اس کے سامنے والے اور پیچھے کی طرف کے ۹ ٹکڑے ہیں جن میں زیادہ تر چھوٹے ہیں۔ قیاس یہ ہے کہ جو صدمات اس کو پہنچے ان سے اس کے دس ٹکڑے اور ہو گئے۔ اس طرح ان کی کل تعداد ۱۳ تھی۔ اس کے بعد ۱۳۵۱ھ میں جبکہ کسی افغان نے ہتھوڑی سے ایک ٹکڑا توڑا جو بعد میں جوڑ دیا گیا۔ اس سمیت اب اس کے ۱۴ ٹکڑے ہیں جو سب مسالے سے جڑ دیئے گئے ہیں۔

حجر اسود کا مدور حصہ جو رکن یمانی کی طرف ہے، اس پر چاندی کی وہ پتیاں جڑی ہوئی ہیں جو چوڑائی کو گھیرے ہوئے ہیں۔ نیز حجر اسود کے عرض میں بھی تین مستطیل پتیاں ہیں۔ ایک تو بائیں طرف دوسری حجر اسود کے پچھلے حصے میں۔ تیسری حجر اسود کے بیچ میں۔ (تاریخ کعبہ عربی حسین عبداللہ باسلامہ صفحہ ۱۰۹)

سامنے کے چار پانچ ٹکڑوں کے جوڑ نظر آئے اور چاندی کی صرف ایک پتی جو ایک انگل کے برابر دکھائی دی۔ باقی پتیاں چھپی ہوئی ہیں۔ شکستہ ٹکڑوں کے بیچ میں سفیدہ، گوند، اور دوسرا مسالا بھر دیا گیا ہے جس سے درزیں بند ہو گئی ہیں اور شکستگی کا عیب چھپ گیا ہے۔ بروزہ وغیرہ ملا کر وارنش کر دی ہے جس سے حجر اسود پر چمک آ گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦۔ حجر اسود کی زمین سے بلندی

ارزقی تاریخ مکہ میں لکھتا ہے کہ حجر اسود اور زمین کے درمیان سوا دو ہاتھ کا فاصلہ ہے (ارزقی مطبوعہ جرمنی صفحہ ۲۴۶)

یہ پیائش تیسری صدی ہجری کے وسط کی ہے جس کے بعد کم سے کم دو مرتبہ حجر اسود کی تنصیب کی اور ایک مرتبہ کعبہ کی تعمیر کی ضرورت لاحق ہوئی تھی۔ ناصر خسرو نے اوائل پانچویں صدی میں حجر اسود کو زمین سے بلند قامت آدمی کے سینہ تک پایا تھا۔ چھٹی صدی میں ابن جبیر نے اس کی بلندی چھ بالشت تحریر کی ہے۔ اسی طرح بعض دوسرے سیاحوں نے کم وبیش اختلاف کے ساتھ اس کی پیائش درج کی ہے جو زیادہ تر قیاس پر مبنی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ اختلاف مختلف طور پر ناپنے سے پیدا ہوا ہو۔ کسی نے زمین سے چاندی کے حلقے کے کنارے تک ناپا، کسی نے حلقے کے مرکز تک ناپا۔ اختلاف پیائش کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حجر اسود کی تنصیب جو باوقاتِ مختلف ہوئی اس سے سابقہ بلندی کی کامل صحت کئے بغیر ہر دفعہ کچھ انچوں کی کمی وبیشی اس کے نصب میں ہو گئی۔ بہر حال اس بارے میں تمام سیاحوں کے بیانات کا خلاصہ ہے کہ اس قدر بلند ہے کہ پورے قد کے آدمی کا سینہ اس تک پہنچ سکتا ہے اور یہ کوئی ڈیڑھ گز ہوتی ہے۔ میری پیائش کے اعتبار سے حجر اسود کی بلندی تقریباً پانچ فٹ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ حجر اسود کا حلقہ

الف۔ عبداللہ بن زبیر کا نقرئی حلقہ

عبداللہ بن زبیر پہلے شخص تھے جن کے عہد میں اس گرد چاندی کا حلقہ نصب کروایا گیا تھا۔ ان کے عہد خلافت میں بتاریخ ۳ ربیع الاول ۶۴ھ کعبے میں آگ لگ گئی تھی۔ اس آگ سے حجر اسود کو بھی نقصان پہنچا تھا۔ اس کا رنگ سیاہ ہو گیا تھا جس کو سنبھالنے کے لئے ابن زبیر نے چاندی کا حلقہ لگایا اور کعبہ میں اس کو نصب کیا۔ (اخبار مکہ مولفہ ازرقی مطبوعہ جرمنی)

ب۔ ہارون الرشید کے زمانہ میں حلقے کی ترمیم

ابن زبیر کے بعد لاکھوں آدمیوں کے چھونے اور چومنے سے گھس گھسا کر بہت پتلی پڑ گئی اور حجر اسود کے گرد کمزور پترا رہ گیا تو ہارون الرشید[1] نے ۱۸۹ھ میں اس حلقے کی مرمت کا حکم دیا۔ چنانچہ حلقہ تیار کیا گیا اور ہیرے کی کنی سے حجر اسود کے اوپر نیچے سوراخ کر کے اس میں چاندی بٹھا دی گئی۔ یہ کام ابن الطحان اور مولیٰ ابن الشعل کاریگروں نے کیا تھا اور یہ حلقہ ازرقی کے زمانہ یعنی ۲۴۴ ہجری تک موجود تھا، جس کی کیفیت اس نے یہ لکھی ہے کہ حجر اسود کے گرد چاندی کا حلقہ ہے جو دیوار میں پیوست ہے اور حجر اسود کا اوپر کا رخ دیوار کے اندر کوئی ڈھائی انگل دبا ہوا ہے۔

(ازرقی عربی مطبوعہ جرمنی صفحہ ۲۴۶)

---

[1] ہارون الرشید خلیفہ بغداد کا زمانہ سلطنت ۱۷۰ ہجری سے ۱۹۴ ہجری تک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج۔ سلطان محمد رشاد خاں کا حلقہ

۱۳۳۱ ہجری میں سلطان محمد رشاد خاں بن سلطان عبدالمجید خاں کے زمانے میں حجر اسود کے حلقے کی چاندی پھر بدلی گئی۔ کوئی خاص وجہ بھی اس تبدیلی کی بظاہر معلوم نہیں ہوتی۔ بجز اس کے کہ سابقہ حلقہ فرسودہ ہو گیا ہو۔ اس وقت یہی حلقہ لگا ہوا ہے۔ مجھ کو پہلی مرتبہ ۱۳۴۵ھ میں اور دوسری مرتبہ ۱۳۵۶ھ میں حج کے موقع پر اس کی زیارت کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ اس کی چاندی کے وزن کے متعلق تواریخ ساکت ہیں۔ محافظانِ کعبہ سے میں نے دریافت کیا تو کسی نے پندرہ بیس سیر اور کسی نے من بھر بتایا۔ یہ حلقہ پہلودار نہایت خوشنما بنا ہوا ہے۔ اس کا کام بہت صاف ہے اور اس پر صیقل بھی اعلیٰ درجہ کی ہے جو بے شمار حاجیوں کے چھونے سے اور بھی چمک گئی ہے۔ اس حلقے کی بیرونی موٹائی تقریباً چار انچ ہے یعنی اس کو اگر کسی طرف سے پکڑیں تو پوری مٹھی میں اس کا ایک طرف کا کنارہ آتا ہے۔ اس کے بیرونی جانب ایک ایک انگل اونچے نیچے مختلف کھب ہیں۔ اس پر میں نے کوئی کتبہ نہیں دیکھا۔ یہ حلقہ تقریباً آٹھ نو انچ دیوار کے اندر پیوست ہے۔ (تاریخ کعبہ مولفہ حسین عبداللہ باسلامہ صفحہ ۲۰۹ و مشاہدہ خاکسار شبیر)

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

حجر اسود کے واقعات و حادثات

(۱) کعبۂ آدم و حجر اسود

اسلامی روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حجر اسود حضرت آدم کے ساتھ زمین پر اتارا گیا تھا۔ مولف تذکرۃ الکرام نے ایک روایت اور بھی تحریر کی ہے اور اس کو مستند قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہ بہشت میں ایک فرشتہ حضرت آدم کا محافظ تھا۔ جب آدم گناہ میں مبتلا ہوئے تو اس فرشتہ پر بھی عتاب ہوا اور وہ پتھر ہو گیا اور آدم کے ساتھ بہشت سے نکالا گیا۔ محدثین و محققین ان روایتوں کو ضعیف سمجھتے ہیں۔

اسلامی روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلا کعبہ آدم و اولاد آدم نے تعمیر کیا تھا۔ یہ کوئی حیرت کی بات بھی نہیں ہے۔ توریت میں حضرت آدم کے فرزند ہابیل کے مذبح بنانے کا ذکر موجود ہے اور چونکہ توریت و دیگر صحائف انبیاء میں مذبح (قربان گاہیں) عبادت گاہوں کے قائم مقام نظر آتے ہیں، اس اعتبار سے ممکن ہے کہ آدم و فرزندانِ آدم نے خدا کی عبادت کے لئے مکے میں کوئی عبادت خانہ یا مذبح تعمیر کیا ہو لیکن اس بات کا پتہ چلنا کہ اس وقت کعبہ میں حجر اسود نصب کیا گیا تھا یا نہیں، دشوار ہے۔ تاہم اس روایت سے کہ طوفانِ نوح کے وقت سے حجر اسود کوہ ابوقبیس[1] میں محفوظ تھا

---

[1] ابوقبیس بیت اللہ سے متصل جانب جنوب ایک پہاڑ ہے، یہاں ایک مسجد بنی ہوئی ہے جو مسجد بلال کے نام سے موسوم ہے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ معجزہ شق القمر اسی پہاڑ پر ہوا تھا۔ ابوقبیس پر آج کل نیچے سے اوپر تک مکان بنے ہوئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب ابراہیم نے کعبہ بنایا تو جبرئیل نے یہ پتھر آپ کر لا کر دیا۔ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ آدم یا فرزندانِ آدم کے تعمیر کردہ کعبے میں بھی شاید حجر اسود نصب کیا گیا ہو اور طوفانِ نوح کے وقت مجاورانِ کعبہ نے اس کو غیر معمولی پتھر یا کوئی بیش بہا چیز خیال کر کے کوہِ ابوقبیس پر طوفان کی دسترس سے دور سمجھ کر محفوظ کر دیا ہو۔

(۲) کعبۂ ابراہیم و حجر اسود

حجر اسود کی مستند تاریخ زمانہ ابراہیم سے شروع ہوتی ہے جس کا ثبوت اسلامی کتب سے ملتا ہے۔ مختلف روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ابراہیم و اسماعیل نے کعبہ تعمیر کر لیا تو ابراہیم نے اپنے فرزند سے کہا کہ کوئی خوشنما پتھر ایسا لا دو جو طواف شروع کرنے کی جگہ بطور علامت لگا دیا جائے۔ اسماعیل ادھر ادھر تلاش کر رہے تھے کہ جبرئیل حجر اسود لائے۔ غرضیکہ یہ پتھر ابراہیم نے کعبہ کی جنوبی دیوار کے بیرونی جانب کونے پر نصب کر دیا تاکہ طوافِ کعبہ یہیں سے شروع کر کے یہیں ختم کیا جائے۔ (تاریخ ارزقی وغیرہ)

(۳) قبیلہ جرہم و عمالقہ وغیرہ کی تعمیر کعبہ و حجر اسود

ابراہیم کی تعمیر کے بعد اگرچہ کئی مرتبہ اور کعبے کی تعمیر کی ضرورت ہوئی اور جرہم و عمالقہ وغیرہ قبائل مکہ نے اس کو تعمیر کیا مگر حجر اسود کے متعلق صرف اس واقعہ کا پتہ چلتا ہے کہ ابراہیمؑ کے بعد اسماعیلؑ مکہ کے متولی ہوئے۔ ان کے بعد ثابت بن اسماعیل کو تولیت ملی پھر ان کے نانا مضاض جرہمی متولی ہوئے اور کچھ عرصہ تک قبیلہ جرہم میں تولیت چلتی رہی۔ جب بنو بکر نے جو اولاد اسماعیل میں سے تھے جرہم کو مکے سے نکال دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو جرہم کے رئیس عمرو بن حارث نے اس خیال سے کہ کعبے کی بیش قیمت اشیاء دشمنوں کے ہاتھ نہ پڑیں اور جب کبھی کعبے پر دوبارہ ان کا قبضہ ہو جائے تو ان کی چیزیں انہیں کو مل جائیں، حجر اسود کو کعبے سے اکھاڑ کر اور بہت سے ہتھیار جو مختلف لوگوں نے کعبے پر چڑھائے تھے اور شاہانِ فارس کا چڑھایا ہوا آہوئے طلائی، یہ سب چیزیں چاہِ زمزم میں چھپا دیں اور مٹی وغیرہ ڈال کر زمزم کو زمین کے برابر کر دیا۔ اس کے بعد اگرچہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ چاہِ زمزم آنحضرت ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے کھود کر برآمد کیا تھا مگر یہ پتہ نہیں لگتا کہ زمزم کا دفن شدہ سامان جس میں حجر اسود بھی تھا، ان کے ہاتھ آیا یا نہیں۔ بہرحال جب قریش نے کعبہ تعمیر کیا تو اس وقت حجر اسود اس میں موجود تھا لیکن یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ زمزم سے اس کو کس نے نکالا تھا، کب نکالا تھا اور قبل تعمیر قریش اس کو کعبے میں کس نے نصب کیا تھا۔

(۴) قریش کی تعمیر کعبہ و حجر اسود

پھر جب حضرت سرور کائنات ﷺ نے ظہور فرمایا اور جس وقت باختلاف روایات آپ کا سن ۳۵ سال کا تھا کہ تعمیر کعبہ کی پھر ضرورت ہوئی جس کا سبب یہ تھا کہ ایک عورت کعبہ و غلاف کو عود کا دھواں دے رہی تھی۔ عود سوز سے چنگاری اڑ کر غلاف کو آگ لگ گئی۔ اس وقت اوپر تلے بہت سے غلاف چڑھے ہوئے تھے۔ کعبے کی اکثر لکڑیاں جل گئیں۔ دیواریں جل کر شق ہو گئیں اور حجر اسود بھی جل گیا۔ اس کے کچھ دن بعد سیلاب آیا اور پہاڑی نالے جن کو سیل عوارم کہتے ہیں چڑھ گئے اور ایک نالا بڑے زور سے بیت اللہ میں داخل ہوا جس سے کعبہ کی دیواریں گرنے کے قریب ہو گئیں۔ قریش نے تعمیر شروع کی۔ سب لوگ پتھر ڈھوتے تھے اور رسولِ خدا بھی پتھر اٹھانے میں شریک تھے۔ جب کعبہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوار میں حجر اسود نصب کرنے کا وقت آیا تو ہر قبیلہ یہی چاہتا تھا کہ حجر اسود کو اٹھانے اور نصب کرنے کا اسی کو شرف حاصل ہو۔ اس پر تکرار ہوئی اور قریب تھا کہ نوبت قتل و قتال کی پہنچے، آخر ابوامیہ مخزومی کے سمجھانے سے سب لوگ اس بات پر رضامند ہو گئے کہ بیت اللہ کے باب الصفاء سے علی الصباح سب سے پہلے جو شخص خود بخود حرم میں داخل ہو، اس کو پنچ مقرر کیا جائے اور وہ جو فیصلہ کر دے اس پر عمل کیا جائے۔ حسن اتفاق سے پہلا شخص جو باب الصفاء میں داخل ہوا، وہ آنحضرت ﷺ تھے اور اگرچہ سن مبارک اس وقت کم تھا مگر آپ کے صفاتِ حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کے باعث سب لوگ آپ کی بڑی عزت کرتے تھے اور آپ کو امین[1] کہتے تھے۔ غرض کہ آپ کو دیکھتے ہی سب "امین امین" کہہ کر چلا اٹھے اور آپ سے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے ردائے مبارک زمین پر بچھائی اور حجر اسود اپنے ہاتھ سے اٹھا کر اس میں رکھ دیا اور سب قبیلوں کے سرداروں سے فرمایا کہ سب مل کر اس کو پکڑ کے وہاں تک لے چلو جہاں حجر اسود نصب کرنا ہے۔ سب نے اس طرح اس کو اٹھایا اور جہاں اسے لگانا تھا، وہاں تک لے گئے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ نے دست مبارک سے حجر اسود اٹھا کر اس کی جگہ رکھ دیا اور اس طرح فتنہ نشست و نزاع برخاست۔ اس واقعہ کو ہبیرہ بن وہب مخزومی شاعر نے ایک عربی قصیدے میں نظم کیا ہے جو ذیل میں مع ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

فشاجرت الاحیا فی فضل خطتہ

جرت طیرھو بالنحس من بعد اسعد

---

[1] آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں امانت کی صفت عرب میں مفقود تھی۔ اہل مکہ تجارت کے لئے جنگ کے واسطے گھر سے باہر جایا کرتے تھے۔ ان کو ضرورت ہوا کرتی تھی کہ اپنا زر زیور کسی ایسے شخص کے پاس رکھ جائیں جو واپسی میں ان کو پہنچا دے اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے ورثاء کو دے دے۔ چونکہ آنحضرت ﷺ انتہا درجے کے امانت دار تھے اس لئے لوگ اپنا مال و متاع انہیں کے پاس رکھوایا کرتے تھے اور ان کا لقب امین مشہور ہو گیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبائل نے حجر اسود کے رکھنے کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے جھگڑا کیا اور سعادت کے بعد نحوست کے آثار ان پر ظاہر ہوئے۔

تلا اقو بهـا بـالبغض بعد مودة

واوقـد نـارا بينهـم شـر موقـد

دوستی کے بعد انہوں نے عداوت کے ساتھ ملاقات کی اور ان کے درمیان فساد کی آگ بری طرح بھڑکی۔

فـلـمـا راينـا الامـر قـد جـد جـدة

ولـم يبـق شيـي غيـر سل المهتـد

جب ہم نے دیکھا کہ لڑائی جھگڑا حد سے گزر گیا اور تلوار کھینچنے کے سوا اب کچھ باقی نہ رہا (تو)

رضيـا و قـلـنـا العدل اول طـالـع

يـجـى مـن الـبـطـحـاءِ من غير موعه

ہم اس بات پر راضی ہو گئے کہ جو شخص بطحا کی جانب سے یہاں اول داخل ہو اس کو حکم قرار دیا جائے۔

فـفـا جـاء نـاهـذ الامـين مـحـمـدٌ

فـقـلـنـا رضـيـنـا بـالامـين مـحـمـدً

پس یکا یک امین محمد ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہم نے کہا ہم محمد امین ﷺ کے فیصلہ پر راضی ہیں۔

بـخـيـر قـريـش كلهـا امـس سيـحـة

وفـي اليـوم و مهـا يحدث الله في غد

~~یہ تمام قریش سے جو گزرے~~ ہیں، جو موجود ہیں اور جو آنے والے ہیں، بلحاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصلت بہتر ہیں۔

فجاء بامر لم یسر الناس مثله

اعم و ارضی فی العواقب و البد

انہوں نے از راہِ دور اندیشی و دانائی ایسی بات کہی جس کی مثل لوگوں نے آج تک نہیں سنی تھی۔

اخذنا با اطراف الرداء و کلنا

له حصه من رفعها قبضه الید

ہم نے چادر کے کونوں کو پکڑا اور سب نے اس کو اٹھانے میں حصہ لیا۔

فقال ارفعوا حتی ما علت به

آلفهم وافی به خیر مسند

پس آپ نے فرمایا کہ اٹھاؤ جب ہم نے اٹھایا تو اس کو بہترین و مستند شخص نے اپنے ہاتھوں پر لے لیا۔

و کل رضینا فعله و فیعه

فاعظم به من رای هاد و مهتد

ہم سب ان کے کام اور ان کے فیصلہ سے راضی ہو گئے، بہت بہتر ہے ان کی رائے کہ ہدایت پائی ہوئی ہے اور ہدایت دینے والی ہے۔

وتلک ید منه علینا عظیمة

بروح بها هذا الزمان و یغتدی

ان کا یہ کام ہم پر بہت بڑا احسان ہے جو اب ہے اور آئندہ رہے گا۔

(الاعلام مطبوعہ مصر صفحہ ۲۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) عبداللہ بن زبیر کی تعمیر کعبہ و حجر اسود

۶۴ھ میں جب یزید کی بیعت سے عبداللہ بن زبیر[1] نے انکار کیا اور مکے میں پناہ گزین ہو گئے تو یزید نے حصین بن نمیر کو ایک بڑی فوج کے ساتھ ان کو مطیع کرنے کے لئے مکے بھیجا۔ عبداللہ بن زبیر کے ساتھی کعبے کے گرد خیموں میں پڑے ہوئے تھے اور یزید کی فوج کوہِ ابوقبیس پر تھی۔ وہاں سے منجنیق کے ذریعہ سے پتھر اور رال کی ہانڈیاں پھینکی گئیں جن سے غلافِ کعبہ میں آگ لگ گئی اور کعبہ جل گیا۔ اس کی دیواروں میں لکڑی لگی ہوئی تھی جس کی وجہ سے دیواریں جل کر راکھ ہو گئیں۔ ہلانے سے ہلتی تھیں۔ یہ واقعہ ۳ ربیع الاول ۶۴ ہجری کا ہے۔ اس کے دس گیارہ دن بعد جب یزید کے مرنے کی خبر حصین بن نمیر کو پہنچی تو وہ پریشان ہو کر یہاں سے بھاگ گیا۔ اس آتشزدگی سے حجر اسود کو بھی نقصان پہنچا، وہ سیاہ پڑ گیا اور جل کر تین ٹکڑے ہو گئے۔ ابن زبیر نے از سر نو کعبہ تعمیر کرایا اور حجر اسود دیوارِ کعبہ میں نصب کر کے اس کے گرد چاندی کا حلقہ جڑ دیا۔ اس وقت تنصیب حجر اسود کی نسبت ارزقی نے روایت تحریر کی ہے۔ جب حجر اسود دیوار میں لگانے کا وقت آیا تو عبداللہ نے اپنے لڑکے اور جبیر ابن شیبہ[2] کو سمجھا دیا کہ جب میں نماز پڑھانے

---

[1] ان کا نام عبداللہ اور کنیت ابوبکر ہے۔ ان کے والد زبیر آنحضرت ﷺ کے پھوپی زاد بھائی تھے۔ ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر اور خالہ حضرت عائشہ تھیں۔ اہل حجاز و یمن و عراق وغیرہ نے ان کو خلیفہ تسلیم کر لیا تھا۔ ۷۳ ہجری میں عبدالملک بن مروان خلیفہ خاندانِ بنی امیہ نے جس سے اہل شام خلافت پر بیعت کر چکے تھے، ابن زبیر کو مطیع کرنے کے لئے حجاج بن یوسف کی ماتحتی میں ایک بڑی فوج دمشق سے بھیجی جس نے کعبہ کا محاصرہ کیا۔ آخر ایک بڑی لڑائی کے بعد عبداللہ بن زبیر ستر برس کی عمر میں نو برس کی پُر آشوب خلافت کے بعد میدانِ جنگ میں مارے گئے۔

[2] آنحضرت نے بعد فتح مکہ کعبے کی کنجی عثمان بن طلحہ کے سپرد فرمائی تھی۔ ان کے پوتے جبیر ابن شیبہ تھے۔ کعبہ کی کنجی ابھی تک انہی کی اولاد میں چلی آرہی ہے۔ یہ لوگ بنی شیبہ کہلاتے ہیں۔ بعض لوگ مختصراً ان کو شیبی بھی کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑا ہوں گا تو لمبی لمبی سورتیں نماز میں پڑھوں گا اور تم حجر اسود کو جو کعبے کے قریب دارالندوہ میں (صندوق کے اندر) رکھا ہوا ہے، ایک کپڑے میں لپیٹ کر لے آنا اور جو جگہ اس کے کھڑا کرنے کی ہے جب وہاں اس کو کھڑا کر چکو تو بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا۔ میں نماز ختم کر دوں گا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ایک روایت یہ ہے کہ مذکورہ بالا حضرات حجر اسود کو لائے اور خود ابن زبیر نے نصب کیا۔ غرضکہ اس طرح خفیہ طور سے حجر اسود کو نصب کر دینے سے لوگوں میں چہ میگوئیاں ہوئیں اور قریش کے بعض لوگ ابن زبیر سے ناراض بھی ہو گئے کہ یہ کام ان کو اس طرح خاموشی کے ساتھ نہ کرنا چاہئے تھا مگر اس پُر آشوب زمانے میں جبکہ مکہ میں مختلف گروہ موجود تھے، حجر اسود کو چپ چاپ نصب کر دینا ہی مناسب تھا۔

(۶) عبدالملک کا حسد اور حجر اسود کا جواب

تاریخ خلفائے عرب و اسلام میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن زبیر بڑے حصہ مملکت میں خلیفہ وقت شمار کئے جاتے تھے اور انہوں نے اپنا دارالخلافت مکہ معظمہ کو قرار دیا تھا جہاں اہل اسلام حج کے لئے جایا کرتے تھے۔ اس کا حسد عبدالملک بن مروان کو ہوا (یہ خاندانِ بنی امیہ کا پانچواں خلیفہ تھا جو ۶۶ ہجری سے ۸۷ ہجری تک شام میں حکمران رہا) اس نے اپنے ملک میں بھی ایسی جگہ بنانی چاہی جس کی وجہ سے مسلمانوں کا اجتماع سالانہ شام میں بھی ہوا کرے۔ اس غرض کی تکمیل کے لئے اس نے بیت المقدس کو تجویز کیا جس کو مسلمان پہلے سے بھی مقدس سمجھتے تھے۔ پس اس نے اس متبرک جگہ کو وسعت دی اور دو سیڑھیاں جن پر حضرت عمر نے نماز پڑھی تھی داخل عمارت کر کے مسجد[1] بنائی اور وہ پتھر جو

---

1. یہ مسجد اور قبۃ الصخرہ کی عالیشان عمارت کوئی پانچ سال میں تیار ہوئی تھی۔ یہ عمارت ہشت پہلو تھی جس کا ہر پہلو ۶۸ فٹ ہے۔ ۱۱۸۹ء میں سلطان صلاح الدین نے اس کی تجدید کرائی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنگ یعقوب[1] کہلاتا تھا جس پر حضرت یعقوب کو خواب دکھائی دیا تھا، بجائے حجر اسود کے اس مسجد میں قائم کیا تاکہ لوگ اس کو بوسہ دیں۔

مذکورہ بالا واقعہ کی نسبت بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بنی امیہ کے دشمنوں نے عبدالملک پر یہ تہمت باندھی ہے۔ چنانچہ محمد بتونی مرتب کنندہ سفر نامہ عباس حلمی پاشا خدیو مصر کی بھی یہی رائے ہے اور فرماتے ہیں:

"ان بادشاہوں کی پختگی ایمان کے لحاظ سے ایسا خیال نہیں کیا جا سکتا۔"

میں عرض کرتا ہوں کہ مسجد الحرام میں کشت وخون کرنا، حجاج بن یوسف جیسے ظالم کو مکہ پر مسلط کرنا، عبداللہ ابن زبیر کے تعمیر کردہ کعبے کو محض نفسانیت کی بنا پر ڈھا کر از سر نو کعبہ تیار کرانا، حضرت ابوبکر کے نواسے، حضرت عائشہ کے بھانجے اور رسول اللہ کے

---

[1] بیت المقدس کی تاریخوں میں سنگ یعقوب کا کوئی پتہ ہم کو نہ ملا۔ سیاحان حال دو پتھروں کا ذکر کرتے ہیں۔ ایک تو قبہ صخرہ کا عجیب پتھر جو ۶۰ فٹ لمبا ۴۵ فٹ چوڑا اور ۳ فٹ ۱۹ انچ موٹا ہے۔ اس کا صرف ایک طرف کا حصہ ایک دیوار میں دبا ہوا معلوم ہوتا ہے، باقی معلق ہے۔ عوام اس کو تخت رب العالمین کہتے ہیں۔ اس کی تعریف میں صخرۃ القدوس من صخور الجنہ وارد ہے۔ (یعنی قدس کا پتھر جنت کے پتھروں میں سے ہے) دوسرا وہ پتھر ہے جو قبۃ الصخرہ کے اندر باب الجنت کے پاس زمین میں نصب ہے، اس کی لمبائی چوڑائی نصف مربع گز ہے اس میں کوئی پچیس کیلیں لگی ہوئی تھیں جو غائب ہو کر اب صرف تین رہ گئی ہیں۔ عوام کہتے ہیں کہ جب یہ کیلیں بھی معدوم ہو جائیں گی تو قیامت آ جائے گی۔

اب رہا سنگ یعقوب اس کی کیفیت ہم توریت مقدس سے یہاں نقل کرتے ہیں۔

"یعقوب بیر سبع سے نکل کر حاران کی طرف گیا اور جب رات ہوگئی تو ایک جگہ پتھر کا تکیہ کر کے سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ ایک سیڑھی زمین پر دھری ہے اور اس کا سرا آسمان پر پہنچا ہے اور خدا کے فرشتے اس پر سے چڑھتے اترتے ہیں اور خدا اس کے اوپر کھڑا ہے اور اس نے کہا میں خداوند تیرے باپ ابراہیم کا خدا اسحاق کا خدا ہوں۔ میں یہ زمین جس پر تو لیٹا ہے تجھے اور تیری نسل کو دوں گا اور تیری نسل ایسی ہوگی جیسی زمین کی گرد اور زمین کے تمام گھرانے تجھ سے برکت پائیں گے اور ہر جگہ جہاں تو جائے گا تیری نگہبانی کروں گا۔ تب یعقوب نیند سے چونکا اور کہا یقیناً خداوند اس جگہ ہے اور یعقوب صبح سویرے اٹھا اور اس پتھر کو جسے اس نے اپنا تکیہ کیا تھا لے کے ستون کھڑا کیا اور اس کے سر پر تیل ڈالا اور اس مقام کا نام بیت ایل (بیت اللہ) رکھا۔ (توریت کتاب پیدائش باب ۲۸ آیت ۱۷ تا ۱۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھوپی زاد بھائی کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کو حریم کعبہ میں قتل کرا کے ان کی لاش کو مہینہ بھر تک سولی پر لٹکائے رکھنا اگر پختگی ایمان کی دلیل ہے تو عبدالملک سے بڑھ کر زیادہ پختہ ایمان یزید کے سوا شاید کسی اور کا نہ نکلے کیونکہ عبدالملک نے اگر ابوبکرؓ کے نواسے کو قتل کرایا تو یزید نے رسول اللہ کے نواسے کو شہید کر دیا۔ اگر عبدالملک نے حرم کعبہ کی بے حرمتی کی تو یزید نے حرمِ نبوی میں گھوڑے بندھوا دیئے۔

اگر حقیقت ایمان در جہاں ایں است
ہزار خندۂ کفر است بر مسلمانی

(۷) امامت کے متعلق حجرا سود کی گواہی

تاریخ روضۃ الصفا و شواہد النبوۃ وغیرہ میں لکھا ہے کہ بعد واقعہ کربلا ایک دن محمد[1] بن حنفیہ ابن علی ابن ابی طالب اور امام زین العابدین[2] علیہ السلام میں امامت کے متعلق کچھ گفتگو ہو رہی تھی۔ محمد بن حنفیہ نے کہا کہ میں حضرت علی کا صلبی فرزند، رشتے میں آپ کا چچا اور عمر میں آپ سے بڑا ہوں۔ امامت کا میں زیادہ مستحق ہوں۔ رسول خداؐ کے ہتھیار اور حضرت علیؓ کے تبرکات آپ میرے سپرد فرما دیجئے۔ امام زین العابدین نے فرمایا کہ چچا جان جس چیز کا آپ کو حق نہیں ہے، اس کا دعویٰ نہ فرمایئے۔ محمد بن حنفیہ اپنی بات پر اصرار کر رہے تھے آخر جناب امام زین العابدین نے فرمایا۔ آیئے، حجرا سود جس

---

1. محمد بن حنفیہ اپنی والدہ حنیفہ کے نام سے منسوب ہیں جن سے بعد وفات جنابۂ فاطمہ زہرا حضرت علی نے عقد کیا تھا بعض لوگ محمد بن حنفیہ کی امامت کے بھی قائل ہیں جن کو قرامطہ کہتے ہیں۔ محمد بن حنفیہ کی وفات ۷۷ھ میں ہوئی۔

2. سلسلہ امامت کے لحاظ سے امام زین العابدین چوتھے امام ہیں۔ کربلا میں بسبب علالت شہید نہ کیے گئے۔ ان کی ولادت ۳۸ ہجری اور وفات ۹۵ ہجری کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حق میں گواہی دے، وہی امام برحق ہے۔ دونوں بزرگوار حجر اسود کے قریب گئے۔ اس وقت امام نے فرمایا کہ چچا جان آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اگر آپ امامِ وقت ہیں تو حجر اسود گواہی دے۔ جب محمد بن حنفیہ نے دعا کر کے حجر اسود سے سوال کیا تو کچھ جواب نہ ملا۔ اس کے بعد امام زین العابدین نے دعا مانگ کر حجر اسود کو خطاب فرمایا تو حجر اسود کو حرکت ہوئی اور ایسا معلوم ہوا کہ اپنی جگہ سے باہر آ جائے گا۔ اس کے بعد خدا کی قدرت سے گویا ہوا کہ امام حسین علیہ السلام کے بعد امامت علی بن حسین (زین العابدین) کو پہنچی ہے۔ محمد بن حنفیہ اس معجزے کو دیکھ کر امام زین العابدین کی امامت کے قائل ہو گئے۔

واقعہ مذکورہ بالا بظاہر کہانی معلوم ہوتی ہے مگر جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے گوش شنوا عنایت فرمایا ہے، ان کو شجر و حجر سے آوازیں سنائی دیتی ہیں۔

محرم نہیں ہے تو ہی نوا ہائے راز کا
ورنہ جو یاں حجاب ہے پردہ ہے ساز کا

مکہ معظمہ کے محلہ سوق الحجر میں وہ پتھر موجود ہے جو آنحضرت کو سلام علیک کیا کرتا تھا۔ اس واقعہ کو قریب الفہم بنا دینے کے لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے امامت کے متعلق محمد بن حنفیہ اور امام زین العابدین میں گفتگو ہوئی ہو۔ امام نے فرمایا ہو کہ اگر تمہارا دعویٰ سچ ہے تو آؤ حجر اسود کے قریب چل کر دعا کرو اور جس طرح کوئی ایماندار شخص اپنے دعوے کی کمزوری کی صورت میں قسم کھانے سے یا قرآن پر ہاتھ رکھنے سے انکار کر دیتا ہے، اسی طرح محمد بن حنفیہ حجر اسود کے قریب پہنچ کر اپنے دعوے سے دستبردار ہو گئے ہوں جس کا مفہوم یہ لیا جا سکتا ہے کہ حجر اسود نے محمد بن حنفیہ کے خلاف گواہی دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) قرامطہ کا حجر اسود کو لے جانا اور واپس کرنا

۳۱۷ ہجری میں قرامطہ[1] نے جو ایک ملحد فرقہ تھا، زور پکڑا اور اس کے سردار ابوطاہر سلیمان بن الحسن نے ایک لشکر جرار کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کی اور ۸ ذی الحجہ ۳۱۷ ہجری کو اپنے سواروں سمیت حرم میں داخل ہوا اور قتل قتال کیا۔ اہل شہر و مضافات کے تخمیناً تیس ہزار آدمی قتل کیے گئے۔ خاص بیت اللہ میں سات سو طواف کرنے والے حاجی مارے گئے۔ چاہِ زمزم لاشوں سے پٹ گیا۔ بہت سارے لوگ تسبیح و تہلیل کرتے ہوئے ہلاک ہوئے اور کعبہ کی حفاظت میں جان لڑا دی، ابوطاہر اس وقت کعبے کے سامنے کھڑا یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

---

[1] حمدان بن اشعث قرمطہ کے پیرو قرامطی کہلاتے ہیں جس کی جمع قرامطہ ہے۔ لفظ قرمط کے معنوں میں مورخین کو بڑا اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے قرمط ایک موضع کا نام ہے کوئی کہتا ہے قرمط کے معنی سرخ آنکھوں والا۔ کوئی کہتا ہے قریب قریب پاؤں ڈال کر چلنے والا وغیرہ۔ ۲۷۸ ہجری میں قرامطہ نے خروج کیا۔ اولاً یہ کوفہ کے پڑوس میں ظاہر ہوئے پھر ان کی تعلیم بحرین تک پہنچ گئی۔ ان کے عقائد کفر و الحاد کی حد تک ان کو پہنچاتے تھے۔ بہت سے صحرائی جاہل ان کے زمرے میں داخل ہو گئے اور تھوڑے ہی عرصہ میں یہ ایک لاکھ سے زیادہ کا لشکر میدان میں لانے کے قابل ہو گئے۔ انہوں نے اپنے مشہور سرغنہ ابوسعید الجنابی کے ماتحت اس قدر طاقت حاصل کر لی کہ ۲۸۷ ہجری میں انہوں نے خلیفہ بغداد معتضد باللہ کی فوج کو شکست دے کر خالد یہ فتح کر لیا۔ ۳۰۱ھ میں ابوسعید کے قتل ہونے پر اس کا بھائی ابوطاہر قرامطہ کا سرخیل بنا۔ اس نے بصرہ فتح کیا اور جہاں جہاں تک اس کی دسترس ہوئی، یہ آگ اور تلوار سے برباد کرتے چلے گئے یہاں تک کہ ۳۱۷ ہجری میں مکے پر حملہ کر کے حاجیوں کا قتل عام کیا۔ ان کی جفا شعاری کا پیالہ اب بھر چکا تھا۔ تمام اطراف عالم کے مسلمانوں نے ان دشمنانِ انسانیت کے قلع قمع کرنے کا ارادہ کیا اور ایک بے رحمانہ خونریز جنگ کے بعد جو پندرہ سال تک ہوتی رہی، اس فرقہ کا استیصال ہو گیا مگر ان کے عروج کے تباہ کن افسانے کبھی فراموش نہیں ہوئے۔ عرب و شام کا ایک بڑا حصہ ویران اور خلافت کا باز و مفلوج ہو گیا۔ اس فرقہ نابکار کے حالات تفصیل کے ساتھ میں نے لکھے ہیں جو انشاء اللہ کسی مضمون یا رسالہ کی صورت میں شائع کیے جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انا باللہ و باللہ انا

یخلق الخلق و افنیھم انا

یعنی ہم خدا کے ساتھ ہیں اور خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہ خلق کو پیدا کرتا ہے اور ہم فنا کرتے ہیں۔

قطب الدین مکی کہتے ہیں کہ قرامطہ بیت اللہ میں قتل و غارت کے وقت یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

فلو کان ھذا بیت للہ ربنا

لصب علینا النار من فوقنا صبا

لانا حججنا حجۃ جاھلیۃ

محللۃ لم یبق شرقا و لا غربا

وانا ترکنا بین زمزم و الصفا

جنایز لا تبغی سوی ربھا ربا

مطلب ان اشعار کا یہ ہے کہ اگر یہ خدا کا گھر ہوتا تو ہمارے سروں پر آگ برستی۔ ہم نے زمانہ جاہلیت کا سا حج کیا ہے یعنی حلال و حرام کی تمیز اٹھا دی اور مشرق و مغرب میں کسی کو باقی نہ رکھا۔ ہم نے زمزم و صفا کے درمیان ایسے لوگوں کی لاشیں چھوڑیں جو خدا کے سوا کسی کو نہیں پکار رہے تھے۔ (الاعلام صفحہ ٧٦)

صاحب "تاریخ مذہب اسلام" لکھتے ہیں کہ ابوطاہر کے ہاتھ میں شراب کا پیالہ تھا۔ وہ اس نے بیت اللہ میں پیا۔ حاجیوں کی لاشیں جو زمزم میں ڈالنے سے بچ گئی تھیں، وہ مسجد الحرام میں دفن کرا دیں۔ اس کے بعد ابوطاہر نے کعبہ کا دروازہ اکھاڑ ڈالا اور ایک شخص کو میزاب رحمت یعنی کعبے کا پرنالا اکھاڑنے کے لئے چڑھایا مگر کسی نے اس کو ایسا تیر مارا کہ وہ مر گیا۔ پھر ایک دوسرے کو چڑھایا، وہ بھی اوندھے منہ گرا۔ اس پر ابوطاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ارادہ سے باز آ گیا اور کہنے لگا کہ جانے دو، مہدی موعود آ کر اس کا انتظام کر لیں گے۔ ابو طاہر نے حاجیوں کا سامان، کعبے کا غلاف اور کعبے کا خزانہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ کا مال لوٹ کر اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا اور مقامِ ابراہیم وحجر اسود کو لے جانا چاہا۔ خدامِ کعبہ نے مقامِ ابراہیم کو کہیں گھاٹی میں چھپا دیا تھا، وہ نہ مل سکا مگر حجر اسود کو بتاریخ ۱۴ ذی الحجہ ۳۱۷ ہجری اتوار کے دن عصر کے وقت جعفر بن حلاج معمار نے ابو طاہر کے حکم سے اکھاڑا اور اس کی جگہ خالی رہ گئی۔ طواف کرنے والے وقت طواف اس کی جگہ اپنا ہاتھ رکھ کر ہاتھ کو بوسہ دیتے تھے اور یہ حالت بائیس سال تک یعنی حجر اسود کی واپسی تک قائم رہی۔

ابو طاہر گیارہ روز مکے میں رہا۔ اس سال بہت کم حاجی عرفات گئے بلکہ بقول بعض کوئی گیا ہی نہیں اور خطبہ نہیں پڑھا گیا۔

بہ قول قطب الدین ابو طاہر لوٹ کا مال اور حجر اسود مقام ہجر لے گیا۔ یہ بحرین میں ایک شہر ہے۔ یہاں قرامطہ نے اپنا کعبہ بنایا تھا جسے وہ دارالہجرہ کہا کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ حاجی حجر اسود کی وجہ سے ان کے بنائے ہوئے کعبے میں جانے لگیں گے اور انہوں نے اس بارے میں بڑی کوشش کی۔ مکہ معظمہ کی راہیں بند کر دیں جو ۳۱۶ ہجری سے ۳۲۷ ہجری تک بند رہیں اور اپنے کعبے کی طرف لوگوں کو گھیر کر لانا چاہا مگر وہاں کوئی نہ گیا۔

کتاب ''تاریخ مذاہب'' میں لکھا ہے کہ قرامطہ نے حجر اسود کو ہجر لے جا کر کسی بری جگہ ڈال دیا تھا۔ غرض اس سے یہ تھی کہ لوگ بداعتقاد ہو کر مکے جانا چھوڑ دیں۔ یہ روایت علاوہ مکروہ ہونے کے ایک ایسی روایت ہے جس کا ذکر اور کسی کتاب میں نہیں ملتا۔ مولف کتاب مذکور نے اس کتاب کا حوالہ بھی نہیں دیا جس سے یہ روایت اخذ کی ہے۔

پادری زویمر صاحب نے اپنے سفرنامے (کریڈل آف اسلام) گہوارہ اسلام میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا ہے کہ قرامطہ حجر اسود کو اکھاڑ کر قطیف[1] لے گئے تھے۔

جامع اللطیف تاریخ مکہ معظمہ میں ہے کہ قرامطہ نے حجر اسود کو لے جا کر وہاں کی جامع مسجد کے ساتویں ستون میں اس لئے لٹکا دیا کہ حجاج اس طرف منتقل ہو جائیں۔ حجر اسود بائیس سال یعنی واپسی تک وہاں لٹکا رہا۔ (جامع اللطیف عربی مطبوعہ مصر صفحہ ۴۸)

ناصر خسرو لکھتا ہے کہ:-

حجر اسود از کن بیرون کردہ بہ آنجا بردندہ گفتہ بودند کہ ایں سنگ مقناطیس مردم است کہ مردم را از طرفِ جہاں بہ خویشتن می کشد ونداستہ اند کہ شرف وجلالت نبوت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ آنجا می کشد کہ حجر از بسیار سالہا باز آنجا بود و ہیچ کس بآنجا نمی شد[2]

قرامطہ اپنے اس فعل سے بہت خوش اور متوقع تحسین تھے مگر جب اس واقعہ کی خبر ان کے امام عبید اللہ[3] مہدی کو پہنچی تو وہ بہت ناراض ہوئے اور ابو طاہر کو لکھا:

---

[1] علاقہ نجد کے صوبہ حصا میں قطیفہ ایک قصبہ ہے۔ یہ ساحل خلیج فارس پر واقع ہے۔ دلدل اور نشیب میں ہونے کی وجہ سے یہاں کے باشندے کمزور اور نحیف ہوتے ہیں۔ یہاں موتی بھی نکالا جاتا ہے۔ ۱۹۱۴ء سے قطیف پر سلطان ابن سعود کا قبضہ ہے۔

[2] حجر اسود کی جانب لوگ زمانہ سرور کائنات ﷺ سے قبل بھی رجوع ہوتے تھے اور یہ آغاز طواف کی علامت کا کام دیتا تھا۔

[3] عبید اللہ مہدی فرقہ اسماعیلیہ کے بارہویں امام و مہدی اور خاندان فاطمیہ مصر کے پہلے خلیفہ ہیں۔ یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پانچویں پشت میں ہیں۔ ان کے والد محمد حبیب قصبۂ سلامیہ میں جو حمص کے قریب شام میں ایک مقام میں رہتے تھے اور یہاں سے مذہب اسماعیلیہ کے داعی اطراف عالم میں روانہ کیا کرتے تھے۔ اس طریقے پر اس فرقے کے اصول یمن، یمامہ، بحرین، سندھ، ہندوستان، مصر و شمالی افریقہ میں پھیل گئے۔ محمد الحبیب کا ایک پُر جوش مرید و داعی ابو عبد اللہ حسین الملقب بہ شیعی ۲۸۸ ہجری میں افریقہ گیا اور غیر معمولی جوش و اثر و قابلیت سے اس نے قوم بربر کو اپنا معتقد بنا لیا۔ اس کے داعیانِ مذہب نے ملک میں مشہور کر دیا کہ اب مہدی کے ظہور کا وقت آ گیا ہے اور سب لوگ انقلاب کے منتظر ہو گئے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیرت اور کمال ہے کہ بلد الامین میں تو جن گناہوں کا مرتکب ہوا، ان کے متعلق تو ہم کو تحریری اطلاع بھی دیتا ہے، بیت اللہ الحرام کی جو زمانہ جاہلیت سے محترم چلا آ رہا ہے، تو نے توہین کی۔ اس میں مسلمانوں کا خون بہایا اور حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کو قتل کیا۔ تیری جرأت اتنی

(پچھلے صفحہ سے بقیہ حاشیہ) اس زمانے میں افریقہ کا حاکم زیادۃ اللہ تھا۔ اس کی نالائقی سے ابوعبداللہ نے فائدہ اٹھایا اور جنگ و جدل کے بعد بہت سی فتوحات حاصل کیں اور تھوڑے دنوں میں تمام علاقہ تسلط میں آ گیا۔

تیسری صدی ہجری کے آخر میں جب محمد الحبیب کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو مرتے وقت اپنے فرزند عبیداللہ کو امامت تفویض کی اور فرمایا تو مہدی ہے۔ میری وفات کے بعد تجھے دور دراز ملکوں میں جانا پڑے گا اور وہاں تیری مختلف قسم کی آزمائشیں ہوں گی۔ عبیداللہ مہدی خاموشی کے ساتھ سلامیہ میں رہتے تھے یہاں تک کہ ابوعبداللہ نے افریقہ سے ان کے پاس ایک وفد روانہ کیا اور افریقہ بلا بھیجا تاکہ اپنی سرپرستی میں اس مذہب کی تبلیغ کریں۔ چنانچہ مہدی معہ اپنے فرزند اور چند رفقاء کے جن میں ابوعبداللہ کا بھائی ابوعباس بھی تھا، افریقہ روانہ ہوئے۔ اگرچہ یہ سب کارروائی بہت ہی خفیہ طور پر کی گئی تھی مگر پھر بھی مکتفی باللہ خلیفہ بغداد نے اپنی سلطنت بھر میں ان کے حلئے روانہ کر کے ان کی گرفتاری کے احکام جاری کئے اور یہ ۲۹۶ ہجری میں مراکو کے متصل بمقام تجل ماسہ قید کر لئے گئے۔ ابوعبداللہ بڑی فوج لے کر بڑھا۔ والی مراکو لڑائی میں مارا گیا اور ابوعبداللہ کو زبردست فتح حاصل ہوئی۔ اس نے مہدی کو قید سے چھڑایا اور مہدی اور ان کے فرزند کو گھوڑوں پر سوار کر کے خود معہ امراء اور رؤسا کے پیادہ پا ان کے ساتھ ان کے ڈیرے تک گیا۔ خوشی کے مارے اس کے آنسو جاری تھے۔ جو لوگ سڑکوں پر جمع تھے، ان سے وہ باآواز بلند کہہ رہا تھا۔ لوگو، اپنے مولا و آقا کو دیکھو۔ مہدی کچھ دن تجل ماسہ میں رہے پھر شہر رفادہ کو گئے جہاں لوگوں نے ان سے بیعت کی اور اپنا خلیفہ و امام تسلیم کیا اور ان کا تسلط تمام افریقہ میں ہو گیا۔ مہدی نے جس خوبی سے انتظام سلطنت کیا، اس سے عبداللہ شیعی اور اس کے بھائی ابوعباس کو حسد ہوا اور مہدی کے قتل کی سازش کی جو افشا ہو گئی۔ مہدی نے ان دونوں بھائیوں کو قتل کر دیا۔ ابوعبداللہ کے قتل کے بعد مہدی نے اپنی فتوحات کا سلسلہ قائم رکھا اور چوبیس سال کی نہایت کامیاب حکومت کے بعد ۱۵ ربیع الاول ۳۲۲ھ کو انتقال کیا۔ ان کے بعد ان کے فرزند ابوالقاسم محمد نظار القائم بامر اللہ کے لقب سے خلیفہ ہوئے۔ عبیداللہ مہدی کے جانشین عبیدی و فاطمی کہلاتے ہیں۔ مصر و افریقہ میں کوئی ڈھائی سو برس تک اس خاندان میں سلطنت چلتی رہی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھی کہ تو نے بیت اللہ پر بھی دست درازی کی اور حجر اسود کو جو زمین پر خدا کا سیدھا ہاتھ ہے اور جس سے وہ اپنے بندوں سے مصافحہ کرتا ہے، تو نے اکھاڑ ڈالا اور اپنے شہر کو لے گیا۔ ان سب حرکات کے بعد تو ہم سے امید بھی رکھتا ہے کہ ہم تیری ان حرکات پر شکر گذار ہوں گے۔ خدا کی تجھ پر مار، خدا تجھ پر لعنت کرے۔ سلام اس پر جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے مسلمان امن میں رہیں۔ (الاعلام مطبوعہ مصر صفحہ ۷۷)

ابوطاہر اس بات سے دل شکستہ ہو کر مہدی کی اطاعت سے منحرف ہو گیا۔[1]

قطب الدین لکھتے ہیں کہ منصور بن القائم بن المہدی العبیدی مصر کے تیسرے فاطمی خلیفہ نے ابوطاہر کے بھائی احمد بن ابوسعید کو خط لکھا کہ پچاس ہزار دینار طلائی لے کر حجر اسود کو واپس کر دے مگر اس نے قبول نہ کیا اور جواب میں یہ لکھ بھیجا کہ نہ ہم اپنی مرضی سے حجر اسود یہاں لائے ہیں نہ اپنی مرضی سے واپس کریں گے۔ یعنی خدا کے حکم سے یہ حرکت کی گئی ہے۔ القصہ جب قرامطہ اپنے کعبے کی طرف حاجیوں کو رجوع نہ کر سکے تو بقول قطب الدین بغیر کسی معاوضہ کے خود بخود حجر اسود کو مکہ معظمہ میں واپس کر دیا۔

صاحب جامع اللطیف کہتے ہیں کہ خلیفہ ابوالقاسم الفضل بن مقتدر نے یا ابوالعباس الفضل بن المقتدر نے تیس ہزار دینار دے کر حجر اسود قرامطہ سے خریدا اور اس کی جگہ واپس کر دیا۔ (جامع اللطیف صفحہ ۴۸)

ناصر خسرو نے بھی خریدنا ہی لکھا ہے۔ غرضیکہ بائیس برس بعد سہ شنبہ کے دن ۱۳ ذی الحجہ ۳۳۹ھ کو حجر اسود پھر اپنی جگہ واپس ہو گیا اور جب سنبر بن الحسن قرمطی حجر اسود کو بیت اللہ میں لایا تو اپنی زنبیل سے نکالتے وقت کہا۔

---

[1] قرامطہ حضرت علی کے فرزند محمد بن حنفیہ کے معتقد یا پیرو بیان کئے جاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ مسئلہ امامت میں یہ فرقہ اسماعیلیہ کے ہم خیال ہوں اور اس وجہ سے عبیداللہ مہدی کو بھی اپنا پیشوا تصور کرتے ہوں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخذ ناہ بہ قدرۃ اللہ واعدناہ بہ مشیت اللہ

یعنی ہم اس کو خدا کی قدرت سے لے گئے تھے اور اسی کی مشیت سے اس کو واپس کیا۔ چنانچہ حسن بن مرزوق معمار نے چونے گچی سے حجر اسود کو اس کی جگہ نصب کر دیا اور لوگوں نے کمال اشتیاق سے اس کو چوما اور اپنی پیشانیاں اس پر رگڑیں۔ اس وقت حجر اسود کی جو حالت دیکھی گئی، اس کی کیفیت دوسرے عنوانوں کے تحت لکھی گئی ہے۔

(۹) کیا حجر اسود کا کوئی ٹکڑا خلیفہ عباسی کے آستانہ پر تھا؟

موسیو سیڈیو اپنی تاریخ عرب میں بہ ضمن تذکرہ قرامطہ لکھتے ہیں:۔

"آخر ان لوگوں نے حجر اسود کو پھر مکے بھیج دیا۔ خلیفہ[1] نے حکم دیا کہ اسے وہیں پر رکھ دیں مگر اس میں سے ایک ٹکڑا توڑ لیا اور اپنے محل کے دروازے پر رکھ دیا۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ جب بادشاہوں کے محل میں جاتے تو دو زانو ہو کر مؤدب بیٹھتے تھے اور اسی وجہ سے خلیفہ کے مسکن کو بابِ عالی کہا کرتے تھے۔ بعد ازاں سلاطین قسطنطنیہ کے باب پر اس کا اطلاق ہونے لگا۔"

"تاریخ عرب" مولفہ موسیو سیڈیو مطبوعہ الناظر بک ایجنسی باب سوم مبحث ششم صفحہ ۲۰۷ جس کا ترجمہ فرانسیسی سے علی پاشا مبارک نے عربی میں کیا اور عربی سے عبدالغفور خاں و محمد حلیم انصاری نے اردو میں ترجمہ کیا۔

قرامطہ کے حجر اسود کو لے جانے اور واپس کرنے کا ذکر مفصل طور پر اوپر کیا جا چکا ہے۔ ہماری نظر سے یہ واقعہ کسی تاریخ میں نہیں گزرا کہ خلیفۂ وقت نے حجر اسود کا کوئی ٹکڑا

[1] اس وقت المطیع للہ خلیفہ بغداد تھا جس کی حکومت ۳۳۴ ہجری سے ۳۶۳ ہجری تک رہی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ لیا تھا اور وہ قصر شاہی کے دروازے پر رکھ دیا گیا تھا۔ ہاں بعض تاریخوں میں یہ لکھا ہے کہ بعض خلفائے عباسی کے سنگ آستانہ کو لوگ بوسہ دیا کرتے تھے۔ جس سے شاید سیڈیو صاحب کو مذکورہ بالا خیال پیدا ہوا۔

(۱۰) ایک رومی کا حجر اسود کو کدال مارنا

نجم الدین ابن فہد نے ۳۶۳ ہجری کے واقعات میں ذکر کیا ہے کہ ایک دن دوپہر کے وقت جبکہ گرمی کی شدت کی وجہ سے لوگ پڑے سو رہے تھے اور سوائے دو ایک آدمیوں کے کوئی طواف بھی نہیں کر رہا تھا، ایک شخص منہ پر کپڑا اڈالے تیز قدمی کے ساتھ حجر اسود کی طرف بڑھا۔ اس کے ارادے سے کسی کو خبر نہ ہوئی۔ اس نے کپڑے میں سے کدال نکالی اور حجر اسود پر زور سے ماری جس سے حجر اسود کو خفیف سا صدمہ پہنچا۔ اس کے بعد اس نے پھر ہاتھ اٹھایا اور چاہتا تھا کہ پھر ضرب لگائے کہ اتنے میں ایک یمنی نے جو طواف کر رہا تھا، اس کو جھپٹ کر پکڑ لیا اور تلوار مار مار کر ہلاک کر دیا۔ یہ دیکھ کر چاروں طرف سے لوگ اکٹھے ہو گئے اور غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ کوئی رومی تھا اور علاقہ روم سے حجر اسود کو نکال لے جانے کے لئے آیا تھا۔ اس کے پاس مال کثیر اور ایک کدال تھی۔ اس کی لاش مسجد سے باہر لے گئے اور بہت سی لکڑیاں جمع کر کے جلا دی۔

(ماخوذ از تاریخ کعبہ عربی مولفہ عبداللہ باسلامہ مطبوعہ مکہ معظمہ صفحہ ۱۰۸)

(۱۱) ایک مصری کا حجر اسود پر لوہے کے لٹھ سے ضربات لگانا

ابن اثیر نے تاریخ کامل میں ۴۱۴ ہجری کے واقعات کے ضمن میں "ذکر الفتنہ بمکہ" (مکہ میں فتنہ کا ذکر) کے عنوان سے ایک واقعہ تحریر کیا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

اس سال منیٰ سے واپسی مکہ کے پہلے روز کہ جمعہ کا دن تھا، مصر کا ایک شخص کعبے کے سامنے کھڑا ہوا، اس کے ایک ہاتھ میں تیز تلوار اور دوسرے میں لوہے کا لٹھ تھا۔ جونہی کہ امام نماز سے فارغ ہوا، اس شخص نے حجر اسود کا رخ کیا، گویا کہ اس کو چومنا چاہتا ہے اور حجر اسود کو لٹھ کے تین ہاتھ مارے اور کہنے لگا کب تک اس سیاہ پتھر کی پرستش ہوتی رہے گی۔ محمدؐ و علی بھی مجھے منع نہیں کر سکتے، میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اب اس کو توڑ ڈالوں۔

یہ کیفیت دیکھ کر اکثر حاضرین خائف ہو کر اس شخص کی طرف متوجہ ہو گئے اور فکر ہوئی کہ کہیں وہ بھاگ نہ جائے۔ قبل اس کے کہ وہ فرار ہو، ایک آدمی نے اس کا کام تمام کر دیا اور دوسرے نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور اس کو جلا دیا۔ اس کے ساتھیوں میں سے بھی ایک جماعت کو قتل کر کے جلا دیا گیا۔ اس کے بعد فتنہ برپا ہوا اور اس کی ساتھیوں میں سے کوئی بیس آدمی مارے گئے۔ جو روپوش ہو گئے، وہ علیحدہ تھے۔ اس روز منیٰ سے مکے کے رستہ میں مصریوں اور مغربیوں پر حملہ کر کے لوٹ مار کی گئی۔ دوسرے دن لوگوں کا غصہ اور بھڑک گیا اور ملزم کے ساتھیوں میں سے چار کو گرفتار کیا۔ انہوں نے اقبال کیا کہ اس سازش میں کل ایک سو آدمی شریک تھے۔ ان چاروں کو بھی تلوار کے گھاٹ اتارا۔

آہنی لٹھ کے ضربات سے حجر اسود کے کچھ ریزے اکھڑ گئے تھے، ان کو پیسا اور لاکھ ملا کر خراش کی جگہ بھر دیا۔

(تاریخ کامل ابن اثیر عربی جلد ۹ صفحہ ۲۳۴ طبع لیڈن ۱۸۶۳ء)

ذہبی نے مذکورۂ بالا واقعہ کو ۴۱۳ ہجری کے واقعات کے ضمن میں تحریر کر کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر اور اضافہ کیا ہے کہ:-

"حجر اسود پر جس نے ضرب لگائی تھی، وہ اسماعیلی مذہب تھا۔ یہ ایک طویل القامتہ وجسیم شخص تھا، اس کا رنگ سرخ اور بال بھورے تھے۔ اس کے ساتھی قتل کر دیئے گئے اور مصری قافلہ لوٹ لیا گیا۔" (تاریخ دول الاسلام عربی جلد اول صفحہ ۱۹۰ مولفہ حافظ شمس الدین ذہبی مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد)

بعض مورخوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ملزم کی مدد کے لئے دس سوار حرم بیت اللہ کے دروازے پر کھڑے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ ملزم کو حاکم بامر اللہ فاطمی خلیفہ مصر نے بھیجا تھا اور ملزم کا قاتل یمن کا رہنے والا قبیلہ سکاسک کا کوئی شخص تھا۔ اس ضرب سے حجر اسود کے خشخاش برابر ایسے سوراخ پڑ گئے جن میں چیونٹی داخل نہ ہو سکے اور ناخون برابر ریزے اکھڑ گئے تھے جن کو پیس کر اور لاکھ اور مشک وغیرہ ملا کر جہاں خراشیں آئی تھیں، بھر دیا تھا۔

(المنتقانی اخبار ام القریٰ عربی یعنی خلاصہ شفاء الغرام

مولفہ تقی الدین فاسی مطبوعہ برک واقع جرمنی ۱۸۵۹ء صفحہ ۲۵۰)

مذکورہ بالا واقعہ کا مرتکب ممکن ہے کہ اسماعیلی مذہب رکھتا ہو اور شورش جنون میں یہ حرکت کر گذرا ہو ورنہ مذہباً اسماعیلی بھی حجر اسود کے ساتھ بے ادبی کرنا بڑا گناہ سمجھتے ہیں جیسا کہ عبید اللہ مہدی بانی فرقہ اسماعیلیہ کی اس تحریر سے ظاہر ہے جو انہوں نے ابو طاہر قرمطی کو اس وقت لکھی تھی جبکہ اس نے حجر اسود کو اکھاڑ لیا تھا اور جس کی تفصیل ایک علیحدہ عنوان کے تحت سابق میں کی جا چکی ہے۔ اب رہا یہ خیال کہ حاکم بامر اللہ نے اس کو بھیجا تھا، اس وجہ سے صحیح نہیں ہے کہ حاکم بامر اللہ کی وفات ۴۱۱ ہجری میں ہو چکی تھی اور واقعہ زیر بحث ۴۱۴ ہجری کا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ملزم اگر مسلمان تھا تو یہ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی مجنونانہ حرکت تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) ایک عجمی کا حجر اسود پر لٹھ مارنا

۹۹۰ ہجری کے دسویں مہینے (شوال) میں ایک عجمی نے حجر اسود پر لوہے کا لٹھ مارا۔ اس وقت امیر ناصر چاؤش وہاں موجود تھا۔ وہ عجمی کی طرف جھپٹا اور اس کو تلوار سے قتل کر دیا۔ مکے میں جو عجمی مقیم تھے، انہوں نے ناصر چاؤش سے انتقام لینا چاہا مگر امیر ناصر اور عجمیوں کے درمیان قاضی حسین مالکی آ گئے۔ انہوں نے سمجھا بجھا کر معاملہ رفع دفع کر دیا۔

(تاریخ کعبہ مولفہ حسین بن عبداللہ باسلامہ عربی مطبوعہ مکہ صفحہ ۱۶۰ بحوالہ منائح الکرام)

(۱۳) حجر اسود کے ساتھ ایک اور بے ادبی

رحلۃ الحجازیہ یعنی سفرنامہ عباس حلمی پاشا خدیو مصر میں بحوالہ تاریخ عصامی[1] حجر اسود یا کعبے کو نجس کرنے کے تین واقعات کا ذکر ہے جن کے متعلق شیعوں پر شبہ کیا گیا تھا۔ یا بقول محمد بعیب مرتب کنندہ رحلۃ الحجازیہ "مقصد یہ تھا کہ ان کی بناء پر اہل تشیع پر حملہ کیا جائے۔" ہم اولاً ان واقعات کو علیحدہ علیحدہ سفرنامہ مذکور سے نقل کرتے ہیں۔ اس کے بعد یہ ظاہر کریں گے کہ شیعوں کے نزدیک حجر اسود کا کیا مرتبہ ہے۔ محمد لبیب تبونی لکھتے ہیں:۔

> ۱۰۸۸ ہجری میں خود عصامی نے حجر اسود اور غلاف کعبہ پر ماش کے گندھے ہوئے آٹے کے مثل نجاست دیکھی اور اس کا مقصد یہ تھا کہ ان کی بناء پر اہل تشیع پر حملہ کیا جائے۔ (ترجمہ رحلۃ الحجازیہ اردو صفحہ ۱۱۴)

---

[1] تاریخ عصامی دو ضخیم جلدوں میں ہے جس میں بارہویں صدی ہجری کے وسط تک حالات ہیں، غیر مطبوعہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴) حجر اسود کے بارے میں عجمیوں پر اتہام

رحلتہ الحجازیہ میں بحوالہ تاریخ عصامی لکھا ہے کہ ۱۱۴۳ ہجری میں بھی بہ خیال اہل مکہ عجمی لوگ کعبے کو نجس کر چکے ہیں۔

سفرنامہ مذکور میں واقعہ مذکورہ بالا کی تفصیل نہیں ہے۔ تاریخ عصامی جو کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں موجود ہے، وہ ناقص ہے، اس میں ۱۱ ہجری تک واقعات درج ہیں۔ اس کے بعد کے واقعات نہیں ہیں۔ تاہم رحلتہ الحجازیہ کی تحریر سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ سنہ مذکور میں کعبہ یا حجر اسود کو نجس کرنے کا کوئی ناگوار واقعہ پیش آیا تھا، جس کی نسبت ایرانیوں پر شک کیا گیا تھا۔

(۱۵) شریف مکہ کی شرارت

تیسرا واقعہ جس کا ذکر رحلتہ الحجاز میں کیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ:-

۱۱۵۵ ہجری میں اسی قسم کا (یعنی حجر اسود کو نجس کرنے کا) جو واقعہ پیش آیا، اس کی بنیاد بالکل سیاسی تھی جس کا سبب یہ تھا کہ نادر شاہ طومان[1] شاہِ ایران نے اس سال شریف مسعود سے یہ درخواست کی تھی کہ حرم بیت اللہ میں شیعہ مذہب کا بھی ایک مصلی قائم کیا جائے۔ چنانچہ شریف موصوف نے سلطنت عثمانیہ کو اس کی اطلاع دی اور سلطنت عثمانیہ نے خود شریف پر اس کا اتہام لگایا کہ وہ ایرانیوں کا حامی ہے۔ اس الزام سے بچنے کے لئے وہ خود اس فعل شنیع (یعنی کعبہ یا حجر اسود کو نجس کرنے کا) مرتکب ہوا تاکہ لوگوں کے

---

[1] یہ وہی نادر شاہ ہے جس نے ہندوستان پر حملہ کر کے دلی والوں کا قتل عام کیا تھا۔ اس کی سلطنت ۱۱۴۸ھ سے ۱۱۶۰ھ تک رہی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلوں میں شیعوں کے خلاف اشتعال پیدا ہو۔ اس نے یہ بھی حکم دیا کہ شیعوں پر برسر منبر لعنت بھیجی جائے اور حرمین میں اب تک لعنت بھیجی جاتی ہے۔[1]

(اردو ترجمہ رحلۃ الحجازیہ الموسوم بہ تاریخ حرمین مترجمہ مولوی عبدالسلام ندوی صفحہ ۱۱۵)

مذکورۂ بالا تینوں واقعات سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ کعبے کی بے حرمتی کرنے سے بھی نہیں چوکتے مگر حقیقت اس کے خلاف ہے جیسا کہ مولف رحلۃ الحجازیہ کے مذکورۂ بالا بیان اور نیز حسب ذیل ریمارک سے ثابت ہے:-

جو لوگ کعبے کے گرد طواف کرتے ہیں، ملازمین کعبہ ان کی حرکتوں کو نہایت غور سے دیکھتے ہیں۔ بالخصوص عجمیوں کی سخت نگرانی کرتے ہیں۔ ان کی نسبت اہل مکہ کا یہ ظالمانہ خیال ہے کہ ان کو موقع ملے تو وہ سنگ اسود کو ناپاک کر دینے سے بھی دریغ نہ کریں۔ چنانچہ ان لوگوں کے بیان کے مطابق عجمی ۱۰۸۸ ہجری و ۱۱۴۳ ہجری و ۱۱۸۵ ہجری میں اسی غرض سے بیت اللہ کو ناپاک کر چکے ہیں کہ لوگوں کا رخ اس کی طرف سے پھر جائے، اگرچہ اس واقعہ کی صحت غیر قرین قیاس نہیں ہے تاہم اس میں شبہ نہیں کہ یہ ایک مبالغہ آمیز خیال ہے۔

(تاریخ حرمین صفحہ ۱۱۵)

جس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ایک مذہب کے لوگ دوسرے مذہب کے لوگوں سے نفرت وعداوت رکھتے ہیں۔

(اردو ترجمہ رحلۃ الحجازیہ موسوم بہ تاریخ حرمین مترجمہ مولوی عبدالسلام صاحب ندوی)

جس طرح مرتب کنندہ رحلۃ الحجازیہ علامہ محمد لبیب تبونی نے شیعوں کے متعلق اہل مکہ کے خیال کو "ظالمانہ ومبالغہ آمیز خیال" قرار دیا ہے اور کعبے کی بے حرمتی کرنے کی وجہ

---

[1] عبارت سے پتہ نہیں لگتا کہ اب تک سے مراد عصامی کا زمانہ بارہویں صدی ہجری کا آخری زمانہ ہے یا خدیو عباس حلمی پاشاہ کے سفر کا زمانہ ہے جو ۱۳۲۷ ہجری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نفرت وعداوت مذہبی'' تحریر کی ہے، اسی طرح مشہور فرنگی سیاحِ حجاز برکھارٹ نے بھی حجر اسود کے نجس کر دینے کا واقعہ لکھ کر اس کا مرتکب برخلاف شیعوں کے کسی یہودی یا عیسائی کو تصور کیا ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے۔

> ۱۶۷۴ عیسوی میں ایک دن صبح دیکھا گیا کہ حجر اسود اور کعبے کے دروازے کو کسی نے نجاست لگا دی ہے۔ جو شخص حجر اسود کو چومنے کے لئے جاتا، وہ داغدار چہرہ لے کر واپس آتا۔ اس حرکت کے کرنے والے کو بہت تلاش کیا گیا مگر پتہ نہ لگا۔ شبہ ایرانیوں پر ہوا تھا۔ غالبًا یہ مسخرہ کسی یہودی یا عیسائی نے جان پر کھیل کر کیا تھا۔

(سفرنامہ برکھارٹ مترجمہ خاکسار علی شبیر مطبوعہ تاج پریس حیدر آباد صفحہ)

ہماری رائے میں جس طرح ۱۱۵۵ ہجری میں شریف مسعود نے شیعوں پر اتہام لگانے کے لئے کعبے کو نجس کیا تھا، اسی طرح کوئی عجب نہیں ہے کہ باقی دو سنین مذکورہ کے مرتکب جرم بھی شریف مکہ یا اہل مکہ ہی ہوں۔ عموماً ان لوگوں کے دلوں میں کعبہ معظمہ کی عظمت و وقعت باقی نہیں رہتی اور یہ کعبہ محترمہ میں ہر قسم کے جرم کا ارتکاب بے دریغ کر سکتے ہیں۔

محمد تبنونی نے شیعوں پر اہل مکہ کے لعنت بھیجنے کا جو تذکرہ کیا ہے، ممکن ہے کہ ان کے سفر حجاز کے وقت ۱۳۲۷ ہجری میں یا اس سے بھی قبل عصامی کے زمانے میں ایسا ہوتا ہو مگر ۱۳۴۵ ہجری میں اور پھر اس کے بعد ۱۳۵۶ ہجری میں اس فقیر کو بھی حجاز جانے کا شرف حاصل ہوا اور وہاں کے بعض شیعوں سے ملا اور ایرانی حجاج و زائرین کی نسبت دریافت کیا۔ بعض ایرانی حاجیوں سے بھی ادائی فرائض کے بارے میں پوچھا۔ کوئی شکایت نہیں معلوم ہوئی۔ مکہ و مدینہ میں ان کے معلم و مطوف وغیرہ موجود ہیں جن کو حکومت نجدی نے مامور کیا ہے۔ ان کے پاس باضابطہ رجسٹر ہیں جن میں شیعہ حجاج کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخلے کے متعلق مختلف امور درج ہوتے ہیں۔ میں نے خود بھی شیعوں کو اپنے فرائض کی انجام دہی میں آزاد پایا نہ کوئی ان کی نگرانی کرتا ہے نہ مشتبہ نظروں سے دیکھتا ہے اور نہ ان پر لعنت بھیجتا ہے بلکہ وقت طواف جو دعائیں وہ مانگتے ہیں، ان میں بعض ایسے دل پگھلا دینے والے فقرے ہوتے ہیں کہ میں نے بعض اہل سنت کو بھی ان کا ہمنوا ہو کر روتے ہوئے دیکھا ہے۔

آج کل حرمین میں بعض شیعہ بڑے بڑے عہدوں پر مامور ہیں۔ میں نے مدینہ منورہ میں قبیلہ بنی حسن کے سادات کے ساتھ جو شیعہ مذہب ہیں، یہ رعایت بھی دیکھی کہ ان کے مردوں کو مقبرۂ اہل بیت واقع جنت البقیع کے قرب و جوار مین دفن کرنے کی اجازت ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ترکوں کے زمانے میں ایرانیوں اور دوسرے شیعوں کے ساتھ سختی برتی جاتی تھی۔ بعض ٹیکس بھی ان سے زائد لئے جاتے تھے جس کا نتیجہ یہ تھا کہ بعض شیعہ حج و زیارت سے دستبردار ہو گئے تھے اور اب بھی سابقہ خیالات کی بناء پر حج کے لئے شیعہ نسبتاً کم جاتے ہیں۔

یہ امر واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مذہباً شیعوں کے نزدیک بیت اللہ کی وہی عظمت ہے جو شیعوں کے دلوں میں ہے اور کعبے میں ادنیٰ سے ادنیٰ بے ادبی کرنے والا شیعوں کے عقیدہ کے اعتبار سے کافر ہے۔ حجر اسود کی فضیلت میں جو احادیث اہل سنت کی ہیں تقریباً وہی شیعوں کی ہیں۔ سنیوں میں جس طرح حجر اسود کو چومنا مناسک حج میں داخل ہے، اسی طرح شیعوں میں بھی ہے۔ پس شیعوں کی نسبت حجر اسود کو نجس کر دینے کا الزام ویسا ہی بے تکا ہے، جیسے کوئی کہے کہ سنی آنحضرت ﷺ کے مرقد مطہرہ کے ساتھ بے ادبی کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۶) سلطان مراد خاں کی تعمیر کعبہ و حجر اسود

بتاریخ ۱۹ شعبان ۱۰۳۹ ہجری چہار شنبہ کے دن صبح سے دھواں دھار مینہ برسنا شروع ہوا اور ۲۰ شعبان تک برستا رہا۔ چہار شنبہ کے دن ظہر و عصر کے درمیان شدت کی انتہا ہو گئی اور شام کے وقت سیلابِ عظیم مسجد الحرام میں آ گیا اور کعبے کے دروازے میں سے پانی داخل ہو کر دیواروں کی نصف بلندی تک پہنچ گیا۔ شہر کے گھروں میں بھی پانی گھس گیا اور لوگوں کا مال و اسباب بہا کر مکے کے نشیبی حصے میں پہنچا دیا۔ اس سیلاب سے حرم اور شہر میں کوئی ایک ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔ کعبے کے شمالی رخ کی دیوار گر گئی اور شرقی و غربی دیواروں کے کچھ حصے بھی منہدم ہو گئے۔ جنوبی دیوار جس میں حجر اسود نصب تھا، اس کے پتھروں نے بھی جگہ چھوڑ دی۔ کعبے کے اطراف کے دالانوں کو بھی بہت نقصان پہنچا۔ حرم میں اینٹ پتھر کیچڑ اور سامانِ اسباب کے انبار لگ گئے جن کے صاف کرنے کے لئے اہل شہر کو منادی کی گئی۔ بے شمار آدمی حرم میں جمع ہو گئے اور ۲۴ شعبان ۱۰۳۹ ہجری سے صفائی شروع ہوئی جو ۱۰ رمضان کو ختم ہوئی۔ اس کے بعد معمولی اصلاح و ترمیم والئی مصر کی اجازت و خزانہ مصر سے ہوئی اور اس حادثہ کی اطلاع سلطان مراد خاں کو کی گئی۔ وہاں سے روپیہ اور کاریگر آنے میں دیر ہو گئی یہاں تک کہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۰۴۰ھ کو کارِ تعمیر شروع ہوا اور مسلسل جاری رہ کر ۲ ذی الحجہ ۱۰۴۰ ہجری کو ختم ہوا۔ اس تعمیر میں حجرا سود کی تنصیب جس طرح عمل میں آئی اس کی تفصیلی کیفیت حسین عبداللہ باسلامہ مولف تاریخ کعبہ نے منائح الکرم وغیرہ مختلف تاریخوں سے اخذ کر کے تحریر کی ہے، اس کے ضروری اقتباس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

منگل کے دن ۶ رجب ۱۰۴۰ھ کو صبح کے سات بجے کام شروع ہوا۔

www.KitaboSunnat.com

بڑھیوں نے حجر اسود کے سامنے لکڑی کے تختے کھڑے کر کے اوٹ کر دی اور اس طرف نماز پڑھنے کے لئے بھی لوگوں کو منع کر دیا۔ اس کے بعد زمزمی و شیبی و حاکم شرع و نائب حرم وغیرہ کے سامنے عبدالرحمٰن بن زین الدین مہندس و معمار نے لوہے کے موچنے سے حجر اسود کے اطراف چاندی اور مسالے کو علیحدہ کیا۔ چاندی کے ٹکڑے اور مسالا وغیرہ جو کچھ گرتا جا رہا تھا، اس کو امیر مکہ کے فرزند سید محمد اپنے رومال میں لیتے جا رہے تھے۔ جس وقت حجر اسود کے سامنے کے کوئی چار ٹکڑے جدا ہو گئے اور دوسرے ٹکڑے بھی الگ ہوتے نظر آئے تو سید علی برکات گھبرا گئے اور تمام حاضرین کو پریشان دیکھ کر اور یہ سمجھ کر کہ یہ بہت خطرناک کام ہے، کہنے لگے۔ مسلمانو! اگر حجر اسود کے اجزاء جدا ہو گئے تو واللہ ان کا اکٹھا کرنا اور جوڑنا تم سے نہ ہو سکے گا اور اس سے عالمگیر پریشانی پھیل جائے گی۔ مناسب یہی ہے کہ اس کو یونہی اس کی جگہ رکھ کر لیپا چیپی کر دو۔

ابن شمس الدین معمار نے کہا کہ وہ پتھر جس پر حجر اسود ٹکا ہوا ہے، اپنی جگہ چھوڑ چکا ہے۔ اس کو باقی رکھنے میں حجر اسود کے گر جانے کا اندیشہ ہے۔ وہ پتھر بہت اہم ہے۔ بیت اللہ کی چوکھٹ اسی پر قائم ہے۔ آخر بہت کچھ گفت وشنید کے بعد سب نے معمار کی رائے سے اتفاق کیا اور وہ اس پتھر کو نکال دینے کے لئے تیار ہو گیا اور اصلاح و ترمیم شروع ہوئی۔

حجر اسود کے ٹکڑوں کو جو چھوٹے بڑے ملا کر ۱۳ تھے، علیحدہ کرنے کے بعد گلاب سے دھو کر ان کی جگہ جمایا اور مسالے میں جو عنبر ملا کر بنایا تھا، ان کو بٹھا دیا اور چاندی کا طوق جڑ دیا مگر سورج کی تپش سے مسالا پگھل گیا۔ اس لئے چہار شنبہ کے دن ۱۰ رجب ۱۰۴۰ھ کو رات کے وقت شمعیں روشن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے صنوبر کے گوند، سفیدہ اور سیندور سے ایک مسالا بنایا جس میں مشک وعنبر شریک کیا اور سیاہی کے لئے تھوڑا سا کوئلہ بھی اس میں ملایا اور حجر اسود کے ٹکڑوں کو اس سے جوڑ کر اس کی دراڑوں میں مسالا بھر دیا۔ آدھی رات تک یہی کام ہوتا رہا۔ آخر یہ ترکیب مفید پڑی اور بڑی مشکل سے حجر اسود کو اس کی جگہ جمایا گیا۔ بعد ازاں وہ تختے جو حجر اسود کے سامنے اوٹ کر کے کھڑے کر دیئے گئے تھے، نکال دیئے گئے اور تمام حاضرین نے حجر اسود کو چوما۔

۱۱ رجب ۱۰۴۰ ہجری کو جمعرات کے دن یہ معلوم ہوا کہ وہ دیوار جو حجر اسود اور اس کے سامنے والے پتھر کے بیچ ہے کوئی چار انگل ٹیڑھی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے چاندی الگ ہو گئی ہے۔ اس چاندی کو حجر اسود کی طرف موڑ دینے کا خیال کیا پھر اس خوف سے کہ مبادا پتھر ہٹ جائیں اور پر ان کو نہ بٹھایا جا سکے، چاندی کو حجر اسود کی طرف سے گھس دیا۔

چند روز بعد حجر اسود کے پیچھے کی طرف کے پتھر ڈھیلے پڑ گئے اور چاندی ہلنے لگی۔ چنانچہ ۹ شوال ۱۰۴۰ ہجری کو اتوار کے دن محمود الہندی کاریگر نے چاندی کو ہٹا کر دیکھا کہ حجر اسود کے بعض اجزاء نے اس طرح جگہ چھوڑ دی ہے کہ ان کو نکالنا چاہیں تو نکال سکتے ہیں۔ پس اس نے مسالا تیار کیا اور ان ٹکڑوں کے درمیان بھر دیا۔ اس کے بعد یکم ذی الحجہ ۱۰۴۰ ہجری کو حجر اسود پر سیندور اور سیاہی کا مرکب مسالا لگایا اور روغن ملا۔

(تاریخ کعبہ عربی مولفہ حسین عبداللہ باسلامہ مطبوعہ مکہ صفحہ ۱۰۷ تا ۱۲۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷) ایک افغانی کا حجر اسود کو توڑ کر ٹکڑا چرانا

آخر محرم ۱۳۵۱ ہجری میں ایک شخص عبدالستار ولد صوفی عبدالغفار کو مکہ معظمہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔ الزام یہ تھا کہ اس نے حجر اسود کو توڑ کر اس کا ٹکڑا چرالیا۔ نیز غلافِ کعبہ کا کچھ ٹکڑا اور کعبے کی سیڑھی میں سے جو چاہِ زمزم و باب بنی شیبہ کے درمیان رکھی ہے، تھوڑی چاندی چرائی۔ اس جرم کی تحقیقات اور فیصلہ صادر کرنے کے لئے مکہ معظمہ میں عالموں اور فاضلوں کی ایک مجلس رئیس قضاۃ کے زیر صدارت منعقد ہوئی جس نے بعد غور و فکر ملزم کے لئے سزائے موت تجویز کی جیسا کہ اس سے پیشتر حجر اسود کے توڑنے یا کم کرنے یا سرقہ کرنے والوں کو دی گئی تھی اور حسب ذیل فیصلہ صادر کیا:۔

بتاریخ ۱۵ صفر ۱۳۵۱ ہجری مسمی عبدالستار ولد صوفی عبدالغفار افغانی اس جرم میں گرفتار کر کے ہمارے سامنے پیش کیا گیا کہ اس نے سنگ اسود کا ٹکڑا توڑا۔ غلاف کعبہ کا ٹکڑا چرایا اور بیت الحرام میں جو سیڑھی ہے، اس میں سے بھی چاندی کا ایک ٹکڑا کاٹ کر لے لیا۔ اس جرم کی تحقیقات اور سارق مذکور پر حد شرعی قائم کرنے کے واسطے علماء و قضاۃ کی یہ مجلس منعقد ہوئی۔ ملزم کو حاضر کیا گیا۔ ملزم نے بہ وساطت محمد ولد مرولہ افغانی دربان باب الزیادہ اور عبدالرحمان ولد نجم الدین افغانی طالب علم مسجد الحرام و عادل ترجمان بلا جبر و اکراہ جرم کا اقبال کیا کہ میں نے ایک دن ظہر کے وقت ایک پتھر سے سنگ اسود کو توڑا اور یہ ٹکڑا اس میں سے نکال لیا۔ اسی طرح غلاف کعبہ میں سے میں نے یہ ٹکڑا کاٹا۔ یہ کام صبح کے وقت کیا۔ ملزم نے یہ بھی اقبال کیا کہ چاہِ زمزم کے قریب جو سیڑھی ہے، اس میں سے چاندی کا یہ ٹکڑا کاٹ لیا۔ میں جانتا ہوں کہ یہ کام ناجائز تھے لیکن میں نے ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبرک کے طور پر اپنے پاس رکھنے کے لئے ان کو چرایا تھا۔ اس کے بعد ملزم مذکور نے دونوں ترجمانوں کی وساطت سے بلا جبر واکراہ پھر یہی اقبال کیا لہٰذا حکم ہوا کہ:۔

چونکہ ملزم مذکور نے تینوں جرموں کا اقبال کر لیا ہے اور جان بوجھ کر وہ ان خوفناک جرائم کا مرتکب ہوا ہے لہٰذا اس کو سزائے قتل دی جاتی ہے تاکہ دوسروں کے لئے موجب عبرت ہو اور بیت اللہ الحرام کی حرمت قائم رہے۔ اس فیصلے پر ہم اپنے دستخط کرتے ہیں۔

دستخط قضاہ

احمد بن اسعد کماخی رئیس محکمہ شرعیہ و رئیس القضاہ۔ محمد نور بن ابراہیم کتبی۔ حسین عبدالغنی۔ عبداللہ بن حسن آل شیخ۔ محمد بن عبدالرحمٰن۔ ابو حسین۔ محمد عرابی بحسینی۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن جابر۔

دستخط علماء و مدرسین مسجد الحرام مکی

عبدالظاہر۔ محمد بن عبدالرزاق۔ محمد بن عثمان شادی۔

اس فیصلہ کو جلالتہ الملک سلطان ابن سعود کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ سلطان نے اس کی تصدیق فرمائی۔ اس کے بعد حجر اسود کے توڑے ہوئے ٹکڑے کو اس کی جگہ چسپاں کرنے کے واسطے ایک جلسہ مقرر ہوا جس کی اطلاع پہلے سے کر دی گئی تھی کہ بتاریخ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۱ ہجری پنج شنبہ کے دن صبح کے وقت یہ ٹکڑا اس کی اصلی جگہ نصب کیا جائے گا۔ چنانچہ جلالتہ الملک طائف کے اپنے موسم گرما گزارنے کے مکان سے ریاض جانا موقوف کر کے سیدھے مکے آ گئے اور اپنے محل سے وقت مقررہ پر مسجد الحرام میں تشریف لائے۔ ان کے ساتھ رئیس جمعیت قضاۃ الشرعی و حضرت شیخ عبداللہ بن حسن آل شیخ و حضرت شیخ عبداللہ شیبی اور بعض دوسرے اعیانِ سلطنت تھے۔ سلطان نے سب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے طواف کیا اور مقام ابراہیم میں نماز پڑھی اور پھر حجر اسود کی طرف گئے۔ یہاں ناظم کوتوالی محمد مہدی بک نے حجر اسود کا وہ ٹکڑا پیش کیا جو اس بدنصیب افغانی نے توڑا تھا۔ انجینئروں نے مشک وغیرہ شریک کر کے ایک مرکب کیمیائی تیار کیا تھا جو اس مقام پر جہاں ٹکڑا ٹوٹا تھا لگا دیا گیا اور سلطان نے تیمناً اپنے ہاتھ سے حجر اسود کے ٹکڑے کو اٹھایا اور اس کی جگہ رکھ دیا پھر انجینئروں نے اس کو اچھی طرح مضبوطی سے جما دیا۔ اس کے بعد سلطان کعبہ مشرفہ میں داخل ہوئے۔ وہاں نماز پڑھی اور خدا کے انعام وفضل کا شکریہ ادا کیا۔

اخبار ام القریٰ مکہ معظمہ مطبوعہ ۸ جولائی ۱۹۳۲ء ومطبوعہ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ ومطبوعہ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ وتاریخ کعبہ مولفہ حسین عبداللہ باسلامہ صفحہ ۱۶۰، ۱۶۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

حجر اسود کی تعظیم

(۱) حجر اسود کی تعظیم زمانہ جاہلیت میں

جاہلیت کے عرب اگرچہ سنگ اسود کی تعظیم کیا کرتے تھے اور یہ بھی اعتقاد رکھتے تھے کہ وہ آسمان سے نازل ہوا ہے لیکن بایں ہمہ کسی روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان لوگوں نے کبھی حجر اسود کی پرستش کی۔

وہ بتوں کو خدا کا درمیانی واسطہ تصور کرتے تھے اور ان کو اپنا شفیع خیال کرتے تھے مگر حجر اسود کی نسبت ان کا یہ عقیدہ نہ تھا۔

زمانہ جاہلیت میں جن جن بتوں کی پرستش عرب کیا کرتے تھے ان میں سے تقریباً تمام مشہور بتوں کے نام تاریخوں میں موجود ہیں۔ حجر اسود کے متعلق کسی مورخ نے نہیں لکھا کہ یہ بھی بت تھا اور کوئی خاص قبیلہ یا تمام قبائل عرب اس کو پوجتے تھے۔ تاریخوں سے اس بات کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ حجر اسود کسی بت کی یادگار تھی۔ مسلمان مورخوں کو جانے دیجئے۔ عیسائی مورخوں نے بھی حجر اسود کو بت نہیں کہا۔ کتاب مناجتہ الطرب فی تقدمات العرب کا مولف نوفل افندی بن نعمت اللہ بن جرجیس الطرابلسی ایک عیسائی ہے۔ اس نے کتابِ مذکورہ میں قدیم عربوں کے رسم و رواج و معاشرت و عبادت وغیرہ کا ذکر بڑی تفصیل سے کیا ہے اور زمانہ جاہلیت میں جن جن بتوں کو عرب پوجا کرتے تھے ان کے نام گنائے ہیں مگر حجر اسود کو اس نے نہ بت لکھا ہے نہ بت کی یادگار، نہ یہ تحریر کیا ہے کہ کسی زمانہ میں عرب اس کی تعظیم اس طرح کیا کرتے تھے جو بت پرستی کی تعریف میں آسکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البتہ قدیم عرب بھی کعبے کا طواف کیا کرتے تھے اور حجر اسود کو چوم کر اس کے پاس سے طواف شروع کیا کرتے تھے۔ اس موقع پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کیا مشرکوں کی تالیف قلوب کے لئے کعبے میں شرک کے کچھ آثار باقی رکھے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حجر اسود شرک کا آثار نہیں ہے بلکہ امام الموحدین حضرت ابراہیم کا نصب کیا ہوا پتھر ہے جو انہوں نے آغازِ طواف کی علامت کے لئے لگایا تھا۔ یہ بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ آثار و شعائر کی تعظیم، موحدوں، مشرکوں اور لامذہبوں سب میں رائج ہے۔ سب سے زیادہ اس کا شوق فرنگیوں کو ہے کہ وہ بڑے بڑے بادشاہوں، فاتحوں اور علماء کی یادگار محفوظ کرتے ہیں اور ان کے مجسمے نصب کرتے ہیں مگر یہ عبادت میں داخل نہیں ہے۔

(۲) حجر اسود کی فضیلت میں احادیث

قبل اس کے کہ حجر اسود کی فضیلت میں جو احادیث وارد ہیں، ہم ان کو نقل کریں، یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان حدیثوں کے الفاظ استعارے اور کنائے ہیں جو تمام مذہب کی الٰہیات میں استعمال کئے جاتے ہیں اور بجائے حقیقی معنوں کے ان کی تاویل و تعبیر دوسرے طور پر کی جاتی ہے۔ نمونۃً چند احادیث یہاں تحریر کی جاتی ہیں:-

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین و پاک ترین و صاف ترین جگہ حجر اسود اور رکن یمانی کے بیچ میں ہے۔ حجر اسود کو چومنا اور چھونا گناہوں کو دور کرتا ہے۔ حجر اسود کے قریب جو دعا مانگی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ جو شخص حجر اسود کو چھوتا ہے، اس کے گناہ ایسے معاف ہو جاتے ہیں گویا وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ ایک روایت ہے کہ حجر اسود زمین پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ وہ بندوں سے مصافحہ کرتا ہے۔ جس کو آنحضرت ﷺ سے بیعت کا موقع نہ ملا اور اس نے حجر اسود کو مس کیا، گویا اس نے خدا اور رسول سے بیعت کی۔ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو مشرکوں کی نجاستیں نہ لگ جاتیں تو اس کی برکت سے ہر مریض جو اس کو چھوتا، شفا ہو جاتی۔ایک حدیث میں ہے کہ حجر اسود و مقام ابراہیم کو قیامت کے دن آنکھیں اور زبان عطا ہوں گی اور وہ ان لوگوں کے متعلق جنہوں نے اس کو مس کیا ہے، گواہی دیں گے۔

(۳) حجر اسود کی نسبت آنحضرت ﷺ وصحابہ کا عقیدہ

حجر اسود و رکن یمانی کے درمیان آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع میں حسب ذیل دعا پڑھی تھی اور آپ کے اتباع میں حاجی بھی یہی دعا پڑھتے ہیں:-

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار.

یعنی اے خدا ہم کو دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرما اور ہم کو عذابِ دوزخ سے محفوظ رکھ۔

معترض حضرات غور فرمائیں کہ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت اللہ اکبر کہنا اور اس کے قریب دعائے مذکورہ بالا مانگنا خدا کی عبادت ہے یا حجر اسود کی۔

صحیح بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہ نے سنگ اسود کے پاس کھڑے ہو کر پہلے حسب ذیل الفاظ فرمائے پھر حجر اسود کو بوسہ دیا۔

انی اعلم انک حجرہ تنع و لا تضر ....یعنی تو ایک پتھر ہے نہ تجھ سے کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے نہ نقصان۔

حضرت عمرؓ جب حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے تو الفاظِ مذکورہ کے ساتھ یہ الفاظ اور بڑھا دیتے تھے۔

ولو لا انی صدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یقبل ما قبلتک

یعنی اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چومتا بھی نہیں۔

ازرقی نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ ابن عمرؓ نے حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یہ الفاظ کہے تھے۔

بسم اللہ و اللہ اکبر۔ علی ما ھدانا اللہ۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ امنت باللہ اکفرت بالطاغوت و باللات و العزی و مابدعی من دون اللہ۔ ان ولی اللہ نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم خدا کے نام سے شروع کرتے ہیں جو بہت بڑا ہے۔ اس نے ہم کو ہدایت دی۔ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور شیطان و لات وعزیٰ اور خدا کے سوا جن جن کی پرستش ہوتی ہے، ان سب پر لاحول پڑھتے ہیں۔ ہمارا خدا وہ ہے جس نے قرآن نازل کیا، وہ نیکیوں کا مولا و آقا ہے۔

مذکورۂ بالا روایات دیکھنے کے بعد جن سے حجر اسود کے متعلق قرونِ اولی کے مسلمانوں کے عقائد معلوم ہوتے ہیں، معترضین حضرات کبھی یہ نہ کہیں گے کہ اسلام نے سنگ پرستی جائز رکھی ہے اور مسلمان حجر اسود کے پوجنے والے ہیں۔

(۴) حجر اسود و بوسہ تعظیمی

حجر اسود کے متعلق زمانہ قدیم سے جس رسم کا پتہ چلتا ہے اور جواب بھی موجود ہے، وہ اس کو بوسہ دینا ہے مگر یہ رسم بھی اس سے مختص نہ تھی بلکہ کعبے کے بعض اور حصے بھی چوکھٹ وغیرہ چومے جاتے تھے جس سے اس کی عبادت مقصود نہ تھی۔

اسلام میں بوسۂ تعظیمی کی بعض اور مثالیں بھی ہیں۔ قرآن شریف کو بھی چومتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، خانہ کعبہ کی کنجیوں کو بھی بوسہ دیا جاتا ہے جس محمل میں غلاف کعبہ رکھا جاتا تھا، اس کو چومتے تھے، غلاف کعبہ کو بھی چومتے اور چھوتے ہیں مگر ان تمام چیزوں کو چومنا محض ایک تعظیمی بوسہ ہے نہ کہ عبادت اور اس سے قرآن شریف و محمل و غلافِ کعبہ و کلید کعبہ کی عبادت و تعظیم مقصود نہیں ہے بلکہ ربِ کعبہ کی تعظیم مقصود ہے جس کا وہ کلام ہے یا جس کے مکان سے غلاف و محمل اور کنجیاں نسبت رکھتی ہیں۔ اگر یہی چیزیں خدا کے سوا کسی اور شخص یا چیز سے نسبت رکھیں تو اس وقت ان کی اس تعظیم میں بھی تامل ہوگا۔

رسماً بزرگوں کے ہاتھ اور قدم بھی چومے جاتے ہیں۔ مگر کوئی بے وقوف ہی اس کو عبادت سمجھے گا۔ اظہارِ محبت و عظمت کے سوا اس کے اور کچھ معنی نہیں ہیں۔ ہم نے اس باب میں کہ حجر اسود کی تعظیم پرستش نہیں ہے، آئندہ تفصیل سے بحث کی ہے۔

(۵) حجر اسود کی تعظیم حجر اسود کی پرستش نہیں ہے

قبل ازیں یہ بات اچھی طرح ثابت کی جاچکی ہے کہ مسلمان حجر اسود کی صرف اس قدر تعظیم کرتے ہیں کہ طواف شروع کرتے وقت وہ اس کو چومتے یا چھوتے ہیں۔ کعبے کے طواف اور حجر اسود کی اس تعظیم کی کیفیت ہم کسی قدر صراحت سے اس جگہ تحریر کردیتے ہیں، تاکہ نہ جاننے والے جان جائیں اور سمجھنے والے اچھی طرح سمجھ جائیں کہ کعبے کا طواف کیا چیز ہے۔ طواف کس طرح کرتے ہیں، طواف میں کیا ہوتا ہے اور یہ طواف کعبے کی پوجا ہے یا کعبے والے کی عبادت اور حجر اسود کی تعظیم آیا حجر اسود کی پرستش ہے یا وہ بھی دراصل خدا ہی کی عبادت ہے۔ طواف کرنے سے قبل یہ دعا مانگتے ہیں:۔

اللھم انی ارید طواف بیتک الحرام. فیسرہ لی و تقبلہ منی سبعہ اشواط للہ تعالی عزو جل.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:- یا اللہ۔ میں تیرے اس محترم گھر کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان کر دے اور قبول فرما۔ خدائے بزرگ و برتر کے واسطے سات چکر۔

واضح ہو کہ طواف میں کعبے کے گرد سات چکر کئے جاتے ہیں۔ ہر چکر حجر اسود کے سامنے سے شروع کیا جاتا ہے اور موقع ہو تو ہر دفعہ اس کو چوم کر ورنہ دور ہی سے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہیں اور بسم اللہ اللہ اکبر و للہ الحمد[1] کہتے ہوئے طواف شروع کر دیتے ہیں۔ ہر چکر کی دعا علیحدہ علیحدہ ہے جو کعبے کے گرد گھومتے ہوئے پڑھی جاتی ہے اور پوری دعا حجر اسود کے قریب پہنچنے تک ختم ہو جاتی ہے۔ حج کے دنوں میں شاذ و نادر ہی سب کو ایسا موقع ملتا ہے کہ وہ ہر چکر سے پیشتر حجر اسود کو چوم سکے یا چھو سکے۔ اکثر لوگوں کے تو ساتوں چکر حجر اسود کو بغیر چومے اور بغیر چھوئے ختم ہو جاتے ہیں اب دعائیں ملاحظہ ہوں:-

پہلے چکر کی دعا:-

سبحان اللہ و الحمدللہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر۔ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ و الصلوۃ و السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم۔

اللھم انی اسئلک العفو و العافیہ و المعافاۃ الدائمۃ فی الدین و الدنیا و الاخرۃ و الفوز بالجنۃ من النار[2]۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار۔ و ادخلنا الجنۃ مع الابرار۔ یاعزیز یا غفار یا رب العالمین۔

1۔ خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، خدا بزرگ و برتر ہے، تمام تعریف اسی کے لئے زیبا ہے۔

2۔ سبحان اللہ سے من النار تک دعا کا حصہ کعبے کے جنوبی مغربی گوشہ پر جس کو رکن یمانی (یمن کی طرف کا گوشہ) کہتے ہیں، ختم ہو جاتا ہے اور باقی ماندہ دعا ربنا اتنا سے لگا کر یا رب العالمین تک ہر چکر میں رکن یمانی و حجر اسود کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ۔ اللہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔ تمام تعریفیں اس کے لئے سزاوار ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ سب سے بڑا ہے۔ گناہوں سے بچنا اور عبادت کی توفیق خدائے بزرگ و برتر کی مدد کے بغیر ناممکن ہے۔ اس کی رحمت اور اس کا سلام رسول اللہ پر۔

یا اللہ تو ہم کو معاف کر، ہم کو عافیت عطا کر اور ہماری غلطیوں سے دین میں، دنیا میں اور آخرت میں ہمیشہ کے لئے درگزر فرما۔ ہم کو جنت میں جگہ دے اور جہنم سے محفوظ رکھ۔ اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی۔ ہم کو آتش دوزخ سے بچا اور ہم کو نیکوں کے ساتھ جنت میں داخل کر۔ اے بڑے مرتبہ والے، اے بہت مغفرت کرنے والے، اے تمام جہاں کے مالک۔

دوسرے چکر کی دعا

اللھم ان ھذا البیت بیتک و لحرم حرامک والامن امنک والعبد عبدک و انا عبدک و ابن عبدک. وھذا المقام العائذ بک من النار. فحرم لحومنا و لشرتنا علی النار اللھم حبب الینا الایمان وزینه فی قلوبنا و کره الینا الکفر و الفوق والعصیان و اجعلنا من الراشدین. اللھم قنی عذابک یوم مبعث عبادک. اللھم ارزقنی الجنة بغیر حساب. ربنا اتنا فی الدنیا.......... یا رب العالمین.

ترجمہ۔ اے اللہ یہ گھر بے شک تیرا گھر ہے اور یہ حرم واقعی تیرا حرم ہے۔ یہاں کا امن تیرا قائم کیا ہوا امن ہے اور بے شک یہ بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں تیرا غلام اور تیرے غلام کا بیٹا ہوں۔ یہ وہ مقام ہے کہ یہاں جہنم سے تیری پناہ مانگی جاتی ہے۔ پس ہمارے گوشت اور ہماری کھال کو دوزخ پر حرام کردے۔ یا اللہ ہم کو ایمان کی محبت دے۔ ہمارے دلوں کو ایمان سے زینت دے اور کفر و فسق اور گناہوں کی طرف سے ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلوں میں نفرت پیدا کر دے اور ہم کو ہدایت پائے ہوئے لوگوں میں شامل کر۔

یا اللہ ہم کو اس دن کے عذاب سے بچا جب تو اپنے بندوں کو قبر سے اٹھائے گا۔

یا اللہ۔ ہم کو بغیر حساب کے جنت عطا کر۔ اے ہمارے رب تو ہم کو دنیا میں بھی اچھا رکھ اور دین میں بھی۔ ہم کو نیکوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ یا عزیز یا غفار یا رب العالمین۔

تیسرے چکر کی دعا

اللهم انی اعوذ بک من الشک و الشرک و الشقاق و انفاق و سور الاخلاق و سوء المنظر و المتقلب فی المال و الاهل و الولد. اللهم انی اسئلک رضاک و الجنته و اعوذ بک من نحطک و النهار. اللهم انی اعوذ بک من فتنة القبر و اعوذ بک من فتنة الحیا و الممات. ربنا اتنا فی الدنیا یا رب العالمین.

ترجمہ۔ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ شک سے، شرک سے، اختلاف سے، نفاق سے، بداخلاقی سے، بے رونقی سے اور مال و اہل و عیال کو نقصان پہنچنے سے۔ یا اللہ میں تجھ سے تیری خوشنودی کی توفیق چاہتا ہوں اور تیرے غصے اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ میں عذاب قبر سے اور زندگی و موت کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے ہمارے پروردگار تو مجھ کو دنیا کی بھلائی بھی عنایت کر، آخرت کی بھی۔ ہم کو نیکوں کے ساتھ جنت میں داخل کر۔

یا عزیز یا غفار یا رب العالمین۔

چوتھے چکر کی دعا

اللهم اجعله حجا مبر و را و یعیا مشکورا و ذبنا مغفورا و عملا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صالحا مقبولا و تجارة. لن تبور یا عالم ما فی الصدور اخرجنی یا الله من الظلمات الی النور. اللهم انی اسئلک موجبات رحمتک و عزائم مغفرتک و السلامته من کل اثم و الغنیمة من کل برو الفوز بالجنة و النجاة من النار رب قنعنی بما رزقتنی و بارک بی فیما اعطینی و اخلف علی کل ناسیة لی منک بخیر...... ربنا اتنا فی الدنیا...... یا رب العالمین.

ترجمہ۔ یا اللہ اس حج کو خالص حج کر دے۔ ہماری سعی کو مشکور فرما اور اس کو قبول فرما۔ ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ ہمارے کاموں کو عمل صالح قرار دے اور ان کو قبول فرما ہماری تجارت کو نقصان سے محفوظ رکھ۔ اے جاننے والے ان باتوں کے جو دلوں میں ہیں تو ہم کو اندھیرے سے نکال کر اجالے میں پہنچا دے۔

یا اللہ۔ میں تجھ سے تیری رحمت کے وسیلے طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری مغفرت کے اسباب کا خواستگار ہوں۔ مجھے ہر قسم کے گناہوں سے بچا اور ہر قسم کی نیکی کی مجھے توفیق دے۔ مجھے بہشت مرحمت فرما اور آگ سے محفوظ رکھ۔ یا اللہ تو نے جو روزی مجھے دی ہے اس پر مجھے قانع رکھ اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے۔ اس میں برکت دے۔ تیری طرف سے جو کچھ تکلیف مجھ کو پہنچے اس کا نعم البدل عطا کر۔ اے ہمارے پروردگار دنیا و دین میں دونوں جگہ ہمارا بھلا کر۔ عذابِ دوزخ سے ہم کو بچا اور نیکوں کے ساتھ ہم کو جنت میں داخل کر۔ یا عزیز یا غفار۔ یا رب العالمین۔

طواف کے پانچویں چکر کی دعا

اللهم اظلنی تحت ظل عرشک یوم لاظل الا ظل عرشک و لا باقی الا وجهک. واسقنی من حوض نبیک سیدنا محمد صلی الله علیه و سلم. واعوذ بک من شیر ما استعازک منه نبیک سیدنا محمد صلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ و سلم. اللھم انی اسئلک الجنۃ ونعیمھا و ما یقربنی الیھا. من قول او فعل او عمل. ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار. وادخلنا الجنۃ مع الابرار. یا عزیز یا غفار. یا رب العالمین.

ترجمہ۔ یا اللہ جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا اور جس دن کہ تیری ذات کے سوا کوئی ذات باقی نہیں رہے گی۔

اس دن ہم کو اپنے عرش کے سایہ میں بٹھا اور ہمارے سردار محمد صلعم کے حوض سے ہم کو ایسا خوشگوار اور مزے دار شربت پلا جس کے پینے کے بعد بھی پیاس نہ لگے۔ یا اللہ اچھی چیزوں میں سے وہ چیز تجھ سے مانگتا ہوں جو تیرے نبی ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ و سلم نے تجھ سے مانگی اور ان چیزوں کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی رے مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ یا اللہ میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کا طالب ہوں اور ایسے قول و فعل و عمل کا خواستگار ہوں جو ان نعمتوں تک مجھے پہنچا دے اور دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور ایسے قول و فعل و عمل سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں جو مجھ کو جہنم سے قریب کر دے۔

اے ہمارے پروردگار دین و دنیا کی بھلائی ہم کو عطا کر اور عذاب دوزخ سے ہم کو محفوظ رکھ اور نیکوں کے ساتھ ہم کو بہشت میں داخل کر۔ یا عزیز یا غفار۔ یا رب العالمین۔

طواف کے چھٹے چکر کی دعا

اللھم ان لک علی حقوقا کثیرۃ فیما بینی و بینک و حقوق کثیرہ فیما بینی و بین خلقک. اللھم ما کان لک منھما فاغفرہ لی و ما کان لخلقک فتحملہ عنی و اغنی بحلالک عن حرامک و بطاعتک عن معصتک و بفضلک من من سواک یا واسع المغفرۃ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهم ان بينك عظيم و وجهك كريم و انت يا الله حليم كريم عظيم تحب العفو فاعف عني. ربنا اتنا في الدنيا حسنة و في الاخرة حسنة وقنا عذاب النار و ادخلنا الجنة مع الابرار. يا عزيز يا غفار. يا رب العالمين.

ترجمہ۔ یا اللہ، میرے اور تیرے درمیان بہت سے حقوق ہیں اور میرے اور تیری مخلوق کے درمیان بھی بہت سارے حقوق ہیں۔ ان حقوق میں سے اگر کوئی تیرا حق بغیر ادا کیا ہوا رہ جائے تو مجھے معاف کر۔ اور اگر کوئی حق تیری مخلوق کا مجھ سے ادا نہ ہو سکے تو اس کو تو اپنے ذمہ لے لے۔

یا اللہ مجھے تو اتنا مستغنی کر دے کہ تیری حلال کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ کر تیری حرام قرار دی ہوئی چیزوں کی طرف رخ نہ کروں اور تیری تابعداری کے مقابلہ میں گناہ کی طرف نہ جاؤں اور تیرے سوا کسی دوسرے کی آس نہ رکھوں۔ اے زبردست مغفرت کرنے والے۔

یا اللہ بے شک۔ یہ تیرا عظمت والا گھر ہے۔ تیری ذات کریم ہے اور تو کریم و حلیم و عظیم ہے تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس میری خطاؤں کو بھی معاف کر دے۔ اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں بھی اچھا رکھ اور دین میں بھی۔ ہم کو عذاب دوزخ سے بچا اور نیکوں کے ساتھ ہم کو بہشت میں داخل کر۔ یا عزیز۔ یا غفار و یا رب العالمین۔

طواف کے ساتویں چکر کی دعا

اللهم اني اسئلك ايمانا كاملا و يقينا صادقا و رزقا واسعا و قلبا خاشعا و لسانا ذاكرا و حلالا طيبا و توبته نصوحا و توبته قبل الموت و راحته عندالموت و مغفرة و رحمة بعد الموت و العفو عند الحساب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفوز بالجنه و النجات من النار برحمتک یا عزیز یا غفار. رب زدنی علما و الحقني بالصالحين. ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار. و ادخلنا الجنة مع الابرار. یاعزیز یا غفار یا رب العالمین.

ترجمہ۔ یا اللہ۔ واسطہ تیری رحمت کا۔ مجھے کامل ایمان، پکا یقین، وسیع رزق، نرم دل، ذکر کرنے والی زبان، حلال روزی، صدق دل سے توبہ، موت سے قبل توبہ، موت کے وقت آسانی، موت کے بعد مغفرت و رحمت، حساب کے وقت معافی، جنت میں داخلہ اور دوزخ سے نجات عطا کر۔ اے عزت والے۔ اے مغفرت والے۔ یا اللہ میرے علم میں اضافہ فرما اور میرا حشر نیکوں کے ساتھ کر یا اللہ ہم کو دین و دنیا میں اچھا رکھ۔ ہم کو عذابِ دوزخ سے بچا اور نیکوں کے ساتھ جنت میں داخل کر۔ یا عزیز۔ یا غفار۔ یا رب العالمین۔

مذکورہ بالا سطور میں ہم نے کعبے کے طواف اور حجر اسود کی تعظیم کی تفصیلی کیفیت تحریر کر دی ہے۔ اسے پڑھ کر ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ نہ کعبہ مسلمانوں کا بت ہے اور نہ حجر اسود۔ مسلمان نہ کعبے کو پکارتے ہیں نہ حجر اسود کو۔ نہ کعبے کی پرستش کرتے ہیں نہ حجر اسود کی۔ مسلمانوں کا جو طریقہ عبادت ہے، اس میں سے کوئی بھی طریقہ حجر اسود کے لئے استعمال نہیں کرتے۔ وہ نہ اس کی طرف رکوع کرتے ہیں نہ سجدہ۔ وہ اس کو نہ تو صفات الوہیت کا حامل سمجھتے ہیں اور نہ نفع و نقصان پہنچانے والا۔ نہ وہ اس کو شریک خدائی تصور کرتے ہیں نہ حاجت روا۔ یہاں تک کہ آغازِ طواف میں اس کو چومتے یا چھوتے وقت بھی نہ اس کی حمد و ثناء کی جاتی ہے، نہ اس سے دعا کی جاتی ہے بلکہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر طواف شروع کیا جاتا ہے اور ہر چکر کے ختم پر جو اس کے قریب ختم ہوتا ہے، اس سے کوئی استدعا نہیں کی جاتی بلکہ خدا ہی سے دعا کرتے ہیں۔ ہم نے ہر چکر کی دعا کے آخر میں اس دعا کو لکھ دیا ہے اور ناظرین کا حافظہ تازہ کرنے کے لئے اس جگہ اس کا ترجمہ پھر لکھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

اے ہمارے پروردگار ہم کو دین و دنیا میں اچھا رکھ۔ دوزخ سے بچا۔
نیکوں کے ساتھ ہم کو جنت میں داخل کر۔ اے عظمت والے۔ اے
مغفرت کرنے والے۔ اے ساری دنیا کے مالک۔

پس ہر صاحب عقل سمجھ سکتا ہے کہ حجر اسود کی جو کچھ تعظیم چھونے یا چومنے کی شکل میں کی جاتی ہے وہ درحقیقت خدا کی تعظیم ہے اور اس طرح مسلمان اس محبت کا اظہار کرتے ہیں جو ان کو خدا سے، خدا کے گھر سے اور خدا کے گھر کی ایک ایک اینٹ کے ساتھ ہے۔ ورنہ یہ ظاہر ہے کہ مسلمان مکان کے پوجنے والے نہیں ہیں۔ مکین کے پرستار ہیں۔ مکان پر صدقے ہوتے وقت بھی یہ مکین ہی سے عرضِ حال کرتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ حجر اسود کعبے کی دیوار سے نکال لیا گیا تھا، اس وقت بھی عشاق پروانوں کی طرف کعبے پر نثار ہوتے تھے۔ کعبہ آگ سے خاکستر ہوا۔ سیلاب سے منہدم ہوا مگر مسلمان کعبے والے کی عبادت کرتے رہے اور جھوم جھوم کر زبانِ حال سے یہ کہتے رہے۔

رہے وہ جانِ جہاں یہ جاں رہے نہ رہے
مکیں خیر ہو یا رب مکاں رہے نہ رہے

(۶) مسلمان بدویوں کی عقیدت حجر اسود سے

جن لوگوں نے بدویوں بالخصوص قبیلہ مطر وعتیبہ کے طواف پر غور کیا ہے، ان کو معلوم ہے کہ ان لوگوں کے حج کو عرفات سے زیادہ خانہ کعبہ سے تعلق ہے۔ یہ لوگ جوق کے جوق مسجد حرام میں داخل ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔ مطاف میں خواہ کتنا ہی ہجوم کیوں نہ ہو، ان کو روک نہیں سکتا۔ ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے جو لوگ آ جاتے ہیں، ان کو بھی اپنے ساتھ لے لیتے ہیں اور یہ کہتے ہوئے طواف کرتے ہیں۔

اللہ. محمد. لبیک. حجیت. تقبل او لا تقبل حجیت. تقبل.

ان کے ساتھ عورتیں جو عموماً سن رسیدہ ہوتی ہیں۔ ان کے پیچھے پیچھے ان کے کندھوں کو پکڑے چلتی ہیں۔ یہ برقع اوڑھے ہوتی ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں دستانے ہوتے ہیں اور صرف ان کی آنکھیں نظر آتی ہیں۔ جب یہ تمام لوگ حجر اسود کے پاس پہنچتے ہیں تو دوسروں کو بہ جبر و سختی ہٹا دیتے ہیں اور جب مرد حجر اسود کو بوسہ دے چکتے ہیں تو ان کی عورتیں آگے بڑھتی ہیں اور شوہر اپنی بیوی کے سر کو بزور سنگ اسود سے اس لئے ٹکرا دیتا ہے کہ اس میں نشان پڑ جائے اور ان کے نزدیک یہ ایک علامت حج کی ہے۔ (جیسا کہ بیت المقدس کے عیسائیوں کے نزدیک گوندنا حج کی علامت ہے) اس کے بعد مرد باآوازِ بلند اپنی بیوی سے پوچھتا ہے۔ کیوں جن تم نے حج کیا۔ وہ جواب دیتی ہے میں نے حج کیا۔ میں نے حج کیا۔ پھر سنگ اسود کی طرف خطاب کر کے کہتی ہے۔

میں نے حج کیا، اپنے خدا کو اطلاع کر دے، میں نے حج کیا۔ پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہتی ہے۔ قبول کریا نہ کر میں نے حج کیا۔

یہ مراتب وخوف عرفات سے قبل ادا ہو جاتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان عربوں کا خیال ہے کہ ان کا حج صرف طواف کعبہ و بوسہ حجر اسود پر ختم ہو جاتا ہے۔ (تاریخ الحرمین صفحہ ۱۳۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) حجر اسود اور عورتیں

اگلے زمانہ میں عورتوں کو حجر اسود تک پہنچنے کا موقع حج کے دنوں میں عام طور سے نہیں ملتا تھا۔ ابن جبیر جنھوں نے ۵۸۰ ہجری میں حج کیا تھا، اپنے سفر نامے میں لکھتے ہیں:۔

> ۲۹ رجب کو جمعرات کے دن عورتوں کے لئے خانہ کعبہ کا دروازہ کھلا۔ عورتوں نے طواف اور حجر اسود کو چومنے اور ارکان کو مس کرنے کا لطف اٹھایا۔ ان کے واسطے یہ دن بڑی نصیحت ہے کیونکہ سال بھر تک ان کو دور سے طواف کرنے اور حجر اسود کے نظارے کے سوا کوئی لطف نہیں ملتا۔ خانہ کعبہ کو دیکھتی ہیں مگر داخل نہیں ہو سکتیں۔ حجر اسود کا نظارہ کرتی ہیں مگر اس کو چھو نہیں سکتیں۔

ہمارے زمانے میں یہ حالت نہیں ہے۔ ان تاریخوں کے علاوہ جبکہ کعبہ حج کے بعد عورتوں کے لئے مخصوص کر دیا جاتا ہے۔ حج کے دنوں میں بھی عورتیں ہر روز کعبہ کی دیواروں تک پہنچ سکتی ہیں اور حطیم کی جانب جہاں مستورائیں زیادہ رہتی ہیں، کعبے کی دیوار اور غلافِ کعبہ کو اچھی طرح چھو سکتی ہیں بعض خوش نصیب عورتوں کو اس اژدہام میں بھی کعبے میں داخل ہونے اور حجر اسود کو چومنے کا موقع مل جاتا ہے۔ نواب سربلند جنگ مرحوم چیف جسٹس حیدرآباد ہائیکورٹ کی بیگم صاحبہ حضرۃ اختر سلطان حمید بیگم جنھوں نے ۱۹۰۹ء میں حج کیا تھا، بڑے ہجوم کے وقت نہایت آسانی سے حجر اسود کو چوم سکی تھیں۔ خدا کے کسی نیک بندے نے جن کو بیگم صاحبہ ممدوحہ نے فرشتہ غیبی سے تعبیر کیا ہے، ان کو حجر اسود تک پہنچا دیا تھا۔ (دنیا عورت کی نظر میں صفحہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۵۶ ہجری میں خوش قسمتی سے کلید برداران کعبہ نے ازراہِ مہربانی لوگوں کو حجر اسود کے قریب سے ہٹا کر معقول انتظام کے ساتھ میری اہلیہ سیدہ فاطمہ صغرا اور میری بہن سیدہ عزیز فاطمہ کو دو مرتبہ حجر اسود تک پہنچا دیا اور ایک مرتبہ کعبہ مشرفہ میں داخلی سے سرفراز کیا حتیٰ کہ میں اور میری بہن باب التوبہ سے چڑھ کر کعبے کی چھت تک پہنچ گئے۔ الحمدللہ الحمدللہ۔

تاہم عورتوں کے لئے حجر اسود تک جانا اس زمانہ میں بھی بہت مشکل ہے۔ اس لئے عورتیں مردوں سے دور خانہ کعبہ کا طواف کرتی ہیں اور دور سے حجر اسود کی طرف ہاتھ اٹھا کر اپنا ہاتھ چوم لیتی ہے۔ البتہ ہمت والی عورتین ہر طرح اپنا کام کر گذرتی ہیں۔ خصوصاً بعض مصری و مغربی عورتیں۔ حالانکہ عورتوں کے لئے اس طرح حجر اسود کو چومنا لازم نہیں ہے۔ ۱۳۵۶ھ میں ایک دن نماز ظہر کے وقت میں ۔نے دیکھا کہ جب نمازی بیٹھے تشہد پڑھ رہے تھے۔ ایک بدوی عورت ان کے سروں پر سے کودتی پھاندتی حجر اسود تک پہنچ گئی اور قبل اس کے کہ نماز ختم ہو، وہ حجر اسود کو چوم کر اسی طرح قلانچیں بھرتی واپس ہو گئی۔

(۸) حجر اسود کی تعظیم میں بے عنوانی

بوسہ حجر اسود اگرچہ مسنون ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی حکم ہے کہ اس تک پہنچنے میں نہ آپ تکلیف اٹھائے نہ دوسروں کو تکلیف دے۔ ایسی صورت میں اس کے مقابل کھڑے ہو کر صرف رفع یدین اور تکبیر کافی ہے۔ اسی طرح پیاز لہسن یا کوئی اور بساندھی چیز کھائے ہوئے شخص کو اچھی طرح منہ صاف کرنے اور گندہ دہن و جلدی امراض والے کو دور رہنے کا حکم ہے مگر بعض حاجی حجر اسود کے چومنے میں بڑی بے احتیاطی کرتے ہیں اور لوگوں کو دھکے دیتے اور روندتے ہوئے ہر قسم کی اذیت و زیادتی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثر نماز صبح کے وقت یہ دیکھنے میں آیا کہ بعض لوگ حجر اسود کے بوسے کے اشتیاق میں لوگوں کو چیرتے پھاڑتے حجر اسود کے قریب جگہ حاصل کر لیتے ہیں اور جیسے ہی امام سلام پھیرتا ہے وہ دوسرے سلام کا انتظار نہ کر کے حجر اسود کو چومنے کے لئے دوڑتے ہیں۔ بعض غیر مہذب حاجی اور بھی طرح طرح کی بیہودگیاں کرتے ہیں۔ کوئی حجر اسود کو زبان سے چاٹتا ہے کوئی دانتوں سے کاٹتا ہے کوئی اپنا سر اس پر رکھ کر رگڑتا ہے۔ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ جتنا وقت اس کو ملے وہ اس سے چمٹا رہے۔ ایسی حالت میں دوسرے حاجی دھکے دے کر اس کو وہاں سے نکال دیتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر میں نے کبھی کبھی سپاہیوں کو اپنی چھڑیاں استعمال کرتے دیکھا۔ بدوؤں کے طواف کے وقت دوسرے حاجیوں کو حجر اسود کے چومنے کا موقع مشکل سے ملتا ہے۔ ۱۳۴۵ھ میں جبکہ میں بہت بیمار تھا، میری ہمت نہیں بڑھتی تھی کہ حجر اسود تک جاؤں۔ میری یہ حالت دیکھ کر نجدی سپاہیوں نے دوسروں کو ہٹا کر کئی دفعہ مجھے موقع دیا اور میں بہ آسانی حجر اسود تک پہنچ گیا۔

(۹) حجر اسود کی تعظیم پر عیسائیوں کا اعتراض

سابقہ بیانات سے اگرچہ ناظرین کو بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا کہ مسلمان حجر اسود کو کیا سمجھتے ہیں اور اس کی کیا تعظیم کرتے ہیں مگر عیسائیوں کا قدیم سے یہ اعتراض چلا آ رہا ہے کہ وہ کعبے کو بت خانہ اور حجر اسود کو بت کہتے ہیں اور ہر عیسائی نے جہاں اس کو موقع ملا، یہ چوٹ کرنے میں کوتاہی نہیں کی کہ مسلمان بت کو پوجتے ہیں اور ان کا کعبہ ایک بت یا قدیم بت خانہ ہے۔ چنانچہ سر ولیم میور، پادری زویمر اور پادری عماد الدین وغیرہ عیسائیوں کی تصانیف میں بھی اعتراض موجود ہے۔ ہم کو ان مصنفین کے اعتراض پر کوئی حیرت نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ اسلامی عقائد و اسلامی تعلیم سے نابلد ہیں اور نیز انہوں نے اپنی آنکھوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مسلمانوں کو بیت اللہ اور حجر اسود کی پرستش کرتے دیکھا بھی نہیں ہے۔ پادری عماد الدین بظاہر کسی مسلمان کے سپوت ہیں مگر علاوہ جاہل ہونے کے ان میں یہ عیب بھی ہے کہ وہ روٹیوں کی خاطر عیسائی ہو گئے تھے۔ البتہ مجھے کپتان برٹن صاحب کے بیان پر بڑی حیرت ہے کہ وہ مسلمانوں کے عقائد اور اسلامی تعلیم سے بخوبی واقف ہونے کے باوجود اور اپنی آنکھوں سے بیت اللہ و حجر اسود اور ان کے متعلقہ رسوم کو دیکھ کر اور خود وہ تمام مراسم بجالا کر پھر بھی وہی مرغے کی ایک ٹانگ کہے جاتے ہیں اور مختلف اقوام کی بت پرستی کا ذکر کرتے ہوئے اپنے سفر نامہ حجاز میں لکھتے ہیں:-

> ہندوجن کی بت پرستی اظہر من الشمس ہے، جگناتھ کے مندر میں ایک مخروطی شکل کے کالے پتھر کو پوجتے ہیں جس کے متعلق یہ قصہ ہے کہ وہ آسمان سے گرا ہے یا بطور اعجاز اس نے اپنے تئیں وہاں ظاہر کیا ہے۔ علاوہ ازیں ہندو سالگرام کی بھی تعظیم کرتے ہیں جس کو وہ اپنے تین خداؤں میں سے ایک خدا وشنو (پروردگار) کی علامت سمجھتے ہیں۔ غرضکہ اس مسئلہ کے متعلق زیادہ گہرائی میں جانے کے بغیر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کعبہ و حجر اسود صرف دو بت ہیں جو زمانہ جاہلیت کے عربوں کے ۳۶۰ بتوں میں سے باقی رہ گئے ہیں۔ اسی بناء پر ایک ہندو شاعر کہتا ہے۔
>
> بہ بیں کرامت بت خانہ مرا اے شیخ
> اگر خراب شود خانہ خدا گردد

(انگریزی سفر نامہ برٹن جلد ۲ ضمیمہ دوم صفحہ ۳۰۱ حاشیہ)

چونکہ عام طور پر عیسائیوں کا ایک ہی اعتراض ہے اس لئے ہم کپتان برٹن صاحب کے اعتراض کا جواب دیتے ہیں جو سب عیسائیوں کے اعتراض پر حاوی ہے اور سب کا جواب تصور ہو سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کپتان برٹن صاحب نے کہیں سے یہ معلوم کر کے کہ جگناتھ[1] کی صورت کالے پتھر کی ہے، سالگرام سیاہ رنگ کی گولی ہوتی ہے اور حجر اسود کے معنی بھی کالے پتھر کے ہیں۔ یہ قیاس کر کے کہ کالے پتھروں کی پرستش کی جاتی ہے۔ جگناتھ و سالگرام کے ساتھ حجر اسود کو بھی شامل کر دیا۔ برٹن صاحب کو شاید یہ معلوم نہیں کہ جگناتھ کی مورت کالے پتھر کی نہیں ہے بلکہ لکڑی کی ہے جس کے ہاتھ سونے کے ہیں اور یہ مورت لال، زرد، نیلے، کالے مختلف رنگوں سے رنگی ہوئی ہے اور حجر اسود جس وقت کعبے میں لگایا گیا تھا، کالا نہ تھا بلکہ دودھ کے مثل سفید تھا۔ اس کی سیاہی عارضی تھی جو آگ میں جلنے کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھی اور اب وہ سیاہی اس مقدار میں باقی بھی نہیں رہی کہ اس کو حجر اسود کہیں۔ ایسی صورت میں کپتان صاحب کا وہ خیال جس کی بناء پر حجر اسود کو جگناتھ و سالگرام کا شریک کر دیا تھا، باقی نہ رہا۔ قطع نظر اس کے جگناتھ یا سالگرام کی جس طرح پرستش کی جاتی ہے، اس سے حجر اسود کی تعظیم کو کوئی نسبت بھی نہیں ہے۔ البتہ کپتان صاحب کا یہ اعتراض ہنوز باقی ہے کہ کعبہ و حجر اسود زمانہ جاہلیت کے دو بت ہیں۔ اس اعتراض کی حقیقت بھی ملاحظہ ہو۔

کپتان برٹن صاحب نے کعبہ و حجر اسود کو بت کہا ہے اور مزا یہ ہے کہ پٹس سیاح حجاز نے جب اپنے سفرنامے میں کعبے کو بت کہا تھا تو کپتان صاحب کو غصہ آ گیا تھا اور اس کی تردید کی تھی جو کپتان صاحب کے ضمیمہ سفرنامہ میں موجود ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تعصب کا بھوت کپتان صاحب کے سر پر سوار نہ تھا۔ مگر اس وقت عیسائیت کی ترنگ میں خود بھی کعبہ و حجر اسود کو بت کہنے لگے۔ اس جگہ پٹس کا اعتراض اور کپتان برٹن صاحب کی تردید دونوں نقل کی جاتی ہیں۔

---

[1] جگناتھ وشنو کی اس شکل کا نام ہے جس کی پوجا شہر پوری واقع اڑیسہ کے ایک مندر میں کی جاتی ہے جگناتھ کا مندر ایک عالیشان مینار ہے جس کی اونچائی ۱۸۴ فٹ ہے اور اندر سے کوئی ۲۸ مربع فٹ ہے۔ اس میں جگناتھ کا بت رکھا ہوا ہے جو برخلاف برٹن صاحب کے بیان کے لکڑی کا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پٹس کہتا ہے:۔

بیت اللہ مسلمانوں کی خاص عبادت کی چیز ہے۔ یہی وہ بت ہے جس کی مسلمان تعظیم کرتے ہیں۔

(ضمیمہ ۵ سفر نامہ برٹن جلد ۲ صفحہ ۳۶۴)

برٹن صاحب کا جواب ملاحظہ ہو:۔

اس سے بڑھ کر اندھے پن کا متعصبانہ کوئی بیان نہیں ہو سکتا۔ مسلمان مکے کی طرف ویسے ہی نماز پڑھتے ہیں جیسے کہ عیسائی بیت المقدس کی طرف۔

(سفر نامہ برٹن جلد دوم ضمیمہ نمبر ۵ صفحہ ۳۶۴ حاشیہ نمبر ۱)

افسوس ہے کہ برٹن صاحب نے پٹس کو اندھا کہا تھا مگر ضرورت پڑی تو خود بھی وہی اندھے پنے کا اعتراض کر دیا۔ اسلام کی توحید کے متعلق برٹن صاحب کی وہ رائے جو انہوں نے مسجد نبوی کے ذکر میں ظاہر کی ہے، اس جگہ قابل اعادہ ہے جس سے ثابت ہوگا کہ عیسائی مصنف پبلک کے سامنے کیسی کیسی متضاد تحریریں پیش کر دیتے ہیں۔

برٹن صاحب فرماتے ہیں:۔

یہ دو رکعت نماز تحیت المسجد بالعموم خدا کی عبادت کے طور پر پڑھی جاتی ہے (یعنی یہ کہنا چاہئے کہ مسجد نبوی میں جو نماز تحیت مسجد پڑھی جاتی ہے وہ شاید آنحضرتؐ کے لئے پڑھتے ہوں) ازروئے انصاف اس امر کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ جہاں تک انسانی طاقت میں تھا مسلمانوں نے ہر طرح خالق و مخلوق میں ایک بین فرق قائم کر دیا ہے۔

(سفر نامہ برٹن جلد اول صفحہ ۳۱۱ حاشیہ نمبر ۴)

مقام غور ہے کہ ایک جگہ تو برٹن صاحب نے اسلامی توحید کا اقرار مذکورۂ بالا الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کیا ہے اور دوسری جگہ بیت اللہ و حجر اسود کو بت یا بالفاظِ دیگر مسلمانوں کو بت پرست کہتے ہیں۔ برٹن صاحب کا کعبے کو بت کہنا ان کے تعصب پر دلالت کرتا ہے ورنہ کعبے کے متعلق ان کی اصلی رائے پٹس کے جواب میں تحریر کی جا چکی ہے۔ یہ ملحوظ رہے کہ کسی زمانے میں بھی کعبے کی تعظیم فی نفسہ بت کے مثل کسی کتاب سے ثابت نہیں ہے بلکہ برخلاف اس کے موافق و مخالف مصنفین کے بیان سے زمانہ ابراہیم و اسمٰعیل میں اس کا عبادت گاہ ہونا ثابت ہے۔ زمانہ مابعد میں حضرت ابراہیمؑ کے مقرر کردہ اصولِ عبادت کے ساتھ شرک و کفر کی رسوم بھی کعبے سے متعلق ہوگئیں اور اس طرح کعبہ علاوہ عبادت گاہ کے ۳۶۰ بتوں کا ایک زبردست بت خانہ بھی بن گیا تھا پس اس لحاظ سے کعبہ بت خانہ ہوا نہ کہ بت۔ زمانہ سرور کائنات صلعم میں یہ تمام بت ڈھا دیئے گئے اور تمام اصنام و اوثان یعنی مورتیں اور بن گڑھے پتھر یا دوسری چیزیں جن کی پرستش عرب کیا کرتے تھے، کعبے سے نکال کر پھینک دی گئیں اور کعبہ ایک خالص عبادت خانہ رہ گیا۔

خدا معلوم یہ بات برٹن صاحب کی سمجھ میں کیوں نہیں آتی کہ جب کسی بت خانہ سے بت خارج کر دیئے گئے اور جب وہ توحید کا مرکز اور خدائے واحد کی عبادت گاہ رہ گیا تو اسے بت یا بت خانہ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ اگر اینٹ پتھر چونے مٹی کا بنا ہوا مکان بت ہو سکتا ہے تو ایسے بت تو عیسائیوں کے پیغمبروں نے بھی بنائے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضرت موسیٰ نے بمقام گبعون بیابان خدا کا گھر بنایا۔ (کتاب خروج باب ۲۰ آیت ۲۴)

(۲) حضرت داؤد نے خرمنگاہ ارنان میوسی خدا کا گھر بنانے کو خریدا اور پتھر لوہا لکڑی، پیتل اس کے بنانے کو جمع کیا۔ (کتاب اول تاریخ الایام باب ۲۲)

(۳) حضرت سلیمان نے نہایت عالیشان مکان بنایا جس کو خدا کا گھر اور بیت

15946

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المقدس نام ملا۔ (کتاب تاریخ ایام دوم باب ۱۴)

کپتان برٹن صاحب جس طرح کعبے کو بت کہتے ہیں، ایک صریح دروغ بیانی کی ہے۔ اسی طرح حجر اسود کو بت کہنا بھی محض ان کا تعصب ہے۔ ہم ایک علیحدہ عنوان کے تحت تفصیل سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں بھی حجر اسود نہ کوئی بت تھا اور نہ کسی بت کی یادگار۔ الغرض حجر اسود کو اگر کوئی بت مان لیا جائے تو یہ امر قابل غور ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے کعبے کے ۳۶۰ بتوں کو توڑ کر پھینک دیا تو پھر حجر اسود سے ایسی کیا رشتہ داری تھی کہ اس کو قائم رکھا۔ جب کعبے کے اندر کے صدر نشین بت ذلیل کر دیے گئے تو بے چارہ حجر اسود تو ایک دربان کی حیثیت رکھنے والا تھا جو کعبے کے دروازے کے قریب نصب تھا۔ اسے اکھاڑ کر کیوں نہ پھینک دیا۔ اگر حجر اسود واقعی کوئی بت ہوتا تو نہ آنحضرت ﷺ کا ضمیر اس کو باقی رکھنے کی اجازت دیتا اور نہ اس زمانے کے آزاد گو صاف عرب آنحضرت ﷺ پر اعتراض کرنے میں چوکتے کہ سب بتوں کو توڑ ڈالنا اور حجر اسود کو چھوڑ دینا، گز کھانا اور گلگلوں سے پرہیز کرنا ہے۔ مگر یہ بت تھا ہی نہیں۔ محض طواف شروع کرنے کی جگہ کی امتیاز کا کام دیتا تھا۔ اس لئے اس کو کعبے کی دیوار میں لگا رہنے دیا۔ یہ بھی تصور نہیں کیا جا سکتا کہ آنحضرت ﷺ نے مشرکوں کی تالیف قلوب کے لئے کعبے میں شرک کے کچھ آثار باقی رہنے دیئے کیونکہ حجر اسود شرک کا آثار نہیں ہے بلکہ امام الموحدین حضرت ابراہیم کا نصب کیا ہوا پتھر ہے جو انہوں نے آغازِ طواف کی علامت کے لئے لگایا تھا تاکہ حاجیوں کے اژدہام میں فوراً اس پر نظر پڑ جائے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آثار و شعائر کی تعظیم موحدوں، مشرکوں اور لامذہبوں سب میں رائج ہے۔ سب سے زیادہ اس کا شوق فرنگیوں کو ہے۔ وہ بڑے بڑے بادشاہوں، فاتحوں اور علماء کی یادگار محفوظ کرتے ہیں اور اپنے مجسمے نصب کرتے ہیں۔ مگر یہ عبادت میں داخل نہیں ہے۔ اہل فرنگ کو آثار قدیمہ کا جس قدر شوق ہے، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ اگر حجر اسود کا خریدنا ممکن ہوتا تو وہ لاکھوں پونڈ دے کر خرید لیتے اور کسی عجائب خانہ میں اس کو رکھتے اور مختلف ملکوں سے سیاحوں کے غول کے غول اس کو دیکھنے چھونے اور چومنے کے لئے آتے۔

برٹن صاحب نے جس ہندو شاعر (چندر بھان) کے شعر کا ترجمہ انگریزی اپنے سفرنامے میں لکھا ہے، ہم نے اس کا اصل شعر تحریر کر دیا ہے۔ اس قسم کے اشعار ہندو شاعر کیا بعض مسلمان شاعروں کے کلام میں بھی موجود ہیں۔

اپنے کعبہ کی بڑائی شیخ جو چاہے سو کر
ازروئے تاریخ تو غیر از صنم خانہ نہیں

چندر بھان کے شعر میں ایک تاریخی واقعہ کو پُر لطف پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے اور مرزا سودا نے نہایت ہی مکروہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ مگر یہ شاعرانہ لطیفے ہیں۔ ایسی باتوں سے کعبے کا مرتبہ گھٹتا نہیں بلکہ اور بڑھتا ہے کہ وہ صرف مسلمانوں ہی کی عبادت گاہ نہیں ہے بلکہ بت پرستوں کے نزدیک بھی واجب التعظیم جگہ ہے۔ بعض مسلمانوں نے غیر اقوام کے معابد مسجدوں میں تبدیل کر دیئے۔ عیسائیوں نے مسجدوں کو گرجا بنا دیا۔ مگر اس سے کیا ہوتا ہے۔ بحالت موجودہ جو مکان جس مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے، اسی اعتبار سے پکارا جاتا ہے۔

(۱۰) عیسائیوں میں پتھروں کی تعظیم

عیسائی بھی بہت سے پتھروں کو مقدس خیال کرتے ہیں جن کی بہت بڑی تعداد بیت المقدس میں ہے۔ ان پتھروں میں ایک پتھر قبۃ الصعود کے نیچے واقع ہے اور اس میں داہنے پاؤں کے اگلے حصہ کا نشان ہے۔ عیسائی کہتے ہیں جب حضرت عیسیٰ آسمان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھے اس وقت ان کا یہ نقش قدم باقی رہ گیا۔ چونکہ لوگ کثرت سے اس کو چھوتے اور چومتے ہیں، اس لئے نقش تقریبا مٹ گیا ہے۔

جبل زیتون کے نیچے وادی سدروں کے (جسے وادی مریم بھی کہتے ہیں) متصل چٹان کے ایک ٹکڑے میں جو اس کے شمالی گرجے سے باہر ہے، سر رکھنے کا گہرا نشان ہے۔ عیسائیوں کا بیان ہے کہ جب حضرت مسیح جبل زیتون سے اتر کر شہر میں آئے تو انہوں نے اس پتھر سے تکیہ لگایا تھا۔ روسی کلیسا نے اس پتھر کو اپنے اندر داخل کرنے کی بہت کوشش کی جس کی وجہ سے عیسائیوں کے دوسرے فرقے سخت برہم ہوئے اور اگر یہ فیصلہ نہ ہو گیا ہوتا کہ اس کو عام کر دیا جائے تاکہ اس کی برکت سے کوئی محروم نہ رہے تو بڑا فساد ہوتا۔

اسی چٹان کے مقابل شمالی جانب رومیوں کی ایک دوسری چٹان ہے جو چاردیواری سے گھری ہوئی ہے اور مخصوص دنوں زیارت کے لئے اس چاردیواری کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔

(۱۱) حق پرستی و بت پرستی

واقعات کو سطحی نظر سے دیکھنے والوں کے دلوں میں بعض اوقات یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ہاتھ کے بنائے ہوئے مندروں مورتوں اور دوسری قدرتی یا مصنوعی چیزوں کی پرستش کرنے سے لوگ بت پرست کہلاتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ خانہ کعبہ (جو اینٹ پتھر سے بنا ہوا ہے) کے چکر لگانے والے اس کی طرف منہ کر کے سجدہ کرنے والے، حضرت یعقوب کی طرح ستون نما پتھر کھڑا کر کے اس پر تیل ڈالنے والے اور قربانیاں کرنے والے بت پرست نہ سمجھے جائیں اور جبکہ بظاہر بت پرستوں اور خدا پرستوں کے طریقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت میں کوئی زیادہ فرق بھی نہیں معلوم ہوتا پھر کیا سبب ہے کہ کعبے پر صدقہ ہونے والا مومن سمجھا جائے اور مندر کی پرکھما (طواف) کرنے والے کو کافر کہا جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ بظاہر مسلمانوں اور بت پرستوں کی رسوم عبادت ملتے جلتے ہیں جس کا سبب یہ ہے کہ ابتدا میں پیغمبروں نے جو طریقے خدائے واحد کی عبادت کے لئے مقرر کر دیئے تھے وہ طریقے رفتہ رفتہ بت پرستوں نے بتوں، دیوتاؤں، بھوت، پلید، دریا، پہاڑ اور دوسری چیزوں کی پوجا میں اختیار کرنے شروع کر دیئے۔ دیکھنے کی بات یہ نہیں ہے کہ مسلمان کس طرح عبادت کرتے ہیں اور بت پرست کس طرح پوجا کرتے ہیں بلکہ غور طلب یہ بات ہے کہ مسلمان کس کی عبادت و تعظیم کرتے اور بت پرست کس کی؟

یہ ظاہر ہے کہ مسلمان خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں اور خدا سے منسوب شدہ مقامات وغیرہ کی تعظیم کرتے ہیں برخلاف اس کے بت پرست دیوتاؤں، بہادروں، فرشتوں، عظیم الشان خدائی وجود اور غیر معمولی ہستیوں کی پوجا اور ان کی یادگاروں کی تعظیم کرتے ہیں۔

یہ مسلم ہے کہ جو عبادت و تعظیم خدا کی اور جو تعظیم خدا سے منسوب شدہ چیزوں کی جاتی ہے، وہ تمام مہذب اقوام کے نزدیک پسندیدہ و مستحسن خیال کی جاتی ہے اور جو عبادت و تعظیم خدا کے سوا کسی دوسرے کی کی جاتی ہے وہ معیوب خیال کی جاتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ خدا اور خدا سے منسوب شدہ چیزوں کی تعظیم کرنے والے موحد کہلاتے ہیں اور بتوں کی پرستش کرنے والے مشرک و بت پرست کے مکروہ نام سے پکارے جاتے ہیں۔

اس مطلب کو زیادہ واضح کر دینے کے لئے ہم چند موٹی موٹی مثالیں دیتے ہیں۔ کعبہ اگرچہ اینٹ پتھر مٹی کی انسانی ہاتھ سے بنائی ہوئی عمارت ہے مگر اس کے در و دیوار سے لپٹنا، اس کا طواف کرنا، اس کی چوکھٹ کو چومنا سب جائز ہے کیونکہ وہ خدا سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منسوب کیا ہوا مکان ہے۔ یہی تعظیم کسی اور کے مکان کی کی جائے تو وہ قطعاً ناجائز ہوگی۔ خواہ وہ مکان کسی بھوت، پلید، شیطان، دیوتا، دیوی سے منسوب ہو یا کسی ولی پیر شہید سے خواہ وہ کسی کا تھان ہو یا کسی کی قبر و درگاہ اسی طرح کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا اور سجدہ کرنا جائز ہے مگر کسی اور طرف منہ کر کے نماز پڑھنا خواہ وہ کسی پیغمبر کا شہر ہو یا کسی دیوتا کا، وہ قطعاً ناجائز ہے۔ حضرت یعقوب اور دوسرے پیغمبروں کا ستون نما پتھر پر کھڑے کر کے ان کو بیت ایل سے موسوم کرنا ان کی تعظیم کرنا جائز تھا کیونکہ وہ پتھر خدا سے منسوب تھے مگر چوراہوں اور گلیوں کے سروں پر پتھر کھڑے کر کے ان پر بھلانواں، تیل وغیرہ ڈالنا حرام ہے کیونکہ وہ خدا کے نام سے موسوم نہیں بلکہ کسی آسیب یا شیطان سے موسوم ہوتے اور وہ تعظیم سب شیطان کی تعظیم ہوتی ہے۔ یہی کیفیت قربانی کی ہے۔ خدا کے نام پر جو جانور ذبح کیا جائے، حلال ہے، خدا کو چھوڑ کر جس کسی کے نام پر قربانی کی جائے گی، وہ حرام ہے۔ چاہے وہ کالی مائی کے نام کا بھینسا ہو یا سید احمد کبیر کی گائے یا شیخ سدو کا بکرا یا اجالیشاہ کا مرغا۔

المکتبۃ السلفیۃ
۹۹۔۔ جے ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر 15946

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری دیگر مطبوعات

تفسیر حقانی	مولانا محمد عبدالحق حقانی
علم القرآن	مرتبہ: سید قاسم محمود
سفر نامہ ارض القرآن	محمد عاصم الحداد
القرآن اور علم النفس	محمد عثمان نجاتی
فلسفہ سائنس اور قرآن	رائے خدا بخش کلیار ایڈووکیٹ
اللؤلؤ والمرجان	ترجمہ۔ سید شبیر احمد
اصول الحدیث	ڈاکٹر خالد علوی
حفاظت حدیث	ڈاکٹر خالد علوی
حدیث نبویؐ اور علم النفس	محمد عثمان نجاتی
سیرۃ النبی ﷺ	علامہ شبلی نعمانیؒ
رحمۃ للعالمینؐ	قاضی محمد سلیمان منصور پوری
النبی الخاتمؐ	مولانا مناظر احسن گیلانی
رسول عربیؐ	نور بخش توکلی
حیات محمدؐ	محمد حسین ہیکل
محسن انسانیتؐ	نعیم صدیقی
انسان کاملؐ	ڈاکٹر خالد علوی
سیرت قرآنیہ سیدنا رسول عربیؐ	پروفیسر محمد اجمل خان
حیات سرور کائناتؐ	مارٹن لنگس
سیرت طیبہ محمد رسول اللہؐ	مولانا عبدالمقتدر ایم۔ اے
نبی اکرمؐ بطور ماہر نفسیات	سیدہ سعدیہ غزنوی
اسوہ حسنہ اور علم نفسیات	سیدہ سعدیہ غزنوی
عہد نبویؐ کا نظام حکومت	پروفیسر یٰسین مظہر صدیقی

ISBN 969-503-271-0

الفیصل ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Cover designed by Aftab Azeem